قدرِ زر

رشحاتِ قلم

مفتیٔ اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا **زر ولی خان** مدظلہ

شیخ التفسیر محدثِ کبیر، عظیم محقق، فقیہ العصر استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم کے جامعہ ابوہریرہ میں عالمانہ بیانات، ماہنامہ القاسم میں چھپنے والی علمی، ادبی تحریرات، فاضلانہ تاریخی مکتوبات اور ان کے سحر انگیز قلم سے مولانا عبدالقیوم حقانی کی بعض کتابوں پر ماہنامہ ''الاحسن'' میں چھپنے والے علمی، ادبی، تاریخی تبصرے، تجزیے اور تعارفیے، علم و ادب کے شہ پارے، نقد و جرح کے اشارے، حقائق و معارف کے مہ پارے، عالمانہ تحقیق کے نظارے، علم پروری، وسعتِ ظرف، بزرگانہ شفقتوں اور کہکشانِ توجہ وعنایت کے روشن ستارے، نورِ علم سے معمور دلچسپ علمی سوغات

ترتیب: حافظ محمد قاسم

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

قدرِ زر

رُشحاتِ قلم : مفتی اعظم پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان

شیخ التفسیر محدثِ کبیر، عظیم محقق، فقیہ العصر اُستاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم کے جامعہ ابوہریرہ میں عالمانہ بیانات، ماہنامہ القاسم میں چھپنے والی علمی، ادبی تحریرات، فاضلانہ تاریخی مکتوبات اور ان کے سحر انگیز قلم سے مولانا عبدالقیوم حقانی کی بعض کتابوں پر ماہنامہ "الاحسن" میں چھپنے والے علمی، ادبی، تاریخی تبصرے، تجزیے اور تعارفیے علم وادب کے شہ پارے، نقد وجرح کے اشارے، حقائق ومعارف کے مہ پارے، عالمانہ تحقیق کے نظارے، علم پروری، وسعتِ ظرف، بزرگانہ شفقتوں اور کہکشانِ توجہ وعنایت کے روشن ستارے، نورِ علم سے معمور دلچسپ علمی سوغات

ترتیب : حافظ محمد قاسم

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

84335

نام کتاب ---------- قدرِ زر

افادات ---------- شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان

بہ اہتمام ونگرانی ---------- مولانا عبدالقیوم حقانی

ترتیب ---------- حافظ محمد قاسم

کمپوزنگ ---------- جان محمد جان رکن القاسم اکیڈمی

ضخامت ---------- 108 صفحات

تاریخ طباعت اول ---------- ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ/اپریل ۲۰۰۸ء

ناشر ---------- القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

ملنے کے پتے

- ☆ صدیقی ٹرسٹ صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی
- ☆ مکتبہ رشیدیہ سردار پلازہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ ' مدینہ کلاتھ مارکیٹ ' راجہ بازار ' راولپنڈی
- ☆ مکتبہ سید احمد شہید ' ۱۰ الکریم مارکیٹ ' اردو بازار ' لاہور
- ☆ زم زم پبلشرز ' نزد مقدس مسجد ' اردو بازار ' کراچی
- ☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی صاحب جامعہ ابوہریرہ چنوں موم ضلع سیالکوٹ

اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

Marfat.com

فہرست

خراجِ تحسین ...... مولانا محمد ابراہیم فانی ۶
تقدیم ...... مولانا عبدالقیوم حقانی ۷
قدرِ زر (نظم) از : سلطان فریدی ۱۱
باب اوّل......مکاتیب ۱۳
کتب قیمہ، تصنیفاتِ مبارکہ اور علمی ماحول کی خوش رنگیاں ۱۵
علمی سوغات ۱۷
توضیح السنن اردو شرح آثار السنن ۱۹
علمی عظمتیں، عملی محاسن، تسکینِ خاطر اور تبریدِ نواظر ۲۲
اساتذہ کے علوم و معارف کی خدمت و اشاعت کی سعادت ۲۴
ابوالوفا افغانی کی وصیت، احسانات علمیہ اور فیضانِ رُشد و ہدایت ۲۶
سرسبز و شاداب میدانِ علم، قابلِ تقلید اور قابلِ فخر مثال، کمالِ خلق، مثالی تواضع اور خوبصورت مناظر ۲۸
شرح شمائل ترمذی، علم و محبت کے درخشندہ ستارے، محقق اور مدقق شروح کا معراجِ منور ۳۰
تفسیر زاہدی، خلوص، قدرِ علم اور بہارِ تحقیق کا ازہر ۳۳
سوانح مجاہد ملت، نقد اصلاحِ تحریر اور تحریرات الحدیث ۳۵
احسن البرہان اور دلچسپ نسخہ قرآن ۳۸
میدانِ تحقیق کا مرکز اور خیر و برکت کے معادن ۴۰

Marfat.com

درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور قدرت کا تکوینی نظام ۴۲

بابِ دوم ...... خطبات ۴۷

خدمتِ علم، صحبتِ شیخ اور اتباعِ کامل، برکات، ثمرات اور نوادرات ۴۹
خطبۂ مسنونہ کے بعد ۴۹
سرحد کی زمین پر دین کا کام ۵۰
خدماتِ علم کے دو طریقے ۵۰
ادب، علم کے لئے بمنزلۂ لباس کے ہے ۵۱
صحبت وخدمتِ شیخ کی برکات ۵۱
تحصیلِ علم میں اتباع کی شرط ۵۲
کامل استفادہ کی شرطِ اوّل ۵۳
اتباعِ کامل کی ایک مثال ۵۳
امامِ اعظمؒ کی صحبت کی برکات ۵۴
والدین سے پہلے اُستاد کے لئے دُعا ۵۵
قہرِ اُستاذ ۵۵
دیہاتی ماحول میں خدمتِ علم ۵۶
تفسیر زاہدی ۵۶
مخطوطات جمع کرنے کا شوق ۵۶
کامیاب مدرسہ ۵۷
خدمتِ علم ودین کی برکتیں ۵۷
خدا کی غیبی نصرتیں ۵۸
عملِ صالح کی برکات ۵۹
اورنگزیب سے خواب میں ملاقات ۵۹

Marfat.com

اکابر اور اساتذۂ کرام کی مخلصانہ خدمات کی برکات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶۱
۶۵

باب سوم ...... تعارف وتبصرۂ کتب

شرح شمائل ترمذی' تذکرۂ راویانِ شمائل ترمذی' مہتابِ نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں۔ ۶۷
سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷۱
جمالِ یوسفؒ (تذکرہ وسوانح مولانا محمد یوسف بنوریؒ) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷۶
تذکرۃ المصنفین المعروف بہ تراجم العلماء ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸۰
حقانی تبصرے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸۲
شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸۳
جمالِ انورؒ (تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸۴
فتاویٰ حقانیہ' رأس الاتقیاء شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے زیر نگرانی فتاویٰ کا مجموعہ۔ ۸۶
حیاتِ علم کے روح پرور اور اہلِ حق کی آن بان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۰
اعترافِ عظمتِ مقام' پاکستان کے شیخ زاہد الکوثری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۲
سوانح شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۴
کشکولِ معرفت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۵
اسلامی آدابِ زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۶
زاد الفقیر اردو شرح نحو میر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۷
المصنفات فی الحدیث ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۸
حضرت الشیخ کی مدح میں (نظم) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۷
حضرت الشیخ کے نامِ نامی کے حروف کے اعتبار سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۸

Marfat.com

قدرِ زر خراجِ تحسین

مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

"قدرِ زر پریس میں جارہی تھی کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و مدرس، معروف ادیب حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب جامعہ ابوہریرہ تشریف لائے۔ "قدرِ زر" کی کاپیاں ملاحظہ فرمائیں تو بے حد خوش ہوئے۔ فوراً فی البدیہہ بے ساختہ اردو اور فارسی میں "قدرِ زر" کی تحسین میں کلامِ موزون ہوا وہی نذرِ قارئین ہے .... (م ق)

قدرِ زر (اُردو)

اک کتابِ مستطاب ' قدرِ زر
بے مثال و لاجواب ' قدرِ زر
علم و فن کے عاشقوں کے واسطے
بس حسیں اک انتخاب ' قدرِ زر

☆......☆......☆

قدرِ زر (فارسی)

یک کتابے مستطابے ' قدرِ زر
بے مثال و لاجوابے ' قدرِ زر
بہرِ مشتاقانِ علم و فن ' بداں
بس حسیں یک انتخابے ' قدرِ زر

Marfat.com

تقدیم

الحمد لحضرة الجلالة والصلوٰة والسلام علٰی خاتم الرسالة.

نظیرا کبرآبادی کا ایک خوبصورت مگر ولولہ انگیز شعر ہے ....

وہ تری گلی کی قیامتیں کہ لحد سے مردے نکل پڑے
یہ مری جبینِ نیاز تھی کہ جہاں دھری تھی دھری رہی

یہ شعر جب کبھی میرے قلم یا میری زبان کی نوک پر آتا ہے تو آنکھوں کے سامنے ان لوگوں کے چہرے آجاتے ہیں کہ جن کے دم سے مدرسہ، تعلیم گاہ، درس و تدریس، فقہ و افتاء، تصنیف و تالیف، بحث و تحقیق اور علم و کردار کی روایت زندہ اور عشق و وفا کی حکایت لذیذ چلی آ رہی ہے۔

دنیا کی تاریخ شاہوں اور شاہ نوازوں سے بھری پڑی ہے، ہر عہد میں ظالم اور ظلمات فروش بکثرت نظر آتے ہیں، ہر دور حدیثِ خواب کہنے والے شب پرستوں سے معمور نظر آتا ہے اور کوئی زمانہ ضمیر کے تاجروں اور وفا کے سوداگروں سے خالی دکھائی نہیں دیتا، لیکن پہلو بہ پہلو وہ لوگ ملتے ہیں جنہوں نے قربِ شاہی پر خود آگاہی کو ہمیشہ فوقیت دی، جنہوں نے ظلمت کو ضیاء کہنے سے ہمیشہ انکار کیا، جو شب پرست نہیں شب زندہ دار رہے اور جنہوں نے ضمیر کو جنسِ دکاں اور وفا کو متاعِ ارزاں نہیں بننے دیا، یہی وہ دیوانے

Marfat.com

ہیں جن کے سامنے ہر صدی کے فرزانے پانی بھرتے نظر آتے ہیں اور یہی وہ سودائی ہیں جن کے وجود پر چمنستانِ فکر و عمل کی زیبائی و رعنائی موقوف ہے۔ خدا معلوم یہ لوگ نہ ہوتے تو کردار کا تسلسل کیسے قائم رہتا اور وفا کی آبرو کیوں کر بچتی؟

ہمارے مخدوم و محترم مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زرولی خان مدظلہ کا شمار ایسے سخت کشانِ عشق میں ہوتا ہے جو طبعاً مشکل پسند واقع ہوئے ہیں، اگر انہیں درس و تدریس، علم و تحقیق، ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کے میدان میں کوئی دشوار مرحلہ درپیش ہوا تو وہ اپنا سفینہ ڈبو دینے پر آجاتے ہیں، کبھی طوفان سے مفاہمت کر کے ساحل پر پہنچنے کی آرزو نہیں کرتے، انہیں ابتلاؤں اور جفاؤں کے ہچکولوں میں اور علم و تحقیق اور ایثار و جہاد کی صحراء نوردیوں میں لطف آتا ہے، کبھی ایوانِ حکومت کے پنڈولوں میں جھولنے کی خواہش نہیں کی، وہ کڑکتی بجلیوں سے نباہ کرنے میں تنگدل نہیں ہوتے' مگر مصلحتوں کے نشیمن میں پناہ لینے کو عار سمجھتے ہیں۔

جب سے روسی استعمار شکست کھا گیا، اور اس کے ساتھ ساتھ مناظرِ عالم بدل گئے، روایات خرافات میں کھو گئیں' قدر و منزلت کے نئے پیمانے وجود میں آ گئے، عروج و زوال کی نئی داستانیں لبِ ہستی پر آ گئیں، غازی غدار اور غدار رونقِ اقتدار ہو گئے، گھوڑوں کے سائیس نیا جنم لے کر رئیس اور اقلیمِ عشق کے سفیر پابہ زنجیر اور اسیر بن گئے، کل تک جو کسی کی اترن پہنتے تھے، آج ان کی پھبن دیکھنے کے لائق ہے، کل تک جو در پر پڑے رہتے تھے آج گھر کے مالک نظر آتے ہیں، کل تک جن کے ہاتھ میں کاسہ گدائی تھا آج وہ ملبوسِ خلعت شاہی ہیں، جنہیں کل تک بات کرنے کا سلیقہ نہ تھا آج رونق بزم بنے ہوئے ہیں' کل تک جن کے ماتھے پر داغِ رسوائی تھا وہ دنیا کو آداب کجکلاہی سکھاتے پھر رہے ہیں، کل تک جن کے دامن میں سو چھید تھے آج ان کی پارسائی کے قصیدے لکھے اور پڑھے جا

Marfat.com

رہے ہیں، غرضیکہ ہر صاحب نظر محو حیرت ہے کہ دنیا کیا سے کیا ہو گئی ہے مگر ہمارے ممدوح نے ان قیامت خیز تبدیلیوں میں نہ تو اپنے دامانِ توکل کا کوئی پیوند کسی کے پاس گروی رکھا اور نہ کسی داغِ دل کا معاوضہ وصول کیا۔

اس پیکر عزم و ہمت اور مرد خود آشنا و خدا آگاہ کے مکاتیب' مواعظ' تبصرے، افکار کی ترتیب و اشاعت اور پھر ان کا ابنائے قوم کے سامنے پیش کرنے کا خوشگوار فریضہ عزیز حافظ محمد قاسم سلمہٗ نے انجام دیا ہے۔

حافظ محمد قاسم اگرچہ آج کل اپنی عزیزہ کی تیمارداری میں مصروف ہے' لیکن کسی کا ذوق اگر علمی و مطالعاتی ہو تو زمینی فاصلے اور عوارض و امراض اس کے لئے بے معنی ہو جاتے ہیں' چنانچہ عزیزم محمد قاسم بھی تحصیلِ علم کے ساتھ ساتھ خدمتِ مریض میں رہنے کے باوجود علم و فکر کی لذات سے پوری طرح لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ خدا کسی کو ذہن رسا اور ذوقِ مصفا عطا کر دے تو وہ شخص مور کی طرح چمنستانِ رنگ و حسن اپنے جسم میں سجائے رکھتا ہے، جب چاہا پر کھول دیئے اور رنگوں کا سیلاب آ گیا، ایسے چمن بدوش لوگ ہر عہد میں اور ہر جگہ پر پائے جاتے ہیں .... ؎

جایئے کس واسطے اے دردؔ میخانہ کے بیچ
کچھ عجب مستی ہے اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ

عزیز موصوف نے بڑی محنت لیکن جذباتِ عقیدت کے ساتھ ''قدرِ زر'' کو مرتب کیا ہے جس میں انہوں نے مضامین کی صحت' ترتیب اور تسلسل کا اہتمام کیا ہے۔ کتاب کو دیکھ کر نہ یہ رائے قائم کی جائے کہ مرتب نے اپنے ممدوح کی قصیدہ خوانی کی ہے اور نہ ہی راقم الحروف کو مولانا کے ایک عالی عقیدتمند کا الزام دیا جائے بلکہ اسے ایک خوشگوار آغازِ کار سمجھا جائے کہ یہاں تو اربابِ اقتدار کے قصیدے مرتب کئے جاتے ہیں یا قارون کے

Marfat.com

ورثاء اصحابِ زر و جاگیر پر تعریف کے ڈونگرے برسائے جاتے ہیں لیکن وہ لوگ جنہوں نے کسی اعلیٰ نصب العین کے لئے جینے کا حوصلہ دکھایا، اور علم وقلم کو اپنی سب سے بڑی دولت قرار دیا، ان کے بارے میں لکھا بھی جاتا ہے تو اس وقت جب وہ اس دنیا میں نہیں ہوتے۔ ان کی کسی بات کی تصدیق بھی نہیں ہو پاتی اور تردید بھی ممکن نہیں رہتی، اپنا سب کچھ قوم و ملک، علم و مدرسہ اور تحقیق و تدقیق کے لئے تج دینے والوں کا استحقاق تو بنتا ہے کہ ان کے جیتے جی ان پر لکھا جائے، ان کے علوم و معارف کو مرتب کیا جائے، ان کے قلمی کاوشوں کو فروغ بخشا جائے، جس سے ان کو تو کوئی غرض شائد نہ ہو لیکن معاصرین کے لئے ان کے نقوشِ حیات اور مکاتیب و تحریرات دلیلِ راہ بن سکتے ہیں۔

زندگی صرف حکومت کرنے اور دولت سمیٹنے کا نام نہیں اس کے علاوہ بھی زندگی کا کوئی مفہوم ہوتا ہے، جو صرف ان پر منکشف ہوتا ہے جو زندگی کو صرف سانس کی آمد و رفت نہیں بلکہ استقامت و حمیت کا مرقع سمجھ کر بسر کرتے ہیں، مجھے "قدرِ زر" پر کچھ لکھنے میں تامل تھا کیونکہ جو شخص عافیت کا ایک لمحہ بھی قربان کرنے کو تیار نہ ہو وہ عشق کی وادی بلاخیز کے انتھک مسافر کے بارے میں کیا رائے دے سکے گا؟ لیکن یہ سوچ کر کہ شائد اپنے قلم کے نکلے ہوئے لفظوں کی لاج رکھنے کو اپنے اندر کوئی تبدیلی لاسکوں، لمحے اور لفظ زندگی کا رُخ موڑ دیتے ہیں۔ اب "قدرِ زر" کا مطالعہ کیجئے، شاید یہ تمہاری زندگی کا رُخ بھی موڑ دے۔

عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ / ۲۷ مارچ ۲۰۰۸ء

Marfat.com

قدرِ زر

سلطان القلم سلطان فریدی

سلطان القلم، سلطان فریدی، القاسم اکیڈمی کے رُکن، صاحب علم وقلم، ادیب ونقاد اور بحرِ علم و ادب کے شناور ہیں۔ ''قدرِ زر'' اُن کی نظر سے گذری تو تاثرات اور جذباتِ دل کلامِ منظوم کی صورت میں چھلک پڑے۔ ذیل میں وہی شہ پارۂ علم وادب نذرِ قارئین ہے...... (م ق)

ہاتھ آئی ہے مرے اَب کے' کتابِ 'قدرِ زر'
دل کی آنکھوں سے جو میں نے دیکھ لی یہ سربسر
حکمتوں سے اس کی میں بھی ہوگیا ہوں بہرہ ور
ہوگئی میری بصیرت اور بصارت تیز تر
زَر فشانی ہے یہ مفتی زرولی[۱] کی مُعتبر
ہاتھ آئی ہے مرے اَب کے' کتابِ 'قدرِ زر'

ایک عالی اہلِ حق کے خوب مکتوبات ہیں
اور کچھ اس میں اُنہی کے پُر اثر خطبات ہیں
کس قدر اس میں بھری پُرمغز معلومات ہیں
سامنے اُن کے جو اُن کے دوست کی خدمات ہیں
تبصرہ ہر کام پر ہے عالمانہ ' مختصر
ہاتھ آئی ہے مرے اَب کے' کتابِ 'قدرِ زر'

---

[۱]: شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا زرولی خان صاحب مدظلہم

Marfat.com

طالبانِ علمِ قرآں کو ہے زیبا برتری
ہے کلامِ حق سے ملتا اِن کو زادِ رَہبری
اِن کے ہاں احقاقِ حق بھی ہے کمالِ زرگری
قدرِ زر زرگر شناسد ' قدرِ جوہر جوری

بے شبہ ہے قابلِ تعریف حقانی[1] ہنر
ہاتھ آئی ہے مرے اَب کے' کتابِ 'قدرِ زر'

اور حقانؔی کو ہے حاصل جو حقانی قلم
اور ان کے دل میں ہے جو موجزن ملّت کا غم
خوشہ چینِ اہلِ حق میں وہ ہمیشہ ' دم بدم
مہربانی اِن پہ مولا کی ہے ' بالائے کرم

کیوں نہ ہوں مقبول وہ در مجلس اہلِ نظر
ہاتھ آئی ہے مرے اَب کے کتابِ 'قدرِ زر'

---

[1]: مولانا عبدالقیوم حقانی

Marfat.com

بابِ اوّل

مکاتیب

Marfat.com

برادرِ محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ کی تصنیفات اور فقہاءِ احناف سے گہری وابستگی دیکھ کر حکومتِ عثمانیہ ترکیہ کے شیخ الاسلام اور بلادِ عرب کے علامہ انور شاہؒ شیخ زاہدالکوثری اعلی اللّٰہ مقامہٗ اور زمانہ حال کے امام اہلِ سنت محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر بارک اللّٰہ فی حیاتہ القیّمۃ کی جلیل القدر دینی خدمات کی جھلک آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے جو دل و دماغ کے سکون اور روح و ایمان کی تازگی و بشاشت کا باعث ہوتی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان

Marfat.com

(۱)

کتبِ قیمہ، تصنیفاتِ مبارکہ اور علمی ماحول کی خوش رنگیاں

محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتکم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ! اُمید ہے مزاجِ سامی بعافیت ہوں گے۔ آنجناب کے دونوں عطوفت نامے باعثِ تشفی و تسلی ہوئے ہیں۔ خط لکھنے کا ارادہ تھا بقولِ فارسی شاعر کے......

ہر شبِ گویم کہ فردا ترکِ این سودا کنم
باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

(مجھے ہر رات یہ عزم ہوتا ہے کہ کل اس کام کو ترک کر دوں گا، مگر دوسرے روز پھر میں دیگر کاموں میں مصروف ہو جاتا ہوں اور اسی روز کا کام پھر کل پر چھوڑ جاتا ہوں)

آنجناب نے اور حضرتِ اقدس مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب نے اس عاجز کے بارے میں جو اظہارِ شفقت و محبت فرمایا ہے، وہ اپنے اپنے مقام اور خلقِ کریم کا نتیجہ ہے ...... ع وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم ....

(مگر میں تو وہی خاک ہوں جو میری حقیقت ہے)

علماءِ کرام اور ان کی خدماتِ دینیہ کی نشر و اشاعت اور مقدور بھر انہیں تعاون بہم پہنچانا دین کا مقتضاء اور اس ناکارہ اور عاجز کی زندگی کا سرمایہ ہے ......

عَلَیْنَا لَکَ الْاِسْعَادُ اِنْ کَانَ نافعًا
بِشَقِّ قُلُوْبٍ لَا بِشَقِّ جُیُوْبٖ

(تمہاری نصرت و تعاون اگر نافع ہو تو ہمارے اوپر لازم یہ ہے صرف دست و

Marfat.com

بازو سے نہیں گریبان چاک کرکے نہیں بلکہ سینوں کو چاک کردیتے)

آنجناب کی تصنیفاتِ مبارکہ اور کتبِ قیمہ کا ذکر خیر اور درو دیوار کی خوش رنگیاں سنتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مزید کی توفیق عطا فرمائے گو رسائل یا کتب قیمہ اور نوادر۔ نیز ماہنامہ ''الحق'' کا حضرت مولانا عبدالحق نمبر[1] شائع ہونے کے باوجود نہ ملنے پر قدرے تأسف مگر اس کی اشاعت اور فیضِ عام ہونے پر دلی مسرت و فرحت ہوئی ہے۔ آنجناب کی کتاب ''توضیح السنن'' پر ملک بھر کے اجلّہ علماء تقاریظ اور تصدیقات صادر فرما چکے ہوں گے۔ ہماری طالب علمانہ تقریظ و تصدیق کوئی معنیٰ نہیں رکھتی ....

در مجلس خود راہ مدہ ہم چوں منے را
آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را

(اپنی محفل میں مجھ جیسے لوگوں کو ہرگز جگہ نہ دو کیونکہ آزردہ دل آدمی پوری مجلس کو آزردہ کردیتا ہے)

تاہم امتثالِ امر کے پیشِ نظر چند سطریں اگلی نشست میں روانہ کردوں گا، اگر پسند آئیں تو بہت اچھا ورنہ ساقط المتاع کی جگہ ردّی کی ٹوکری۔ اُمید ہے برادرانہ اور مخلصانہ دعواتِ صالحہ میں یاد فرمائیں گے۔ جملہ احباب اور دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کو سلام مسنون ارشاد فرمائیں۔ والسلام

خادمکم الفقیر محمد زرولی خان عفا اللہ عنہٗ

۲۳/ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ / ۱۷/۱/۹۴

---

[1]: شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر ...... شیخ الحدیث مولانا عبدالحق'' کی سیرت و سوانح پر مشتمل ماہنامہ الحق کی خصوصی عظیم تاریخی دستاویز۔

Marfat.com

(۲)

علمی سوغات

محترمی ومکرمی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

اُمید ہے مزاج بخیر ہوں گے' آنجناب کی مرسلہ علمی سوغات ''توضیح السنن'' کی پہلی جلد اور نقوشِ حقانی موصول ہو چکی ہیں۔ جزاکم اللہ خیرا' اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت عطاء فرمائے۔ آپ کے مکرر ارشاد واصرار پر چند ٹوٹی ہوئیں سطور ''توضیح السنن'' کے سلسلہ میں ارتجالاً عجالۂ قلیلہ کی شکل میں پیشِ خدمت ہیں .... ؎

کہاں میں کہاں یہ نکہتِ گل

نسیمِ صبح تیری مہربانی

میں کہاں اس قابل کہ آپ جیسے اَعلام اور شاہسوارانِ تحریر کی گرانقدر تحقیقات کے بارے میں کچھ عرض کرسکوں .... ؎

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسبِ کمال

بے کمالی میں بھی افسوس کہ کامل نہ ہوا

توضیح السنن کے سلسلے میں ملک بھر کے محقق علماء کی آراء علمیہ گرامیہ سامنے آچکی ہیں۔ میری حقیر تحریر ان کے سامنے مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگانے کے مترادف ہے' مگر آنجناب کے احسانِ علم اور خدمتِ مخلصہ اور اس عاجز کے ساتھ برادرانہ اور مشفقانہ برتاؤ نے ان بے ربط و بے ضبط چند اداؤں کے لکھنے اور بھیجنے کا موقع دیا، اگر پسند آئے تو فبہا،

Marfat.com

ورنہ سقطۃ المتاع کی جگہ ردّی کی ٹوکری۔

اُمید ہے آپ تاخیر اور اس سلسلے میں جو بزرگانہ اور کریمانہ انتظار فرمایا ہے، وہ بصد عجز و انکسار معاف فرمائیں گے۔ بزرگوارم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم اور برادر محترم حضرت مولانا انوار الحق صاحب اور دار العلوم حقانیہ کے دیگر اساتذہ جہابذۂ علم کی خدمت میں سلام مسنون عرض فرمائیں۔

والسلام

اخوکم فی اللہ محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

۲۳/ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔☆☆☆۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

(۳)

توضیح السنن اردو شرح آثار السنن

شیخ زاہد الکوثری، علامہ انور شاہ اور شیخ صفدر کی جلیل القدر خدمات کی جھلکیاں
بیان میں روانی، نظر میں وسعت اور اسلوب میں شائستگی کا مظہر

الحمد للّٰہ و کفٰی و صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم علٰی رسولہ المصطفٰی ونبیّہ المجتبٰی و علٰی الہ و اصحابہٖ افضل الخلائق بعد الانبیاء و علماء الامۃ الفقہاء الٰی یوم الجزاء .امابعد !

عظیم القدر محترمی ومکرمی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتھم و کثر اللہ امثالھم کی تازہ گراں قدر تصنیف ''توضیح السنن'' جو ہندوستان کے محقق محدث اور ناقد فقیہ علامہ ظہیر احسن نیمویؒ کی شاہکار کتاب آثار السنن کی نمائندہ شرح ہے، کی جلدِ اوّل منصۂ شہود پر آچکی ہے۔ محققانہ ابحاث اور مدققانہ محاکے اور مبصرانہ ترجیح الراجح، حنفی مذہب جو قرآن وسنت کی اقرب ترین تشریح اور سلفِ صالحین کا طائفۂ منصورہ ہے کے وجوہِ استنباط اور مواطنِ استخراج بڑی شان اور قابلِ قدر طرز سے سامنے لائے گئے ہیں۔ اعلیٰ ترین طباعت اور دیدہ زیب عناوین اس پر مستزاد دیر تک قلبی فرحت، در دماغی بشاشت اور ہمہ تن التفات سے وارفتگی کے ساتھ دیکھتا رہا .... ۔

كَشَمْسٍ فِیْ كَبِدِ السَّمَاءِ وَضَوْءِ هَا　　يَغْشَى الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَ مَغَارِبًا
كَالْبَدْرِ فِیْ وَسْطِ السَّمَاءِ وَ نُوْرِهَا　　يَهْدِی اِلَی عَيْنَيْكَ نُوْرًا ثَاقِبًا

(جیسے آفتاب آسمان کے وسط میں ہے اور اس کی روشنی کائنات کے تمام اطرافِ

Marfat.com

مشرق و مغرب پر چھائی ہوئی ہے جیسے چودہویں کا چاند آسمان کے وسط میں ہے اور اس کا نور تمہاری آنکھوں کو ہدایت کی روشنی بخشتا ہے)

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مینگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا ست

(از سرتا پا یعنی جتنی جگہ بھی میری دسترس میں ہے قدرت کا کرشمہ میرے دل کے دامن کو کھینچتا ہے اور مجھے خبردار کرتا ہے کہ جو میری منزل ہے وہ یہیں کہیں ہے)

برادرم محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ کی تصنیفات اور فقہاءِ احناف سے گہری وابستگی دیکھ کر حکومتِ عثمانیہ ترکیہ کے شیخ الاسلام اور بلادِ عرب کے علامہ انورشاہؒ شیخ زاہدالکوثری اعلی اللّٰہ مقامہٗ اور زمانہ حال کے امام اہلِ سنت محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر بارک اللّٰہ فی حیاتہ القیمۃ کی جلیل القدر دینی خدمات کی جھلک آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے جو دل و دماغ کے سکون اور روح و ایمان کی تازگی و بشاشت کا باعث ہوتی ہے۔ میں جہاں توضیح السنن کے بعض مقامات پر حضرت مولانا کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں، وہاں کچھ گزارشات بھی کرنی تھیں، مگر وقت کی قلت اور عدیم الفرصتی کے عارضہ نے اس کا موقع ہی نہیں دیا۔ صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔

وضع الجریدۃ علی القبور یا القاء الریاحین ۔ کے مسئلہ پر امام العصر حضرت مولانا انورشاہ صاحب کشمیریؒ کے امالی فیض الباری کی عبارت سامنے رکھنی تھی اور فتاویٰ ہندیہ میں بحوالہ غرائب اسے حسن کہنے کی حکمت یا تعلیل ذکر کرنی تھی۔ نیز حافظانِ جلیلانِ بدر اور شہاب کی ''عمدہ'' اور ''فتح'' کی عبارات ملاحظہ کرنی تھیں تا کہ غرز اور وضع کا فرق اور امام خطابیؒ کی توضیح کی معقولیت سامنے آجاتی۔ تا کہ زمانہ حال کے مبتدعین کے

Marfat.com

لئے بدعات ومحدثات کے ابواب کھولنے کی گنجائش نہ رہ جاتی۔

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کے قلم میں طاقت بھی ہے اور ان کے بیان میں روانی اور ان کی نظر میں وسعت بھی ہے اور ان کے اسلوب میں شائستگی بھی، اس جامعیت کے پیش نظر وہ اس کا خاصہ مداوا اپنے توضیحی اقدام میں مہیا فرما سکتے تھے۔ بایں ہمہ وجوہ یہ کتاب ایک نمائندہ حیثیت رکھتی ہے اور حضرت مولانا حقانی صاحب مدظلہ کے دینی علوم پر وسعتِ نظر اور تبحر کی آئینہ دار ہے، اور سلفِ صالحین پر حسنِ اعتمادی کا شاہکار ہے۔ علومِ دینیہ کے قدردان علماءِ کرام اور طلباء عظام اور دیگر مسلمان بھائیوں کو حضرت مولانا حقانی صاحب کا ممنون ہونا چاہیئے کہ یہ علمی جواہر پارے اُن کی وجہ سے منظرِ عام پر آ رہے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت مؤلف دامت برکاتہم کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کے لئے رہتی دنیا تک مشعلِ راہ ثابت فرمائے۔ وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔

وانا الاحقر والافقر محمد زرولی خان عفی اللّٰہ

خادم جامعہ عربیہ احسن العلوم، خادم الحدیث والتفسیر والافتاء بہا

۲۳ رذی قعدہ ۱۴۱۴ھ

☆☆☆

Marfat.com

(۴)

علمی عظمتیں، عملی محاسن، تسکینِ خاطر اور تبریدِ نواظر

محترم و مکرم برادرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

اُمید ہے مزاج سامی بعافیت ہوں گے جزاکم اللہ خیرا۔

جناب کا ارسال کردہ ماہنامہ الحق کا ''شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نمبر'' اور دلی تشفی اور روحانی تسلی پر مشتمل مکتوبِ کریم باعثِ تسکینِ خاطر و تبریدِ نواظر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مزید کی توفیق عطاء فرمائیں۔

ع این چنین می روی کہ زیبا می روی (اسی رفتار سے چلو کہ یہ چلنا بہت پیارا ہے)

''توضیح السنن'' کی علمی عظمتوں کے سامنے میری وہ تحریر ایک حقیری ادا تھی، جسے آنجناب نے اپنی علمی بلندیوں سے اور عملی محاسن سے نوازا۔ **بارک اللہ فیکم و فی جمیع اشغالکم و اعمالکم۔**

علم کی تحفیظ اور نشر و اشاعت کے سلسلے میں آنجناب جیسے عظیم بزرگ اور مخلص بھائی اور کہنہ مشق استاذِ تحریر و تقریر کا مشورہ ہم جیسوں کے لئے اور بالخصوص جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شعبۂ ابلاغ اور فیض رسانی کے لئے تفاؤلِ صالح اور مژدۂ کامیابی و کامرانی ہے۔ عرصۂ دراز سے اس قسم کے ارادے دامن گیر ہیں لیکن تکوینی طور پر امرِ الٰہی ہی اصل سرمایہ اور دنیا و آخرت کے حُسنِ انجام پانے کی مستحکم دولت ہے۔ ان شاء اللہ العزیز زمانہ قریب میں یہ کوشش بھی کی جائے گی۔ **وما توفیقی الا باللہ۔**

84335

Marfat.com

دار العلوم حقانیہ اور آپ کا قائم کردہ اشاعتی ادارے ''ادارۃ العلم والتحقیق''[1] کے جملہ بزرگانِ کرام اور احبابِ عظام کی خدمت میں سلام مسنون ارشاد فرماویں۔ ''الحق نمبر'' کی عظیم علمی سوغات پر اور علم وعمل اور تراثِ سلف کے احیاء کی شفقت بھری مشاورت اور تجاویز کا دل وجان سے بصد تکریم وتعظیم تشکر وتمنن[2]۔

والسلام مع التحیۃ والاکرام

محمد زرولی خان عفا اللہ خادم جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی

۵/ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ

---

[1]: والدی المکرم مولانا عبدالقیوم حقانی نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ''ادارۃ العلم والتحقیق'' کے نام سے علیحدہ اشاعتی ادارہ قائم فرمایا تھا۔ اوائل میں دفاع امام ابوحنیفہؒ، امام ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات، علماءِ احناف کے حیرت انگیز واقعات، توضیح السنن شرح آثار السنن (مکمل)، اربابِ علم وکمال اور پیشۂ رزقِ حلال اسی ادارہ سے شائع ہوتے رہے۔ جامعہ ابوہریرہ کے قیام کے بعد وہی ادارہ یہاں منتقل ہوا۔ کچھ عرصہ اسی نام سے کام چلایا، بعد میں اسی ادارے کو ''القاسم اکیڈمی'' کے نام سے تبدیل کردیا۔ اب وہی ادارہ اسی نام سے تصنیفی، تالیفی، تحقیقی، تاریخی اور علمی ادبی خدمات سرانجام دے رہا ہے، جس سے اب تک ۱۴۰ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

[2]: والدی الکریم، مولانا عبدالقیوم حقانی بہ اصرار اور بار بار حضرت الشیخ مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہم سے یہ گزارش کرتے رہے کہ جامعہ احسن العلوم کے قیام، انتظامی خدمات، تدریسی افاضات کے ساتھ ساتھ قلمی افادات کے سلسلے میں بھی کام کرنا چاہئے، اللہ نے صلاحتیں عطا فرمائی ہیں، افادات ضبط ہوں، دورۂ تفسیر محفوظ ہو، حدیثی، درسی امالی کی اشاعت ہو، جدید علمی مسائل پر تحقیقی مقالے شائع ہوں، جامعہ کا اپنا ترجمان ہو، ماہنامہ یا ہفت روزہ کا اہتمام ہو۔ بحمداللہ والدی الکریم کی یہ خواہش اور دلی تمنا اللہ نے پوری کردی۔ حضرت الشیخ متوجہ ہوئے، دارالتصنیف قائم فرمایا۔ بیسیوں کتب شائع ہوئیں۔ ماہنامہ الاحسن چوتھے سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اللھم زد فزد۔ (م ق)

☆☆☆

Marfat.com

(۵)

اساتذہ کے علوم ومعارف کی خدمت واشاعت کی سعادت

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا زرولی خان صاحب مدظلہٗ ایک جید عالم دین محقق استاذِ حدیث، نڈر بے باک مجاہد اور فرقِ باطلہ کے لئے تیغ بے نیام، قرآن وحدیث کے علوم ومعارف پر عبور، ہزاروں مسائل اور حوالہ جات از بر، سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ہاتھ میں لی اور اسی مجلس میں پڑھ ڈالی، تصنع اور تکلف سے مبرا اپنے مخلصانہ جذبات اور قلبی واردات کا اظہار فرماتے ہیں .... (ادارہ القاسم)

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زاد اللہ علمہٗ و عملہٗ و نفع بہ الامۃ المرحومہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ! خدا کرے مزاج سامی بخیر ہوں۔ آپ کا علمی وقیع وعظیم تحفہ " خیر الرجال عصرہ استاذ المحدثین و فخر الصالحین حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً کی سوانح پر مشتمل عظیم دستور جو ہزارہا فوائد ومآرب علم پر مشتمل ہے، موصول ہوا۔ جزاکم اللہ خیرا و وفقکم لمزید الخیر و تسلسل الامتنان۔

ع این چنیں می روی کہ زیبا می روی (اسی رفتار سے چلو کہ یہ چلنا بہت پیارا ہے)

اعلیٰ اور گراں قدر مضامین، عمدہ طباعت، دلکش ودیدہ زیب عناوین نے اُسی وقت پوری کتاب پڑھنے پر مجبور کرلیا۔ ولنعم ما قال الشاعر العربی .... ؎

الصبر یجمل فی المواطن کلها الا علیک فانہ لایجمل

(یوں تو صبر کرنا ہی ہر جگہ ضروری اور موزون ومناسب ہے، مگر جب تمہارا معاملہ ہو تو بے صبری ہی زیادہ اجمل ہے)

ماشاء اللہ جیسے حضرت امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے شیخ اور استاذ الامام الاعظم امام ابوحنیفہؒ کے علوم کی نعمتوں کا شکریہ پورے عالم میں ان کے علوم ومعارف

Marfat.com

کو عام کرنے سے ادا فرمایا اور مسند الہند شیخ العالم شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ کے تلامذہ نے حضرت کا حقِ وفا علم و عمل کے عظیم ایثار اور قربانیوں کے ذریعے ادا فرمایا ہے۔ بغیر تکلّف کے، زمانۂ حاضر میں آنجناب نے اپنے مشائخ اور اکابر کے علوم کے تشکر اور سپاس کی ادائیگی اعلیٰ نشر و اشاعت کے ذریعے کی ہیں، اللہ تعالیٰ مزید کی توفیق عطاء فرمائے اور ہم جیسے نابکاراؤں کو ان سے متمتع ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین یا رب العالمین)

ایک ضروری بات عرض کرنی ہے۔ اُمید ہے آپ علم و تحریر کے سخاوجود کے میادین میں اسے شرفِ قبولیت عطاء فرمائیں گے۔ وہ یہ کہ ہمارے علاقہ صوبۂ سرحد کے اندر بڑے اور بھاری بھرکم علماءِ کاملین گزرے ہیں' ان کی سوانح جمع کرنے اور ترتیب دینے کا سہرہ بھی آپ کے شایانِ شان ہے، کیونکہ حق تعالیٰ شانہٗ نے جیسے عبدالرحمٰن ابن الجوزیؒ اور جلال الدین سیوطیؒ کو کثرتِ تصانیف اور حافظ ابن قیمؒ کو عربی کے اعلیٰ اسلوب میں ڈھالنے کے ملکات عطاء فرمائے تھے، مضمارِ اردو آنجناب کے علم و ادب اور شوکتِ تحریر کا متقاضی ہے۔ میں نے بھی طالب علمی کے دور میں صوبہ سرحد کے علماء اور مشاہیر بالخصوص جہانگیرہ اور اس کے آس پاس کے علماء جن کو میں جانتا تھا' کے سوانح جمع کرنا شروع کئے تھے اور اس وقت اس کا نام بھی تجویز ہوا تھا ''**سلامة الابد فی تراجمِ درر سرحد**'' مگر وہ اب تک شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ بقولِ فارسی شاعر ....

ہر شبے گویم کہ فردا ترکِ ایں سودا کنم　　　باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

خدا کرے کہ آپ جیسے عظیم شاہکارِ قلم اور بادشاہِ تصنیف اس طرف متوجہ ہوں ورنہ کہاں میں اور کہاں میرا مشورہ۔ اعلیٰ مخمل میں ٹاٹ کا پیوند یقیناً غیر موزون ہے۔ **تلک حاجة فی نفس یعقوب قضاها**۔　　　**والسلام مع التحیه والاکرام**

خادمکم الفقیر محمد زرولی خان عفا اللّٰه عنه

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۰-۷-۴ (ماہنامہ القاسم اگست ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

(۶)

ابوالوفا افغانی کی وصیّت' احسانات علمیہ اور فیضانِ رُشد و ہدایت

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ! آنجناب کے احسانات علمیہ اور فیضانِ رُشد و ہدایت سے جہاں حق تعالیٰ نے عام اُمت کو استفادہ کی توفیق عطاء فرمائی ہے، جس کے لئے آنجناب اپنی ہمتِ مردانہ اور قابلِ تقلید فولادی شوکتِ تحریر سے کئی اُمور انجام دیتے ہیں۔ وہاں ہم جیسے نابکاراؤں کو آنجناب اپنی دریادلی اور وسعتِ صدری اور کریمانہ روش اور خلقِ جمیل سے مالا مال فرماتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آنجناب کی مرسلہ دو بیش بہا تصانیف تسلی خاطر اور تسکینِ قلب وجان ہوئیں۔ میں آپ کے ان مسلسل احسانات کے سپاس میں کیا لکھوں؟ ....

اتنا ہوں تیری تیغ کا شرمندۂ احسان
سر میرا تیرے سر کی قسم اُٹھ نہیں سکتا

حق تعالیٰ شانہٗ آنمحترم ومکرم کی زیرِ سرپرستی جملہ اداروں کو توقعات سے بڑھ کر ترقیات سے مالا مال فرمائے اور تحریر و تحقیق کے کوثری وقت [1] کو حق تعالیٰ تادیر سلامتی اور

[1] : کوثری وقت : علامہ محمد زاہد الکوثریؒ ...... مصر کی سب سے نمایاں شخصیت' خلافتِ عثمانیہ کے نائب' شیخ الاسلام شیخ محمد زاہد الکوثریؒ کی تھی جو امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی طرح اپنے دور کے اعلم اھل الارض تھے۔ حضرت شیخ بنوریؒ نے بھی ان سے تقریباً ایک سال تک استفادہ کیا اور انہیں حضرت شاہ صاحبؒ کے بعد اکبر المشائخ سمجھتے تھے۔

Marfat.com

عافیت کی دولت سے سرشار فرمائے۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مرحوم سے سنا تھا کہ :

"شیخ ابوالوفا افغانیؒ" کو جب حضرت الاستاذ محدث الوقت حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ کی لیاقت وصلاحیت کا پتہ چلا تو انہیں تاکیداً کہلوا بھیجا کہ آپ خوب لکھا کریں۔ آنجناب کی لائق اور فائق تصنیفات دیکھ کر دل و دماغ میں حضرت ابوالوفا افغانیؒ کا وہ مقولہ تیر جاتا ہے۔ احقر آپ سے بھی ان کی وصیت نقل کرتا ہے۔ حق تعالیٰ مزید کی توفیق عطاء فرمائے خود تو کچھ کر نہ سکا .... ؏

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسبِ کمال

بے کمالی میں بھی افسوس کہ کامل نہ ہوا

مگر آنجناب کی طاقت وتوانائی اللہ تعالیٰ اسے روز افزوں اور مستزاد ومتضاعف فرمائے کیونکہ گراں قدر ہستیوں سے انسلاک بھی ان شاء اللہ تعالیٰ خیر اور نجات سے خالی نہیں۔

والسلام مع التحیة والاکرام

خادمکم الفقیر محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

۱۶ر صفر ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء۔۴۔۳۰

..............☆☆☆..............

Marfat.com

(۷)

سرسبز وشاداب میدانِ علم' قابلِ تقلید اور قابل فخر مثال' کمالِ خلق' مثالی تواضع اور خوبصورت مناظر

معدنِ جودوکرم منبع خلقِ جمیل

محترم ومکرم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

حسب الارشاد رضا خانی مذہب[۱] مکمل تین جلدیں بلٹی کرادی گئی ہیں۔کل نسخے ۲۲۰ ہیں۔بیس عدد حضرت والا کے لئے ہدیۃً اور ۲۰۰ نسخے قیمۃً ارسالِ خدمت ہیں۔خدا کرے کہ نیک ساعت میں موصول ہوجائیں۔اس دفعہ کی حاضری سے روح وایمان کو بڑی غذا نصیب ہوئی۔گویا سرحد کا دورہ اپنی مراد کو پہنچا۔آنجناب کی سعی جمیل سے مضمارِ کارزار جیسے سرسبز وشاداب میدانِ علم بنا ہے وہ قابلِ تقلید اور قابلِ فخر مثال ہے۔

(ابوہریرہ) کتب خانہ حسنِ سلیقہ اور عمدہ طریقہ کے وضع قطع کی وجہ سے قابلِ دید نقشہ اور خوبصورت منظر پیش کرتا ہے، جو آنجناب کی ذات اور علمی مقامات میں اس کو ایسا سمویا ہے جس کی کوئی اور مثال اور نمونہ دیکھنا یا پیش کرنا جہاں تک میری رسائی نظر ہے

[۱] : رضا خانی مذہب ...... ترجمان اہلسنت علامہ سعید احمد قادری کی کتاب "رضا خانی مذہب" جو تین جلدوں میں ہے۔کتاب ٹھوس دلائل اور نا قابلِ تردید حوالوں اور دلائل پر مشتمل ہے۔اس دورِ پُرفتن میں یہ کتاب یقیناً ایک گرانقدر تحفہ ہے۔اسی طرح کی کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لئے اور کفر وشرک اور بدعات کی ظلمت کو مٹانے کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے ضخیم مقدمہ کے ساتھ شعبۂ نشر واشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی نے شائع کی ہے۔

Marfat.com

فی الحال ناممکن ہے۔ محدثین نے بعض حضرات کے لئے "لم تر العیون مثله" (آنکھوں نے اس کی مثال نہیں دیکھی) ایسے موقع پر فرمایا ہے۔ میرے ساتھ آئے ہوئے اکابر اور بزرگ احباب ورفقاء سب کے سب کمالِ خلق جودِ طبع اور مثالی تواضع اور اس عاجز وفقیر سے شفقت وعطوفت کے برتاؤ سے خاصے محظوظ اور متأثر تھے اور جناب کے حق میں دیر تک دُعا گو اور شکر وسپاس کے ساتھ رطب اللسان تھے۔ بہرحال بلٹی حاضر ہے، وصولیابی پر چند فقروں کی یاددہانی پر شکر کرنے کا انتظار رہے گا۔ والسلام

خادمکم الفقیر محمد زرولی خان عفا اللہ عنهُ

۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ/۲۲/۵/۲۰۰۲ء

..................☆☆☆..................

Marfat.com

(۸)

شرح شمائل ترمذی

علم و محبت کے درخشندہ ستارے، محقق اور مدقق شروح کا معراجِ منور

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم (مہتمم و رئیس جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی) قرآنی علوم و معارف کے بحرِ ذخار، علم حدیث و علومِ نبوت کے شناور، فقہ و اجتہاد کے غواص اور صاحب علم و قلم بزرگ عالم دین ہیں۔ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے علوم و معارف کے امین اور ان کے تلمیذِ خاص ہیں۔ احسن العلوم کا وسیع اور ہمہ جہتی تنوع کا حامل عظیم کتب خانہ ان کے علمی فضل و تفوق، کتابی شوق اور ذوقِ جمال و سلیقہ اور علمی بلندی و پختگی کا آئینہ دار ہے۔

القاسم اکیڈمی ہو یا ماہنامہ القاسم، جامعہ ابوہریرہ ہو یا مولانا عبدالقیوم حقانی کی علمی کاوشیں مولانا موصوف اپنی طبعی افتاد (اصاغر نوزی، علم پروری، خوردوں پر شفقت، حوصلہ افزائی اور جذبۂ تشجیع) کے پیشِ نظر ہمیشہ عنایات و توجہات سے نوازتے اور سرفراز فرماتے ہیں۔ القاسم اکیڈمی کی تازہ مطبوعات ''شرح شمائل ترمذی اور جمالِ یوسف'' بھی موصوف کی منظورِ نظر ٹھہریں۔ رمضان المبارک کی مبارک ساعات اور پھر اعتکاف کے مبارک لمحات میں، اُن کے قلبی جذبات و احساسات زیبِ قرطاس بنے، جو ہم خدام اور اکیڈمی کے کارکنوں کے لئے سندِ افتخار اور باعثِ صد اعزاز ہے۔

ہم اپنی ان مسرتوں، علمی خوشیوں اور بزرگوں کی دعاؤں میں اپنے قارئین کو بھی شریک کرنا اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتے ہیں۔ لیجئے موصوف کے مکتوبِ مرغوب سے حظِ وافر حاصل کیجئے .... (مدیر ماہنامہ القاسم)

Marfat.com

محترم ومکرم ابن الجوزیؒ[1] تصنیفات وکوثریؒ احقاقِ حق اُعنی

مخدومنا وفخرنا حضرت العلامہ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! اللہ تعالیٰ مزاج شریف بمع اشغالِ علم اور عزائمِ تصنیف و تحقیق روبہ ترقی رکھے۔(آمین) ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

شرح شمائل ترمذی اور جمالِ یوسفؒ (تذکرہ وسوانح محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ) ہر دونوں علم ومحبت کے درخشندہ ستارے ہیں۔تشنگانِ علم وبصیرت دیر تک شکرِ مسلسل اور سپاسِ جاوداں کے مزے لیتے رہیں گے ......۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ماشاء اللہ شرح شمائل ترمذی ایک محقق بلکہ مدقق شروح کا ایک معراجِ منور ہے۔ ہر سمت وہر طرف نگاہیں عائرانہ اور طائرانہ ڈالنے سے بھی دل ودماغ مسرور ہوئے۔دیدہ زیب طباعت، حسین عناوین اور جابجا علمی دلالت کے قابلِ قدر مواطن دیر تک وارفتگی سے دیکھتا رہا۔ماشاء اللہ......اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور مزید کی توفیق ارزائی فرمائیں ......۔

للہ الحمد کہ آپہنچی بخیر و خوبی
اس کٹھن کام کا انجام مبارک ہو تمہیں

یہ خط اطلاع، حصولِ ہدایا اور شکر وسپاسِ یادآوری اور قیمتی سرمایۂ علم کے انتخاب میں ایک خورد وحقیر کو اپنا قریب جان سمجھ کر اس کے سپاس اور شکر کا ظہور ومظہر ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق عزتِ مزیدہ اور شرفِ شرفاء سے شجر مثمرہ کو مزید بار آور رکھے۔

---

[1]: علامہ ابن الجوزیؒ ...... نام عبدالرحمٰن، دعوت واصلاح کا ایک عظیم نمونہ تھے، وہ اپنے زمانہ کے یکتائے روزگار مفسر، محدث، مؤرخ، ناقد، مصنف اور عظیم خطیب تھے، اور ان میں سے ہر موضوع پر ان کی ضخیم تصنیفات اور علمی کارنامے موجود ہیں۔ ۵۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

Marfat.com

میں ان شاء اللہ تعالیٰ مناسب موقع پر کمخواب کے مخمل میں ٹاٹ کے پیوند لگا کر کچھ عجالہ بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ شوال اور ذیقعدہ میں یا جب حکم وارشاد فرمائیں گے۔ میں خدمتِ سعیدہ میں استفادۂ علم وعمل کے لئے حاضر ہونے کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھوں گا۔

عین اس وقت جب کہ دورۂ تفسیر جس میں تین ہزار سے زیادہ افراد رجال ونساء شرکت فرما رہے تھے سے فراغت ہونے کو تھی اور سال بھر کے معاصی کو ربِ غفور سے معاف کرانے کے لئے گوشۂ اعتکاف میں مختفی ہو گیا تھا۔ آنجناب کی طرف سے شرح شمائلِ ترمذی اور ہمارے شیخ اور استاد محدث العالم علومِ انور شاہ کے امین حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ پر وقیع کتاب (جمالِ یوسف) موصول ہوئی جو اسؓ عاجز کے لئے تفاؤلِ صالح اور قبولیتِ بارگاہِ ایزدی سے دو تمغے تھے، کتابیں دیکھتا رہا۔ ماشاء اللہ ......

زفرش تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور حریفانِ بادہ پیاؤں کو استفادۂ تام کی توفیق عطاء فرمائے۔ والسلام

عاجز وفقیر محمد زرولی خان عفا اللہ عنہٗ

(القاسم جنوری ۲۰۰۳ء) ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲/۱۲/۱

..................☆☆☆..................

Marfat.com

(۹)

تفسیر زاہدی، خلوص، قدرِ علم اور بہارِ تحقیق کا از ہر

گرامی قدر محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

مدت ہوئی یارانِ ارمغاں کو دیکھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

خدا کرے مزاجِ عالی بخیر ہوں۔ کافی عرصہ کے بعد حضرت والا کا مسرت نامہ باعثِ تسکینِ خاطر ہوا۔ ۱۵۰۰۰ ہزار کا چیک موصول ہوا، جبکہ اس سے قبل بھی پندرہ ہزار ہی کا چیک موصول ہو چکا تھا۔ جزاکم اللہ خیرا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تفسیر زاہدی[۱] جو ۹ محرم الحرام ۵۱۹ھ میں درواز جک بخارا میں شیخ احمد زاہدیؒ نے لکھی تھی اور ۱۰۹۴ھ میں سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے خاص نفقہ پر کتابت کروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ جامعہ عربیہ احسن العلوم سے شائع ہوگئی۔

۱: تفسیر زاہدی......از: شیخ ابوالنصر احمد بن الحسن

دو جلدوں میں ایک عظیم تفسیری تاریخی شاہکار، علوم و معارف کا گنجینہ، تفسیری نکات، اسرار و رموز کا خزانہ، اپنے انداز کی لاجواب اور البیلی تفسیر، جو ۵۱۹ھ میں لکھی گئی۔ نایاب قلمی نسخہ کی صورت میں تو محفوظ رہی، اب پہلی بار شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہٗ کی بھرپور توجہ اور کثیر مصارف سے عمدہ ترین زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گئی ہے۔ بڑی تقطیع کے دو جلدوں پر مشتمل، اعلیٰ ترین کاغذ اور مضبوط جلد بندی مزید حضرت مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا محمد زرولی خان صاحب کی عظیم تحقیقی تقدیم سے تفسیر زاہدی کی عظمت و اہمیت اور افادیت اُجاگر ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

آں محترم اور آپ کے ادارے کے لئے خصوصی نسخے عنقریب ہدیۂ خدمت کرنے والا ہوں۔ اس کے علاوہ شاہ اسحاق دہلویؒ کے نبیرہ شاہ احمد اللہ کی مشہور زمانہ کتاب مائۃ مسائل اور ایک اور کتاب آدابِ اختلاف بھی تیار ہو چکی ہیں۔ تفسیر کے ساتھ ہی ان شاء اللہ تعالیٰ دس، دس نسخے ہدیۂ خدمت کر دیے جائیں گے۔ مجھے بھی جہانگیرہ آنا ہے اور آپ کے خلوص اور قدرِ علم اور بہارِ تحقیق کے اس از ہر وقت کو دیکھنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ اُمید ہے دعواتِ صالحہ میں فراموش نہیں فرمائیں گے۔

محتاجِ دعا محمد زرولی خان عفا اللہ عنہٗ

۱۴/ جمادی الثانیہ ۱۴۲۴ھ/ ۰۳ء۔ ۸۔ ۱۳

☆☆☆

Marfat.com

(۱۰)

سوانح مجاہد ملت، نقد و اصلاحِ تحریر اور تحریرات الحدیث

محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

دعوات و تسلیماتِ مسنونہ کے بعد شکرگزار ہوں کہ آں محترم کی گرانقدر تازہ تصنیف بابت "بطلِ حریت" شیرِ اسلام، فخرِ اہلِ حق حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ باعثِ تسکینِ خاطر ہوئی۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے اور اُمت کو ان علمی لعل و جواہر سے کماحقہٗ مستفید ہونے کی توفیق عطاء فرمائے...... ع این دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

ویسے تو سالہا سال حضرت والا سے علمی اور تحقیقی تحائف ملتے رہتے ہیں۔ ماھی باوّل برکتکم یا آل ابی بکرؓ۔ اللہ تعالیٰ بارانِ رحمت کی طرح علم و تحقیق کی یہ بہاریں سدا ماتندِ شیرازہ رکھے ...... ع این چنیں می روی کہ زیبا می روی

حضرت مولانا کے بارے میں ان کی وجہ تسمیہ کا جو واقعہ حضرت پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مناسبت سے خلافِ تحقیق اور خلافِ مسلکِ توحید و سنت نظر آیا اور پھر آپ جیسے دیوبند کے فخر و مغز کے قلم سے ہم جیسے ناسمجھوں کے لئے باعثِ تشویش اور فرقۂ مبتدعہ کے ہاتھ میں اہلِ حق کے خلاف چُھرا دینے کے مترادف ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو ایک مہر بنایا جائے اور اس کے کنارے پر ٹھوک دیا جائے، جس پر لکھا ہو کہ یہ واقعہ غیر مستند اور ناقابلِ عمل و سماعت ہے، اور دوسری صورت اگلے ایڈیشن میں جڑ سے اسے کاٹ کر پھینکنا ہے۔ کتبِ سابقہ سماویہ ہونے کے باوجود اس لئے ناقابلِ علم و عمل رہیں کہ اس میں حق کے خلاف باطل تحریفات پائی جاتی ہیں اور حضرت عمرؓ جیسے ایمان و عمل کے

Marfat.com

کو اِستقلال کے مطالعہ پر بھی نبوت کی نگاہیں غضبناک ہو گئی تھیں اور امتھو کون انتم کما تھو کت الیھود والنصاریٰ.

جیسے غیض وغضب کے ارشادات رحمۃ للعلمین ﷺ سے صادر ہوئے ہیں۔ جبکہ حق تعالیٰ نے ضمانتا فرمایا ہے:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ (نجم:۳،۴)

اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس زبان پر غیض وغضب کی حالت میں بھی حق ہی جاری ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع ملی کہ شجرۂ رضوان کے نیچے لوگ جمع ہوتے ہیں جس سے اعتقادِ اسلام کو نقصان پہنچ سکتا تھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں آپ نے اس کو کٹوا دیا۔ صحیح البخاری ج ۲ میں ہے کہ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بعد میں وہ جگہ تک معلوم نہ تھی تا کہ شرک و بدعت کے مواطن ہی کو کچل دیں۔ بہر حال آپ جیسے بحر بیکراں کو یہ ذرات پیش کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے اور کمخواب کی شال میں ٹاٹ کا پیوند لگانا ہے ......

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں ۔۔۔ بزند بر ہدف غلط تیرے

(کبھی نادان بچہ غلط ہدف پر تیر دے مارتا ہے)

تِلْكَ حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰهَا : اُمید ہے آپ کرم بالائے کرم فرمائیں گے۔ عید الفطر کے بعد جہانگیرہ آنے کا ارادہ ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ قدم بوسی کے لئے اور صوبہ سرحد کے لق ودق میادین میں اس سوقِ علم وتحقیق (بازارِ علم وتحقیق، جامعہ ابو ہریرہ) کو دیکھنا اور چند لمحے گذارنا سعادت سمجھوں گا۔ تفسیرِ زاہدی پر جناب کا تبصرہ ''القاسم'' میں شائع نہ ہوسکا، یا یہ قرینِ حکمت ومصلحت نہ ہوا یا یہ عاجز وفقیر اس کی اطلاع اور مطالعہ سے محروم رہا۔ بہت ممکن ہے کہ ہجومِ اشغال اور انبارِ تحقیق وتدقیق کے مشک وعنبر

Marfat.com

کے سلاسل میں اس کی کڑی کچھ دیر بعد پیوند لے جس پر ہم کہہ سکیں .... ؎

اپنے دامن میں جگہ دے کر بڑھا دی عزت
ورنہ انصاف سے پوچھو تو کفِ خاک ہوں میں

اُمید ہے دعواتِ صالحہ سے فراموش نہیں فرمائیں گے۔ جملہ اہلِ محبت کو دعا و سلام محبت ارشاد ہو۔ والسلام

خادمکم الفقیر الحقیر محمد زرولی خان عفا اللّٰہ عنہٗ

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

نوٹ :۔ رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ کی مشہورِ زمانہ کتاب ''تحریرات الحدیث[۱]'' جو اس عاجز کو امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم نے خصوصی شفقت سے ہدیۃً بھیجی تھی شائع ہوئی ۔ چند دنوں میں دو نسخے بھیج رہا ہوں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

---

[۱] **تحریراتِ حدیث** ...... فنِ حدیث کے موضوع پر رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علیؒ کی یہ کتاب علمائے احناف کے فکر کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ احناف کس قدر عامل بالحدیث تھے اور ان کے مقتداء حضرت امام ابو حنیفہؒ کو صحیح حدیث نبویؐ کے اصل منشاء و مفہوم کو پالینے میں کس قدر دسترس حاصل تھی۔ احادیث کے اشکال کو حل کرنے کے لئے یہ بڑی مفید کوشش ہے۔ یہ کتاب عربی میں لکھی گئی ہے اور ۲۱۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ مختلف ابواب میں مثلاً نکاح بالجبر، ذبح فوق العقدہ، صلوٰۃ الکسوف، انتصارِ مذہب ابن مسعودؓ، مسئلہ رہن، رفع یدین اور رفع سبابہ پر مفید اور قیمتی تحقیقات درج ہیں۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان کا عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ جامع مقدمہ اس پر مستزاد۔

Marfat.com

(۱۱)

احسن البرہان اور دلچسپ نسخہ قرآن

محترم و مکرم برادرِ بزرگ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

دعوات و تسلیمات کے بعد تحفۂ علم (۱) اسلامی آدابِ زندگی (۲) اماں جی مرحومہ ومغفورہ) جلدِ معکوس کے ساتھ موصول ہوا شکریہ وعنایت، یادآوری کا تشکر و سپاس۔ آپ کے نام اور جامعہ ابی ہریرہؓ کے نام متعدد کتب منتظرِ ارسال ہیں۔ افتادگیٔ طبع اور ہجومِ افکار و کثرتِ مشاغل سدِ راہ ہوتی رہتی ہیں۔ لکلِ حین مقال.

" احسن البرھان[1] " اس عاجز اور نابکارہ سے متعلق ہفوات اور لایعنیات کا مجموعہ جو آنجناب نے شرفِ ظرف اور حسنِ عنایت کے ساتھ طلب فرمایا " کبھی میں اُن کو کبھی میں اپنے آپ دیکھتا ہوں " فانی زندگی کے اُتار چڑھاؤ اور خیالِ خام اور جہلِ گوناگوں کی حامل کتاب پیشِ خدمت ہے۔ ہاں اس کے ساتھ اس صدی کی ایک بیش بہا سوغات جسے دیکھ کر ان شاءاللہ قلب مسرور اور دماغ معطر ہوں گے، وہ قرآنِ کریم[2] بھی ہدیۂ تبریک

[1] : احسن البرہان ...... شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب مدظلہٗ کے اقوال و ملفوظات اور افادات کا بہترین مجموعہ ہے۔ اکابر کے تذکرہ اور ان کے اقوال کا بھی حظِ وافر پایا جاتا ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب حضرت مفتی صاحب کے معتمد و خادمِ خاص حضرت مولانا محمد ہمایون مغل نے مرتب کی ہے۔

[2] : قرآن کریم ...... صحابۂ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ائمہ قرءآت و تجوید۔ کے علوم اور تحقیقات پر مشتمل یہ بیش بہا نسخہ قرآن کریم ہے۔ جس میں قرءآتِ قرآن عملاً اور بالفعل جاری ہیں اور دیگر قرآن اور نسخہ قرآن سے متعلق بے شمار علوم پر یہ یگانۂ روزگار اور نادر الوجود نسخہ جو سابقہ زمانے میں ملوک و سلاطین کو بطورِ شاہی سوغات اور دینی فکریات کے پیش کیا جاتا تھا۔ اس فرید الوجود نسخۂ قرآن کریم کو شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہٗ نے شائع کیا ہے۔

Marfat.com

ہیں۔ اکثر پریس میں ہی چند نسخے ہاتھ لگے تھے، صوبہ سرحد میں حضرت الاستاذ حضرتِ اقدس مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم کے بعد آپ دوسرے بزرگ و محسن ہیں جن کو پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے ایک تعارفی صفحہ مخمل اور ریشمین شال میں ٹاٹ کا پیوند لگایا ہے۔ اُمید ہے بقیہ عجائب اس سے معلوم ہو جائیں گے۔ برادرم منصور چند گھنٹوں کے لئے جہانگیرہ پہنچ رہے ہیں، اُن کے توسط سے ہر دونوں تحائف پیش ہو رہے ہیں۔ خدا کرے صالح اوقات میں زیب نظر ہوں و الباقی عند التلاقی۔ والسلام

احقر وافقر محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

۱۹ر شوال المکرّم ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴-۱۲-۲

..............☆☆☆..............

Marfat.com

(۱۴)

میدانِ تحقیق کا مرکز' اور خیر و برکت کے معادن

محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت معالیکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ! خدا کرے کہ مزاج شریف بخیر و خوبی ہوں ۔

آپ کی اکیڈمی کی نشر و اشاعت روز افزوں اور رو بہ ترقی ہو، وقتاً فوقتاً آپ کی عنایات او رعلمی احسانات کی بارش کے رُشحاتِ مبارکہ نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ عزیزم محمد انور شاہ کے نام "لختِ جگر" کا تحفہ عظیم سوغات' محبتوں سے لبریز ڈالی "اماں جی مرحومہ و مغفورہ[۱]" بصد شکر و تحسین وصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس سرپرستی' حوصلہ افزائی اور ہمت آفرینی کا صلہ اپنی شان کے مطابق نصیب فرمائے۔ انور شاہ بھی ان کے بدلے کسی علمی اور وقیع کتاب پیش کرنے کے لئے اپنے حلقہ مشائخ اور احباب میں مشاورت کرتا رہتا ہے .... ۔

مدتے در مثنوی تاخیر شد
فرصتے باید لہ تاخوں شیر شد

جہانگیرہ اور اکوڑہ بہت قلیل وقت کے لئے آنا ہوتا ہے۔ آپ کے مقتدر ادارہ تحقیق کا مرکز اور خیر و برکت کے معادن کو راستے سے سلامِ محبت اور نیاز مندی پیش کر دیتا ہوں ...... ۔

فیدٌ مسلمۃ و طرف شاخص وحشا یذوب و مدمع مسفوح

---

۱ : اماں جی مرحومہ و مغفورہ ...... مولانا عبدالقیوم حقانی کی سحر انگیز قلم سے ایک حیرت انگیز روح پرور اور ایمان افروز داستانِ عبرت' جسے پڑھ کر پتھر دل نرم اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایک ایسی داستان جو سبق آموزی میں سب کے لئے یکساں ہیں۔

Marfat.com

(ہاتھ سلام کے لئے اُٹھے ہوئے ہیں آنکھیں نظارہ دید کی منتظر ہیں' دل پگھل رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں)

اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو جو توفیقِ خیر عطا فرمائی، وہ قابلِ دید بھی ہے اور قابلِ داد بھی.....ع ایں چنیں می روی کہ زیبا می روی

''الاحسن'' کے اغلاط و خطیات تو زیادہ ہیں، آپ نے کم کی طرف توجہ فرمائی، ادارہ شکر گذار ہے۔ کلکم خطاء و خیر الخطاء التواب حدیثِ رسول ﷺ ہے ۔وہ کونسا ماہنامہ ہے اور تحریر و تصنیف ہے یا مجلّہ اور تحقیق ہے جس پر حرف گیری نہیں ہو سکتی۔ اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ الجامع الصحیح البخاری پر محدث ابن شاہین اور ابوزرعہ نے سینکڑوں گرفتیں فرمائی ہیں، کہیں کتابت، کہیں پرنٹ، کہیں کمپوزنگ، کہیں ہم جیسوں کی کم واقفیت اور ناتجربہ کاری سرفہرست رہتی ہے، مگر ہر اچھا لکھنے والا بھی غلطی سے ڈرتا ہے ....

اتنی نہ بڑھا پاکیِ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ
اند کے پیشِ تو گفتم غمِ دل تر سیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

والسلام

محمد زرولی خان

۱۵/ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ / ۱۴-۵-۲۰۰۶

..................☆☆☆..................

Marfat.com

درس وتدریس، تصنیف وتالیف
اورقدرت کا تکوینی نظام

محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب مدظلہ کا مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام دلچسپ علمی وتحقیقی مکتوب

محقق العصر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان دامت برکاتہم، جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی کے مؤسس ورئیس اور شیخ الحدیث، طلبہ دورۂ حدیث کے محبوب استاد، بخاری وترمذی کے لائق ترین مدرس، اپنے وقت کے عظیم مفتی اور جید عالم دین ہیں، نے مولانا عبدالقیوم حقانی کے دردمندانہ معروضات کے جواب میں مختصر، مگر جامع تحریر ارسال فرمائی ہے جو اساتذۂ علم، طلبہ دین، مدرسین اور علمی وتحقیقی ذوق رکھنے والے مصنفین ...... الغرض ہمہ جہتی لحاظ سے سب حضرات کے لئے بے حد نافع ہے۔ اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں بطور سوغات پیش کی جارہی ہے۔ اللہ کریم سب کے لئے اپنی اپنی استعداد وصلاحیت کے مطابق نافع بنائے .... (ماہنامہ القاسم)

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

آنجناب کا والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ بلاشبہ تصنیف وتالیف وقت کی ضرورت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے بعض حضرات کو خصوصی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ باقی حفاظتِ دین یا مغفرتِ اُخروی کا مدار تصنیف وتالیف ہرگز نہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھنے والے پیغمبر تھے اور یہ آپ کا عظیم معجزہ تھا۔

Marfat.com

وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ. (العنکبوت:۴۸)
(اور نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک وشبہ میں پڑتے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باقاعدہ تصنیف نہیں فرمائی تھی۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ایسا کرنا اہلِ باطل کو زیغ وضلال کا موقع ہاتھ آجاتا ہے۔ ابوالولید باجی مالکیؒ نے کبھی کہہ دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھ سکتے تھے۔ أفتی المالکیة بقتله۔ (فیض الباری ج ۴، ص ۱۰۹) (موالکؒ نے ان کے قتل کا فتویٰ دیدیا تھا) کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آدابِ نبوت میں سب وشتم سمجھا گیا، اگرچہ بطورِ اعجاز کے اچانک آپ چند حروف لکھنے لگے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ ایسے مواقع پر فرماتے ہیں ......۔

اُمی لقب و ماہ عرب مرکز ایمان
ہر علم وعمل را کہ مدار و مدیری

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ جو دوتہائی اُمت کے امام ہیں (دیکھئے مقدمہ جامع الاصول لابن جزریؒ اور فہرست لابن ندیم، وفص الختام لمولانا البنوریؒ) نے بھی علی التحقیق باقاعدہ کوئی تصنیف نہیں فرمائی (دیکھئے کتاب الایمان من الفیض) فقہ اکبر، فقہ اوسط اور فقہ اصغر وغیرہ کا معاملہ بھی دگرگوں ہے۔ وهذا ليس بمحل للبسط والتفصيل۔

جن اکابر اور بزرگوں کا آپ نے اپنے مکتوبِ مبارک میں ذکر فرمایا ہے انہوں نے بھی باقاعدہ کچھ لکھا نہیں، اللہ تعالیٰ نے قبولیت اور محبوبیت کچھ ایسی عطا فرمائی کہ جلالتِ شان کے پیشِ نظر بعد کے وفاداروں نے کچھ اِدھر اُدھر سے ہاتھ پیر مارے اور مختلف شروح ودواوین ان کے انتساب میں یکے بعد دیگرے شائع ہورہے ہیں۔ ان فی ذلک لعبرة للعلمین۔

ان گذارشات سے میرا مقصد تصنیف وتالیف کی ضرورت اور اس کی افادیت کا انکار نہیں ہے۔ البتہ اس کے فوائد کے ساتھ وہ علم اور علماء کے اُن مناصب میں سے نہیں ہے

Marfat.com

جن کے فقدان سے معاذ اللہ خیانتِ علم یا علمی تدین کے میادین میں کچھ قصور و فطور واقع ہو جائے۔ ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز اور رسول للعالمین ہونے میں تصنیف نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں آیا، بلکہ یہ آپ کا عظیم تر معجزہ ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب تصنیف و تالیف کے بغیر متواتر مانا گیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ خود تقسیمِ کار فرماتے ہیں۔ ظاہر ہے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب جو ایک تحقیق کے مطابق ۱۳۶۵ کتابوں کے مصنف ہیں اور ہندوستان کی سرزمین پر ان سے زیادہ تصانیف نہ کسی کی ہوئیں اور نہ کسی کی سنی گئی ہیں۔ اس کے باوجود مقامِ عبرت ہے کہ مولانا عاشق الٰہی ''العناقید فی الاسانید'' میں لکھتے ہیں:

''ومولانا اشرف علی التھانوی لیس من اساتذتنا لانہ مادرّس''۔

حکیم الامت حضرت تھانوی ہمارے اساتذہ میں نہیں آتے کیونکہ انہوں نے تدریس نہیں کی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ مریدین اور خلفاء تو ہوں گے، لیکن اس مستعار زندگی میں میں نے فردِ بشر نہیں دیکھا، جنہوں نے کہا ہو کہ مولانا اشرف علی صاحبؒ ہمارے استاد تھے۔ ہم نے اپنے اس دور میں بھی دیکھا ہے، جن کو تصنیف و تالیف میں توغل رہتا ہے، وہ تدریس میں اس طرح متوجہ نہیں ہوتے ہیں، اس طرح دوسرا طبقہ ....

ہر کسے را بہر کارے ساختہ　　　میلِ او را در دلش انداختہ

حق تعالیٰ شانہٗ کا احسان ہے، خدمتِ دین کا موقع اللہ تعالیٰ نے فراہم فرمایا ہے، چھوٹے موٹے پندرہ بیس رسائل کے علاوہ بخاری شریف پر ''احسن الباری'' اور ''جامع ترمذی'' کی ''احسن الاحوذی'' اور قرآن کریم کی تفسیر ''احسن التفاسیر'' کے نام سے کئی چیزیں کچی پکی تیار ہو رہی ہیں، اگر حق تعالیٰ نے موقع فراہم فرمایا تو صدقہ جاریہ سامنے آجائے گا ....

Marfat.com

در بمیریم عذر ما بپذیر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

حافظ عمر سراج الدین ابن نجیمؒ نے جو صاحبِ بحر کے چھوٹے بھائی اور شاگرد ہیں' بحر کے طرز پر نہایت ملخص اور جامع شرح کنز النہر الفائق کے نام سے کتاب الکفالۃ تک لکھی تھی۔ واضح رہے کہ صاحب بحر ۱۰۰۵ھ میں فوت ہوئے ہیں۔ النہر الفائق آج سے دو ماہ قبل یعنی ۱۴۲۳/۲۲ھ میں شائع ہوگئی۔ یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرتِ کا کرشمہ ہے، وہ جس طرح چاہے، اپنا نظامِ تکوین ظاہر فرمائے۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ جنہوں نے ردالمختار لکھی ہے جب کہ علماء کا فیصلہ ہے کہ ابن عابدین کے دور میں شام کے بیشتر علماء ان سے بڑے فقہاء تھے۔ امام بخاریؒ اپنے شیخ علی ابن مدینیؒ کے بارے میں فرماتے ہیں :

"مااستصغرت نفسی الا عند علی ابن مدینیؒ "۔

ظاہر ہے الجامع الصحیح کے نام سے جو خدمت اللہ نے امام بخاریؒ سے لی، وہ علی ابن مدینیؒ سے نہیں لی گئی، مگر علی ابن مدینیؒ بدستور امام بخاریؒ کے شیخ اور استاذِ اعظم ہیں۔

ان سقطات اور رطب و یابس لکھنے میں آپ کے دریائے علم میں کچھ اضافہ نہ ہوگا۔ ان سے زیادہ بحور آپ عبور کر چکے ہیں، صرف یہ بتانا تھا کہ تصنیف و تالیف دین کے بہت سارے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ صرف اس پر دین موقوف نہ سمجھا جائے۔ کسی شوخ۔ ، صحیح لکھا ہے ....

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

حق تعالیٰ شانہٗ' آں محترم اور محسن کی دعائیں ہم نابکاروں کے حق میں قبول فرمائیں اور دین کے وہ کام لے، جو اس کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوں' اور جس میں

Marfat.com

اُمت مسلمہ کا فائدہ زیادہ ہو۔ اُمید ہے کہ سمع خراشی اور گفت ناشنید کی زحمت معاف فرمائیں گے۔ اس عاجز وفقیر کے نزدیک ہمارے بڑوں سے لے کر آج تک مبتدعین کے خلاف جتنا کام ہوا ہے وہ ایک طرف اور سعید قادری حفظہُ اللہ وھداہُ کی "رضا خانی مذہب" دوسری طرف۔ میں نے جو بینر اس کے لئے شائع کیا، اس میں اس کتاب کے لئے مبتدعین کے خلاف علوم کا انسائیکلوپیڈیا لکھا ہے، اگر آنجناب نے بنظر امعان و انصاف مطالعہ فرمایا تو ان شاء اللہ خوش ہوں گے۔ والسلام

محمد زرولی خان عفا اللہ عنہٗ

۴ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ (القاسم جون جولائی ۲۰۰۲ء)

☆☆☆

Marfat.com

بابِ دوم

خطبات

Marfat.com

خدماتِ علم بھی دو طرح کی ہوتی ہیں۔ایک محدود خدمات ہوتی ہیں جن کا دائرہ ایک علاقے یا ایک حلقے تک محدود ہوتا ہے،دوسری خدمات وہ ہوتی ہیں جن کا دائرہ بہت وسیع اور دوسرے ممالک تک پھیلا ہوتا ہے۔حضرت مولانا حقانی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی شان عطا فرمائی ہے کہ ان کی قیمتی تصنیفات پاکستان کے علم کے تعارف کے لئے ذریعۂ پہچان اور عرفان ہیں اور ہونا بھی اس طرح چاہیئے کہ ....

قدرِ زر زرگر شناسد قدرِ جوہر جوہری
قدرِ گل بلبل شناسد قدرِ عنبر عنبری

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان

Marfat.com

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب مدظلہ
بانی و مہتمم جامعہ احسن العلوم کراچی

خدمتِ علم، صحبتِ شیخ اور اتباعِ کامل

برکات، ثمرات اور انوارات

☆☆☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان، جید عالم دین، محقق مدرس، محبوب استاذ، فن تدریس میں یکہ و ممتاز، نڈر، بے باک اور مجاہد عالم دین ہیں۔ موصوف کا اپنا آبائی گاؤں جہانگیرہ ضلع نوشہرہ ہے۔ بنوری ٹاؤن میں علوم وفنون اور دورۂ حدیث کی تکمیل فرمائی اور گلشنِ اقبال کراچی میں جامعہ احسن العلوم کی بنیاد رکھی، جو آج ملک کی بڑی جامعات میں ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ اچانک اپنے اولین استاذ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب نوشہرہ فاضل دیو بند اور جناب مولانا محمد منصور صاحب کی معیت میں جامعہ ابو ہریرہ تشریف لائے۔ جامعہ کی تعمیر و ترقی، تعلیمی نظام، کتب خانہ اور جملہ متعلقہ امور پر بہت خوش ہوئے۔ مولانا حقانی کی درخواست پر لائبریری ہال میں اساتذہ اور طلبہ کے اجتماع سے روح پرور خطاب فرمایا، جسے ادارہ کے خدام ٹیپ ریکارڈر سے مِن وعَن نقل کر کے نذرِ قارئین کر رہے ہیں .... (ادارہ القاسم)

خطبہ مسنونہ کے بعد !

﴿ وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الذّٰريٰت: ۵۵)

وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ . (الحدیث)

ہمارے محترم بھائی شہنشاہِ تحریر و تقریر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

Marfat.com

دامت برکاتہم جن کے وجود اور خدمات پر ہر قدر دانِ علم کو فخر اور شکر ہے۔ ان کا بڑا احسان ہے کہ ہمارے اس علاقے میں ان کا فیض جاری ہے۔

روزگار بسر شد بنادانی　　　من نکردم شما حذر بکنید۔

(میرا زمانہ عمر نادانی میں گذر گیا، میں نے احتیاط نہیں کی، گناہوں سے تم پرہیز کرو)

ہم تو کراچی چلے گئے اور وہاں ڈوب گئے

سرحد کی زمین پر دین کا کام :

جبکہ صوبہ سرحد کی زمین پر دین کا کام کرنا یہ بہت مشکل کام ہے یہاں بہت بڑے بڑے علم کے پہاڑ آئے ہیں اور فنا ہو چکے ہیں۔ ہمارے دلوں میں حقانی صاحب کا بہت احترام ہے اور ہم ان کی دینی خدمات کے سلسلہ میں رب کریم کے شکر گذار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صلاحیت اور علم عطا فرمایا جس کی بدولت انہوں نے علم کے لحاظ سے یہاں کی پسماندہ اور بنجر زمین کو علم کی روشنیوں سے گل وگلزار بنا دیا ہے۔

خدماتِ علم کے دو طریقے :

خدماتِ علم بھی دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک محدود خدمات ہوتی ہیں جن کا دائرہ ایک علاقے یا ایک حلقے تک محدود ہوتا ہے، دوسری خدمات وہ ہوتی ہیں جن کا دائرہ بہت وسیع اور دوسرے ممالک تک پھیلا ہوتا ہے۔ حضرت مولانا حقانی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی شان عطا فرمائی ہے کہ ان کی قیمتی تصنیفات پاکستان کے علم کے تعارف کے لئے ذریعۂ پہچان اور عرفان ہیں اور ہونا بھی اس طرح چاہیئے کہ ....

قدرِ زر زرگر　　شناسد　قدرِ جوہر جوہری

قدرِ گل بلبل شناسد　　قدرِ　　عنبر عنبری

Marfat.com

(سونے کی قدر سنار جانے اور ہیرے کی قدر جوہری جانے اور پھول کی قدر بلبل جانے اور مشک کی قدر عنبری یعنی ماہرِ مشک جانے)

ادب، علم کے لئے بمنزلہ لباس کے ہے :

یہ ایک حقیقت ہے کہ علم کو اگر ایک انسان سے تشبیہ دی جائے تو ادب کو اس میں وہ اہمیت حاصل ہو گی جو انسان کے لئے لباس کی ہوتی ہے۔ گویا ادب علم کا لباس ہے اور بغیر ادب کے علم سو فیصد بے کار ہے۔ ایک انسان لامحدود علم حاصل کر لے، محدث، مفسر اور فقیہ بن جائے لیکن ادب سے محروم رہے تو یہ بہت ہی بدقسمتی کی بات ہے۔ جب کوئی علم کا ادب اور احترام نہیں کرے گا تو نبی کریم ﷺ کا ادب اور احترام بھی نہیں کرے گا، منہ سے کچھ ایسے گستاخانہ کلمات نکل جائیں گے، قلم سے کچھ ایسے مصدّرات ہو جائیں گے، صحابہؓ کے بارے میں بھی گستاخ اور بے ادب ہو جائے گا، ائمہ دین اور اجتہاد سے متعلق بھی اس کی زبان کنٹرول میں نہیں رہے گی ....

زبان بریدہ بکنجی نشستہ صمّ بکمّ
بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر بحکم

(زبان بند کر کے ایک کونہ میں گونگا بہرہ ہو کر بیٹھنا بہتر ہے، اس شخص کے لئے جس کی زبان اس کے قبضہ میں نہ ہو)

ایسی گستاخ زبان تو کاٹ لینی چاہیئے۔ لہٰذا علم کے ساتھ ادب بہت ضروری ہے۔ جب علم کا ادب اور احترام ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں روشنی بھر دیتے ہیں۔

صحبت وخدمتِ شیخ کی برکات :

میں نے خود کئی بار اپنی آنکھوں سے حضرت مولانا حقانی صاحب کو شیخ الحدیث

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ کے ساتھ دیکھا ہے، آپ ہمیشہ ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے، ان کے خطوط، تعویذ اور نقوش کی خدمات آپ کے ذمہ تھیں۔ میں نے اس بات کا مشاہدہ بھی کیا ہے کہ جب تک حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ آپ کو خود جانے کے لئے نہ کہتے آپ ان کے پہلو میں بیٹھے رہتے اور جب حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ خود اجازت فرماتے تب آپ گھر کے لئے روانہ ہو جاتے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی ان ہی خدمات کی روشنی ہے جو ہمیں یہاں نظر آرہی ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سے اللہ تعالیٰ نے علم کی روشنی پھیلانے میں سورج کا کام لیا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ ان کے وجود سے دین کو بہت تقویت مل رہی ہے۔ یہ آپ اور ہمارے لئے سبق اور عبرت کی بات ہے کہ علم میں آداب کی کتنی اہمیت اور ضرورت ہے۔

تحصیلِ علم میں اتباع کی شرط

اللہ اکبر! حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئے تو سب سے پہلے یہ فرمایا :

﴿هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾ (کہف: ۶۶)

(کہ آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں بشرطیکہ جو علم (لدنِّیْ مِنْ جَانِبِ اللّٰهِ) آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ آپ مجھ کو بھی سکھا دیں)

میں آپ کی اتباع کرنا چاہتا ہوں ....

در رہِ منزل لیلیٰ کہ خطرہا ست بہ جان
شرطِ اول قدم آں است کہ مجنوں باشی

(لیلیٰ محبوبہ کے راستے میں جان کے لئے بہت خطرے ہیں۔ اول قدم کے لئے شرط یہ ہے کہ مجنون ہوں)

Marfat.com

سب سے پہلے یہی فرمایا کہ میں آپ کی تابعداری کرنا چاہتا ہوں "هَلْ اَتَّبِعُکَ" میں آپ کے ساتھ ہونا چاہتا ہوں، میں آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں، آپ کا متبع بننا چاہتا ہوں "عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ" اس لئے کہ آپ سکھادیں اور بتادیں مجھے "مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا" فائدہ اور خیر خواہی کے وہ علوم جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ہدایت اور ارشاد کا رشتہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وابستہ تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میرے ایک بندے کے ساتھ کچھ کمالات ہیں۔ (بخاری شریف میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تقریباً ۱۳ مقامات پر اس حدیث کا تذکرہ ہے) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام خود کتنی بڑی شخصیت ہیں، آپؑ خضر علیہ السلام کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی کہ میں آپ کا متبع بننا چاہتا ہوں۔

کامل استفادہ کی شرطِ اوّل :

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں یہ فوائد لکھے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس مکمل استفادہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے رنگ میں مکمل طور پر اپنے آپ کو رنگ دے، تب جا کر استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ دنیاوی امور میں بھی یہی دستور رائج ہے، مثلاً کوئی لوہار بننا چاہتا ہے، لوہے کا کام سیکھنا چاہتا ہے اور کسی لوہار کی شاگردی اختیار کر لیتا ہے۔ کوئی جوہر شناس اور زرگر بننا چاہتا ہے اور کسی زرگر کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو جب تک پوری دلجمعی اور توجہ کے ساتھ کام نہیں کرے گا نہ تو وہ اپنے استاذ سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے اور نہ کام سیکھ سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح علم کا رنگ اور ڈھنگ بھی طالب علم کو اس وقت نصیب ہوتا ہے جب وہ خود کو اپنے شیخ کے رنگ اور ڈھنگ میں ڈھال دے۔

اتباعِ کامل کی ایک مثال :

اللہ اکبر! فرماتے ہیں کہ امام ابو یوسفؒ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے بہت زیادہ

Marfat.com

متبع تھے اور اس شان سے متبع تھے کہ شیخ زاہد الکوثری نے (حسن التقاضی صفحہ ۱۲۸) میں لکھا ہے کہ امام ابو یوسفؒ کو اطلاع ہوئی کہ آپ کی گھر والی کو تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا کسی دائی کو بلالیں۔ پھر اطلاع آئی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے۔ فرمایا حضرت امام صاحب مسائل بیان فرمار ہے ہیں، کسی صاحب کے ذریعہ اذان کہلوادیں۔ پھر اطلاع آئی کہ بچہ شدید بیمار ہے۔ فرمایا محلہ میں طبیب موجود ہے، اس سے معائنہ کروادیں۔ پھر اطلاع آئی کہ بچہ وفات پاچکا ہے۔ فرمایا غسل دیکر دفن کردیں" ما ترک مجلس ابی حنیفه" کسی قیمت پر آپ نے حضرت امام صاحب کی مجلس کو نہیں چھوڑا۔ اس لئے تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ میں ان خوش نصیبوں میں سے ہوں کہ میری زندگی میں میرا شاگرد (امام ابو یوسفؒ) کمال کو پہنچ چکا ہے اور یہ پھر بعد میں ظاہر بھی ہوگیا۔

امام اعظمؒ کی صحبت کی برکات :

عرفات میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے امام ابو یوسفؒ کی ملاقات ہوئی ہارون الرشید کو امام ابو یوسفؒ نے کہا کہ امام مالکؒ میرے استاذ کی جا بے جا رد کرتے رہتے ہیں، ان سے کہدیں کہ مجھ سے مل لیں۔ حضرت امام مالکؒ نے کبر سنی کا عذر پیش کیا۔ حضرت امام ابو یوسفؒ نے ایک طالب علم سے کہا کہ آپ ان سے پوچھ لیں کہ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں "اَلـدَّالُ بِـالـدَّالِ وَالْـقَـافُ بِالْقَافِ " کہ نماز میں زیادۃ ہو جائے تو بعد السلام سجدے ہوتے ہیں اور اگر نقصان ہو جائے تو قبل السلام۔ حضرت امام ابو یوسفؒ نے اس کا جواب دیا" فما تقول لرجل وقعت له الصورتان "وہ انسان کیا کرے گا جس سے ایک رکعت میں اضافہ ہوا اور دوسرے میں کمی واقع ہوئی؟ حضرت امام مالکؒ

Marfat.com

یہاں بالکل خاموش ہوئے۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ حضرت امام ابوحنیفہؒ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اور آپ کی خدمت اور احترام کی برکات ہیں۔

والدین سے پہلے استاذ کے لئے دعا :

اور میں نے خود امام ابو یوسفؒ کی "امالی" میں دیکھا ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں "اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ قَبْلَ وَالِدَیَّ" میں اپنے والدین سے پہلے اپنے استاذ کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ والدین ظاہری اور جسمانی حقوق رکھتے ہیں، استاذ تو روح اور ایمان، علم اور آخرت کے حقوق رکھتا ہے۔

قہر استاذ :

شیخ سعدی صاحبؒ نے بھی اپنے فارسی کلام میں چند اشعار کہے ہیں ......

بادشاہے پسر بمکتب داد — لوحِ سیمیں در کنارش نہاد
بر سرِ لوح او نوشتہ بزر — کہ جورِ اُستاد بہ زمہر پدر

(ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو مکتب میں بھیجا اور چاندی کی تختی اس کی بغل میں دی، اس تختی پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا، استاد کا ظلم باپ کی محبت سے بہتر ہے)

جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے شہزادے کو بغل میں چاندی کی تختی دیکر مکتب بھیجا اور تختی کے سر پر سونے سے لکھا کہ استاذ کا قہر اور غصہ، اس کا مارنا پیٹنا اور غضب ناک ہونا شاگرد کے لئے ماں باپ کی محبت اور شفقت سے بہت زیادہ درجہ رکھتے ہیں۔ آسمان اور زمین کے درمیان والدین سے زیادہ کسی کے حقوق نہیں ہیں اور علماء وصلحاء جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی روح اور معانی کے علوم عطا فرمائے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ استاذ کا درجہ والدین سے بہت اعلیٰ اور بلند ہے۔ اس سے معلوم یہ ہوا کہ استاذ کی خدمت

Marfat.com

کرنا اوراس کی صحبت میں رہنا یہ بہت بڑا تحفہ ہے اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔

دیہاتی ماحول میں خدمتِ علم :

میرے بھائیواور عزیز طلباء! یہ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب جو آج حقانی بنے ہیں' انہوں نے اپنے استاذ مولانا عبدالحق کے لئے خودسپردگی کا مظاہر کیا ہے اور یہ ان کا بہت بڑا احسان ہے اوران کی یہ دینی خدمات اور یہ جامعہ ابوہریرہ ان کی بلند پایہ خدمات اورادب وخدمتِ شیخ کے ثمرات ہیں۔ کراچی جیسے شہر میں مدرسہ چلانا کوئی مشکل کام نہیں ہے، وہاں تو دولت کی ریل پیل ہے۔ درحقیقت مشکل کام سرحد میں دین کی خدمت کرنا ہے کیونکہ یہاں ماحول دیہاتی ہے، یہاں کے لوگ غریب اور نادار ہیں۔ مولانا حقانی صاحب کی تصنیفات، ان کی آواز، علم کی جلیل القدر خدمات ہیں، یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اوراحسان ہے۔

تفسیر زاہدی :

ہمیں ابھی ابھی ایک تفسیر ملی ہے جو" تفسیر زاھدی " کے نام سے موسوم ہے جسے ہم نے شائع بھی کردیا ہے اور مولانا حقانی صاحب سے تھوڑی دیر پہلے اس موضوع پر بات بھی ہوئی۔ ۹ شوال ۵۱۹ ھ میں درواز چت بخارا کا ایک شہر ہے، اس میں شیخ ابوالنصر احمد بن الحسن مفسر نے لکھی ہے۔

مخطوطات جمع کرنے کا شوق :

مجھے ایک زمانے سے یہ شوق ہے کہ پوری دنیا میں جاجا کر بزرگوں کے مخطوطات کو جمع کرتا رہتا ہوں۔ میرے ایک دوست جو بہت بڑے عالم دین ہیں، اکثر مزاحاً مجھ سے

Marfat.com

کہتے ہیں کہ مخطوطات جمع کرنا چھوڑ دو اور میں اس نیت سے جمع کرتا ہوں کہ انہیں شائع کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کر سکوں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ جو جس فن کے ساتھ محبت رکھتا ہے، جس راہ کے ساتھ عشق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے وہ راہ آسان فرما دیتے ہیں۔ بہرحال وہ تفسیر بہت مشکل ہے اور اس پر بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

کامیاب مدرسہ :

میں ذاتی طور پر درس و تدریس اور درسِ حدیث میں بے حد مصروف ہوں اور میں یہ رائے رکھتا ہوں اور میری نظر میں وہ مدرسہ کامیاب ہے جہاں مہتمم صاحب مشکل اور جلیل القدر کتب خود پڑھائے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ دارالعلومِ حقانیہ میں حدیث کی جلیل القدر کتب خود پڑھاتے تھے اور بلند پایہ مدرس تھے، مدرسہ کامیاب تھا۔ حضرت شیخ محمد یوسف بنوری بہت بڑے محقق مدرس تھے، مدرسہ کامیاب تھا۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہٗ فنون کے ماہر ہیں، مدرسہ کامیاب ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ صرف افتاء کے فرائض انجام دیتے تھے، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہٗ اور حضرت مولانا رفیع عثمانی" برادران نے مسند درس و تدریس سنبھالی اور کامیاب کر دی اور آج دارالعلومِ کراچی علم و عرفان کی بلندیوں پر جلوہ افروز ہے۔ بہرحال میری خواہش ہے کہ میں مذکورہ تفسیر مولانا حقانی صاحب کے حوالے کر دوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ مولانا حقانی صاحب اس کا حق ادا کر دیں گے۔

خدمتِ علم و دین کی برکتیں :

آج بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس صرف چندے کے مراکز ہیں جہاں

Marfat.com

دین کے نام پر لوگوں سے چندہ وصول کیا جاتا ہے اور اسے ہڑپ کر لیا جاتا ہے لیکن الحمدللہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اہل حق دین کے نام پر دین کو بلند کرتے ہیں اور دین کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کی دنیا روشن کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت سخی اور جواد ہیں۔ جو لوگ اللہ کے دین کا دفاع کرتے ہیں، دین کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کرتے ہیں، ہر ظالم اور باطل کا مقابلہ کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دنیا کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں دنیا خود بخود ان کے پیچھے بھاگتی پھرتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بن کے بندہ جو اسے دل سے صدا دیتا ہے
اس کا ہر کام خدا جلد بنا دیتا ہے
دین اس کی ہے فقط ایک ذریعہ انسان
دستِ انسان سے انسان کو خدا دیتا ہے

بہر حال وہ تفسیر زاہدی ہم نے شائع کر دی ہے اور چھپ کر منظر عام پر آ گئی ہے۔

خدا کی غیبی نصرتیں :

ہمارے پاس ایک آدمی دعا کے لئے تشریف لائے جنہیں کچھ مشکلات درپیش تھیں اور کہا کہ میرے لئے تفسیر زاہدی کے توسط سے دعا کر لیجئے۔ ہم نے دعا کر لی اور اللہ کے فضل سے ان کی مشکلات ختم ہو گئیں۔ وہ پھر تشریف لائے اور کہا کہ آپ کی دعا کی برکت سے میری مشکلات ختم ہو چکی ہیں لہٰذا اب مجھے خدمت کا کوئی موقع عنایت فرما دیں۔ میں نے ان سے کہا کہ بھائی یہ اتنا بڑا مدرسہ ہے، جو کچھ آپ سے ہو سکتا ہے اللہ کے دین کے لئے کر لیجئے۔ اس نے کہا کہ نہیں! مجھ سے کوئی ایسی خدمت لے لیجئے جس کا آپ پر بہت بوجھ ہو اور آپ کا بوجھ ہلکا ہو سکے۔ اس اللہ کے بندے نے پندرہ لاکھ روپے خرچ کر کے طلباء کے لئے ایک بڑا ہال تعمیر کروایا اور چھ لاکھ روپے کی لاگت سے تفسیر زاہدی

Marfat.com

شائع کروادی اور ساتھ یہ بھی عزم ظاہر کیا کہ تاحیات ان شاء اللہ مدرسہ کی جتنی خدمت مجھ سے لیں گے خلوص کے ساتھ کرتا رہوں گا۔

عملِ صالح کی برکات :

تفسیر زاہدی ۵۱۹ ھ میں لکھی جاچکی ہے اور اس کی موجودہ کتابت بادشاہ اورنگزیب کے زمانہ ۱۰۹۴ھ میں ہوئی ہے۔ میں آپ حضرات کے سامنے نیک عمل کا ایک ذریعہ بیان کررہا ہوں، توجہ سے سنیں۔ جب تفسیر شائع ہوئی اور ہم اسے مدرسہ لے آئے اور ایک کمرے میں رکھا۔ اب ہم اس سوچ و بچار میں لگے ہوئے تھے کہ کن کن علماء کو بھیجنا ہے۔ اس دوران میں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے مدرسہ سے باہر بنوری ٹاؤن تک ایک بہت بڑا باغ ہے جس میں ہری بھری گھاس اور بہت خوبصورت منظر ہے۔ اس باغ میں جگہ جگہ تخت لگے ہوئے ہیں اور ایک تخت سے دوسرے تخت تک بہت فاصلہ ہے۔

اورنگزیب سے خواب میں ملاقات :

اوران میں سے ایک تخت پر ایک بہت بڑی شخصیت تشریف فرما ہیں۔ میں جلدی جلدی ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس شخصیت کے سر پر تاج کی شکل میں ململ کی پگڑی ہے اور اس میں ایک بہت بڑا زمرد لگا ہوا ہے۔ ہاتھ بہت خوبصورت اور سفید ہیں اور آنکھیں موٹی موٹی ہیں۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے پوچھا حضرت! کیسے تشریف آوری ہوئی؟ فرمایا: آپ نے تفسیر زاہدی شائع کی ہے اور اس کی کتابت میں نے کرائی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ اورنگزیب بادشاہ ہیں؟ فرمایا: عوام مجھے اورنگزیب بادشاہ کہتے ہیں لیکن میں فقیروں کا بادشاہ ہوں۔ میں نے ان سے

Marfat.com

عرض کیا حضرت! یہ آپ کا اپنا مدرسہ ہے، آپ اندر تشریف لائیے۔ فرمایا: آپ خود ہی تو لوگوں سے یہ بیان کرتے رہتے ہیں کہ بادشاہوں کا آنا اچھا نہیں ہے پھر کیوں اندر بلا رہے ہو:

"اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا" (النمل: ۳۴)

(بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کرے اُس) میں داخل ہوا کرتے ہیں تو (اُن کا دستور ہے کہ) اُس کو خراب کرتے ہیں)

میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت! میں ابھی دو منٹ میں حاضر ہوتا ہوں، جلدی جلدی کمرے میں آیا اور تفسیر کی دونوں جلدیں میں بغل میں لیکر اُن کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور ان کی خدمت میں پیش کیں۔ جب نیند سے بیدار ہوا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کو قبول فرمالیا ہے۔ بھائیو! مفسر زاہدیؒ جب کتاب تصنیف فرمارہے تھے تو انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے پاکستان میں کوئی شائع کرے گا، اورنگزیب بادشاہ جب کتابت کرارہے تھے تو انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ چار سو سال بعد شائع ہو گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات ہیں۔ ہم اور آپ نے تو اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا ہے۔ دین کی سربلندی کے لئے دین کا ادب، علم کا ادب، اساتذہ کا ادب اور مدرسہ کا ادب ہم سب پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان ٹوٹی پھوٹی خدمات کو دونوں جہانوں میں ہمارے لئے عزت، مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بنادے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(ماہنامہ القاسم فروری ۲۰۰۴ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اکابر اور اساتذہ کرام کی مخلصانہ خدمات کی برکات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب کا خطاب

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب مدظلہٗ کراچی' محدثِ کبیر حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک' بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہٗ جہانگیرہ' کی معیت میں جامعہ ابو ہریرہ تشریف لائے۔ جامعہ کے عظیم اور وسیع کتب خانہ میں ذاتی دلچسپی لی۔ جامع مسجد عمار میں طلبہ سے خطاب فرمایا' موصوف کا قدوم جامعہ کے لئے میمنت لزوم ہے اور بیان خدام کے لئے تشجیع اور حوصلہ افزاء...... لیجئے ! قارئین بھی حظِ وافر اٹھائیں .... (ادارۃ القاسم)

قابلِ قدر بزرگو اور دوستو ! حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب الحمدللہ علم کے ایک بلند پایہ شہسوار ہیں اور ان کی ذات ہمارے لئے بہت سے نسبتوں کی وجہ سے باعثِ شرف اور باعثِ عزت ہے۔ مولانا حقانی صاحب نے میرے تعارف میں جو کلمات کہے، یہ ان کا حسنِ ظن ہے ورنہ ناچیز کی حیثیت ایک طالب علم کی ہے۔ ہمیں مولانا عبدالقیوم حقانی پر فخر ہے اور مولانا موصوف جو محنت دین کی ترقی اور اس کی عظمت کے لئے کر رہے ہیں، ہم آج یہاں ان کو ان کی خدمات پر مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ توحید اور سنت کا عظیم چشمہ جامعہ ابو ہریرہ کی صورت میں جاری فرمایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب جامعہ ابو ہریرہ کے پاس سے جی ٹی روڈ پر گزر ہوا اور

Marfat.com

بغیر کسی عذر کے جامعہ ابو ہریرہ میں حاضری نہ دی جائے تو یقیناً یہ ناشکری ہو گی۔ مولانا حقانی صاحب کا اکابرین علماء، صلحاء، مشائخ اور موجودہ و گزشتہ بزرگوں اور ہم جیسے دور افتادہ طالب علموں کے ساتھ تقریراً، تحریراً، علماً، عملاً جو تعلق قائم ہے وہ اپنی جگہ ان کے حسنِ ظن کا ایک عظیم باب ہے۔ ہم ان کے اِس حسنِ ظن کا کماحقہٗ شکر اور سپاس نہیں کر سکتے۔

جامعہ ابو ہریرہ حاضر ہو کر اور جامعہ کا تعلیمی پروگرام اور تربیتی انتظام دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہے۔ جامعہ ابو ہریرہ کیا ہے؟ الحمد للہ دار العلوم دیو بند کا نقشہ اور منظر ہے۔ جیسے ہی جامعہ میں داخل ہوا، اور در و دیوار پر نظر پڑی، تو دل خوش ہوا۔ جامعہ ابو ہریرہ کا قیام بزرگانِ دین کی دعاؤں اور ان کی خدمت کا ثمرہ ہے جو مولانا عبد القیوم حقانی نے حاصل کیا ہے۔ مولانا حقانی صاحب نے علاقے کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جو مخلصانہ خدمت کی ہے، اُسی خدمت اور ان کی دعاؤں کی بدولت اللہ رب العزت نے اِن کو حسنِ عمل کے اس میدانِ کارزار سے نوازا ہے۔

اس میں ہم سب کے لئے پند اور نصیحت ہے کہ جیسے ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ انسان دو چیزوں کا نام ہے، جسم اور روح۔ جسم ظاہری صورت رکھتا ہے جبکہ روح کی کوئی شکل نہیں ہے، روح دکھائی نہیں دیتی۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی روح پر موقوف ہے۔ روح جب نکل جائے تو اگر بادشاہ ہے تو بھی قبر میں جائے اور اگر فقیر ہے تو وہ بھی مٹی میں دفن ہوگا، اگر نبی ہے، ولی ہے ...... الغرض جو بھی ہے، روح نکل جانے کے بعد وہ دنیا میں مزید نہیں ٹھہر سکتا اور اس کو مٹی میں جانا ہوگا۔ اسی طرح ان اعمال اور علوم کے لئے اصل نسبت اور روح وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور بزرگانِ دین کی اتباع ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اکابرینِ دیو بند میں سے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں دین کی بہت خدمت کی ہے۔

Marfat.com

درس وتدریس، وعظ ونصیحت اور رُشد وہدایت کے ساتھ ساتھ انہوں نے سینکڑوں بلند پایہ کتب بھی تصنیف کیں۔ ان سے ان کے ایک شاگرد نے پوچھا کہ حضرت! کیا آپ نے زمانہ طالب علمی میں بہت زیادہ محنت کی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم اور عمل میں بے مثال برکت عطا فرمائی ہے؟ حضرت تھانویؒ نے جواب میں فرمایا: میں نے پڑھتے وقت کوئی خاص محنت نہیں کی، البتہ مشائخ اور اساتذۂ کرام کا احترام کرتا تھا اور ان کی دعائیں حاصل کیا کرتا تھا۔

امام ابو یوسفؒ جو ہمارے مذہب کے دوسرے امام ہیں۔ کتاب ابن الجوزی کے باب ذکر العلماء میں درج ہے کہ اس بات پر تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں حافظ الحدیث تھے بلکہ ان کے متعلق لکھا گیا ہے کہ امام ابو یوسفؒ ایک مجلس میں ساٹھ احادیث سنداً اور متناً سن لیتے تھے اور پھر فوراً لفظ بہ لفظ سنا دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قدر بہترین ملکہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت امام ابو یوسفؒ پر بلادِ عرب کے ایک مشہور عالم استاذ الاساتذہ شیخ زاہد الکوثری نے ''حسن التقاضی فی سیرۃ الامام ابی یوسف القاضی'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں :

كَانَ اَبُوْيُوْسُفَ عَظِيْمُ الْبِرِّ وَ قَبِيلَ الْاَجْلَالِ لِشَيْخَيْنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَلِذٰلِكَ نَالَ بَرَكَتَنَا '' کہ امام ابو یوسفؒ نے اپنے دو اساتذہ امام ابو حنیفہؒ اور امام عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کا بہت ادب اور احترام کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے علم میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی۔ الحمد للہ میں دیکھ رہا ہوں کہ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب (جامعہ عثمانیہ پشاور) مولانا قاری محمد عمر علی صاحب (جامعہ تحسین القرآن حکیم آباد نوشہرہ) اور حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب دین کی بہترین خدمت کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے اکابر اور مشائخ کے نیک اور صحیح نیت

Marfat.com

اوران کی کامل صحبت کی برکت ہے۔

ناچیز سے بھی اللہ تعالیٰ کراچی میں دین کی ٹوٹی پھوٹی خدمت لے رہا ہے۔اس کی وجہ بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے استاذ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم ،حضرت مولانا لطف اللہ صاحبؒ اور کراچی کے دیگر اساتذہ کرام کی دعائیں اوران کی نسبت الحمدللہ ہمیں حاصل ہے۔اب بھی جب کبھی مدرسہ میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں دعا کرتا ہوں یا اللہ! یہ مدرسہ یہ دین کے باغ و بہار تو ہمارے اساتذہ کی وجہ سے ہے، یہ ان کی برکت اور دعائیں ہیں، ہم تو ان کے مزدور اور کارندے ہیں' اگر ہماری نیتوں میں کوئی فرق نہیں ہے تو ہماری مشکل آسان فرمادے۔یقین جانیئے کہ دس بیس منٹ یا گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد وہ مشکل ختم ہوجاتی ہے۔

محترم طلباء ! میں ایک بار پھر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو ان کے عظیم دینی اور علمی خدمات پر خراجِ تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اللہ کرے کہ ان کا لگایا ہوا یہ گلشن جامعہ ابوہریرہ ہمیشہ شاد و آباد رہے۔ان ہی چند کلمات پر اکتفا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ تمام حاضرین کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

(ماہنامہ القاسم/ ربیع الثانی' جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ/ جون' جولائی ۲۰۰۲ء)

Marfat.com

بابِ سوم

تعارف و تبصرۂ کتب

Marfat.com

تیسری کتاب ''شرح شمائل ترمذی'' ہے۔ یہ مبسوط اور کافی حد تک تمام قدیم شروحات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان دو ضخیم جلدوں میں شمائل ترمذی کی شرح بڑی آب و تاب کے ساتھ مکمل کی گئی ہے۔ بعض ابحاث جو غیر معمولی ضرورت کی آئینہ دار تھیں، ان سے باکمال تعرض کیا گیا ہے۔ وقتاً فوقتاً احادیث کی قیمتی ابحاث کو علمی لطائف اور وقتی ظرائف سے آراستہ کیا گیا ہے۔ نیز عربی، فارسی اور اردو کے حسب ضرورت شعر و سخن سے ایسی خدمت لی گئی ہے کہ بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ شعر اس مضمون کا تکملہ اور بہترین تتمہ ہے۔ قدیم و جدید ابحاث کو اس طرز سے بکھیرا گیا ہے کہ میدان موتیوں کے منتشر آبداروں سے مزین کر دیا گیا ہے اور کتاب کی ہر بحث گرانی کے بجائے آسانیوں کی حامل ہے اور ہر مبحث ختم ہونے سے پہلے دوسرا مبحث دیکھنے کے لئے اشتیاق اور رغبت بڑھتی ہے، بقول ڈاکٹر عارفی مرحوم کے ....

یہاں تک بڑھ گئے وارفتگی شوق کے نظارے
حجاباتِ نظر سے پھوٹ نکلا حسن جانانہ

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان

Marfat.com

شرح شمائل ترمذی' تذکرۂ روایانِ شمائل ترمذی

مہتابِ نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں

ہر تین کتابیں ایک ہی منہج کے مختلف اطراف اور ضرورتِ علم کی جلیل القدر اور خوش آئند خدمت ہیں ....

عبار اتنا شتیٰ و حسنک واحد

و کل ذلک الی الحسن یشیر

(ہماری تعبیرات مختلف ہیں اور تیرا حسن تو ایک ہے' مگر ہماری تمام تعبیرات کا محور تمہارا حسن ہے)

حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ائمۂ حدیث اور ان کی خدماتِ حدیث سے نبوت اور رسالت کی نیابت کا وہ عظیم کام لیا اور قیامت تک لیا جاتا رہے گا، جن کے فوائد اور برکات سمندروں کی امواج سے اور آسمانوں کے نجوم اور ابراج سے زیادہ واضح اور بیش بہا ہیں۔ محدثین کی جماعت میں امامِ ترمذیؒ سرِ فہرست ہیں۔ آپ منزلت کے اعتبار سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے شاگرد ہیں، گو سلاسل اسانید میں ہر دونوں مشائخ کے بہت بعد میں واقع ہوئے ہیں' لیکن ''الجامع السنن'' کی جامعیت اور مانعیت' افادیت اور آفاقیت حکمِ تکوینی کے تحت کچھ اس شان سے واقع ہے کہ ان فضائل اور برکات میں آپ اپنے پیش رو آباءِ علم پر بھی سبقت لے گئے۔

''الجامع السنن'' درحقیقت تین کتابیں ہیں۔ پہلا حصہ احادیث' احکام و مسائل

Marfat.com

اور دیگر ضروریاتِ دین پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ علل کا ہے جو بجائے خود علمِ حدیث کا گراں قدر شعبہ ہے اور تیسرا حصہ شمائل ہے۔ یہ چار سو (۴۰۰) احادیث پر مشتمل اور باون (۵۲) ابواب پر محیط ہے۔ زمانہ قدیم سے حضرات محدثین اس کا باقاعدہ درس دیتے ہیں اور مستقل شروح اور علیحدہ تحقیقات کا اہتمام فرماتے ہیں۔ چنانچہ ''قاضی عیاض کی شرح شمائل'' اور ''علامہ القاری کی شرح الشمائل'' زیادہ مشہور اور تقریباً متداول ہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ: ''میں نے بھی شرح ترمذی لکھی ہے''۔

حافظ ابن قیمؒ نے تہذیب السنن شرح ابی داؤد کے اندر بعض اور قدماءِ محدثین کے شروح شمائل سے تعرض کیا ہے۔ ہندوستان کے دورِ آخر کے مشہور محدث شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ سہارنپوری ثم مہاجر المدنی والمتوفی بھانے میں زبانِ اردو میں وقت کی ضرورت پر مشتمل اور صرف احکام اور مسائل پر مشتمل ایک مبسوط اور کافی حد تک جامع اور منضبط شرح لکھی ہے، جو ان کے لائق فائق خلفاء اور تلامیذ بالخصوص ہمارے خواجہ تاش مولانا محمد یحییٰ مدنی دامت برکاتہم کے توسط سے ہر خاص و عام کو بالخصوص دورۂ حدیث کے طلبہ کو اہلِ حق کے اکثر مدارس کو بڑے اہتمام سے پہنچائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعی قبول فرمائیں۔

حال ہی میں ہمارے بزرگ دوست، دنیائے صحافت کے شہسوار، علم و تحقیق کے روشن مینار حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے شرح شمائل کے تینوں اطراف پر غیر معمولی فاضلانہ قلم کی جولانیاں دکھائیں ہیں۔

اس کا ایک حصہ جو کہ عطر العطار اور خلاصۃ الخلاصہ ہے ''ماہتابِ نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں'' ہے۔ اس میں بھی احکام اور مسائل اپنے معتدبہ بزرگوں کے معمولات اور دستاویزات کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں، جہاں کہیں بھی بے احتیاطی یا بے راہ روی کا

Marfat.com

اندیشہ تھا، وہاں اس کا بھرپور مداوا کیا گیا ہے۔ نیز کتاب اسم بامسمّٰی ہے۔ چاند کی چاندنی اور اس کی چمک دمک کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا گیا۔

دوسری کتاب ''روایانِ حدیث شمائل'' ہے۔ اس کتاب میں راویانِ حدیث جو کہ شمائل ترمذی میں ذکر ہوئے ہیں، ان پر محدثانہ نقد و نظر ہے۔ یہ کہیں مختصر اور کہیں مفصل ہے۔ تحریر کی حد تک ایک ضرورت پوری کر دی گئی ہے۔ ولتحقیق میدان آخر۔

یہ حصہ اس لئے زیادہ کارآمد ہے کہ عام طور پر حضرات محدثین ترمذی یا دیگر کتب میں انہی کی نقل اور ایراد کو کافی سمجھ کر جرح و تعدیل سے صرفِ نظر فرما دیتے ہیں جو کہ امام ترمذی وغیرہ محدثین کا مقام اور علم کا عین ادب اور مقتضائے ضرورت ہے، مگر بعض اوقات نت نئے فتنوں کے دندان کھٹے کرنے کے لئے طلبہ کو اسلحہ مہیا کرنے کے بجائے وہ تہی دست رہ جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جمال الدین کی ''تہذیب الکمال'' خزرجی کا ''خلاصہ'' اور شمس الدین ذہبی کی ''میزان الاعتدال'' اور حافظ ابن حجر کی ''لسان اور تہذیب یا تقریب'' وغیرہ خزائن اور اُمہات اس فن کی ضروریات پوری کر چکی ہیں لیکن ان تک پہنچنا ہر کس اور ناکس کا کام نہیں ہے ورنہ عقیلی کی ''ضعفاء'' ابن ابی حاتم کی ''علل'' اور ابوزرعہؒ کی ''کتاب الجرح والتعدیل'' یا ابوالولید مالکیؒ کی ''جرح و تعدیل'' اور خود ''امام بخاریؒ کی تاریخ صغیر و کبیر'' ابن شاہین اور حلیمی کے معالج اور ذہبی کی ''سیر الاعلام'' اور ''تاریخ اسلام'' جو کہ ساٹھ (۶۰) جلدوں سے متجاوز ہے۔ بحمد اللہ آج کل دستیاب ہیں، ان تک پہنچنا بھی تحقیق رجال کی ضرورت تھی، مگر ''وکم حسرات فی بطون المقابر''۔

بہر حال حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی نے ان تمام بحور سے، ان مقتدر صحراؤں سے اور وادیانِ پُرخار سے بکمال خوشہ چینی فرمائی، حق تعالیٰ ان کی یہ کوشش قبول فرمائیں اور طالبانِ صدق و وفا کو اس سے متمتع ہونے کی ہمت اور توفیق نصیب فرمائے۔

Marfat.com

تیسری کتاب ''شرح شمائل ترمذی'' ہے۔ یہ مبسوط اور کافی حد تک تمام قدیم شروحات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ان دو ضخیم جلدوں میں شمائل ترمذی کی شرح بڑی آب و تاب کے ساتھ مکمل کی گئی ہے۔ بعض ابحاث جو غیر معمولی ضرورت کی آئینہ دار تھیں' ان سے باکمال تعرض کیا گیا ہے۔ وقتاً فوقتاً احادیث کی قیمتی ابحاث کو علمی لطائف اور دقیق ظرائف سے آراستہ کیا گیا ہے۔ نیز عربی، فارسی اور اردو کے حسبِ ضرورت شعروسخن سے ایسی خدمت لی گئی ہے کہ بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ شعراس مضمون کا تکملہ او ربہترین تتمہ ہے۔قدیم و جدید ابحاث کو اس طرز سے بکھیرا گیا ہے کہ میدان موتیوں کے منتشر آبداروں سے مزین کردیا گیا ہے اور کتاب کی ہر بحث گرانی کے بجائے آسانیوں کی حامل ہے اور ہر مبحث ختم ہونے سے پہلے دوسرا مبحث دیکھنے کے لئے اشتیاق اور رغبت بڑھتی ہے، بقول ڈاکٹر عارفی مرحوم کے ....

یہاں تک بڑھ گئے وارفتگی شوق کے نظارے
حجاباتِ نظر سے پھوٹ نکلا حسن جانانہ

حق تعالیٰ ان مقتدر دینی' علمی اور تحقیقی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان بیش بہا کتابوں سے رہتی دنیا تک اُمتِ مرحومہ کو مستفید اور مستنیر ہونے کی توفیق ارزانی فرمائیں' اور حقانی مؤلف کے لئے ربّ العزت ان کوششوں کو زیادتِ ترقیات' قبولیتِ اعمال اور ہر میدان میں فتح مبین اور نصرتِ قریبہ کے ساتھ ساتھ آخرت میں عظیم درجات اور بے پناہ اجر وثواب اور شفاعت شافعِ محشر ﷺ اور جنت الفردوس پہنچنے کا سببِ عظیم بنائے۔

(ماہنامہ الاحسن' ذی القعدہ' ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ)

Marfat.com

سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ

حق تعالیٰ نے قرآنِ کریم جو رہتی دُنیا کی ہدایت کے لئے کافی وشافی خزانہ نازل فرمایا ہے اور اسے قیامت تک کے لئے ہر طرح کی تحریف اور دخل اندازیوں سے محفوظ فرمایا ہے: ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ''۔اس کے حق میں اس کی ہیبت اور جلال اور ہر زمانے کے لئے ہر مرض کی دوا اور شفائے مبین کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کا ایسا وعدہ فرمایا ہے جن کے کرشمہ ہائے اعجاز میں سے قرآن وسنت بلکہ اس کی خدمت کا شرف حاصل کرنے والے علماء اور اخیار کو بھی محفوظ فرمایا ہے۔گویا احادیثِ نبوی ﷺ کی حفاظت' قرآن کے تفسیری نقوش کی حفاظت ہے۔تو اجتہاد اور فقہ اور اس کے حاملین کی حفاظت معانی ومصداق کی حفاظت ہے۔عربی قوائد کے لئے صَرف ونحو' عروض ومنطق' ادب اور اُصول کے علماء تک محفوظ فرمائے گئے اور یہ سب حفاظت خداوندی کے وعدے اور عہد کی اعجازی قدرت ہے کہ پندرہ سو سال گزرنے کے باوجود عہد قرآن سے لے کر آج تک اور ان شاء اللہ قیامت تک حضرات مفسرین' محدثین' فقہاء اور مجتہدین اور دین سے تعلق رکھنے والے اور دین کی اخلاص سے خدمت کرنے والے بھی محفوظ فرمائے گئے۔

ہنوز آں ابر رحمت دُر فشان است
مہ و میخانہ و مہر نشان است

علم الرجال جو علومِ دینیہ اور خاص کر علمِ حدیث کی میزان بلکہ اساسی علم سمجھا جاتا

Marfat.com

ہے، رجال اور رواۃ کے تراجم اور گوناگوں اطراف حیات ہی پر مشتمل ہے۔ مشہور زمانہ حافظ اور متقن، بصارو نظار حنفی عالم قاسم ابن قطلوبغا نے تاج التراجم اس شان اور دھج سے لکھی کہ بڑے بڑے محدثین اور مؤرخین نے بعد میں ان سے خوشہ چینی کی۔ ابو نعیم اصفہانی کی کتاب ''حلیۃ الاولیاء'' اور تاش کبریٰ زادہ کی ''الشقائق النعمانیہ فی تراجم دولۃ عثمانیہ'' جیسی معرکۃ الآراء کتب جس نے زمانہ علم اور تحقیق کائنات سے محاسنِ رجال کی داد لی ہے۔

ہمارے پیش نظر برادر بزرگ، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کی شاہکار کتاب ''سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ'' ہے۔ ہمارے سلفِ صالحین کے طرز و نہج پر مولانا کی متعدد قیمتی اور بیش بہا کتابیں منصۂ شہود پر آچکی ہیں اور تقریباً ہر کتاب مطلوبہ اثرات و برکات میں تیر بہدف اور تریاق برائے سوختۂ عقرب ثابت ہوئی ہے۔ یہ کتاب تو مولانا نے اپنے شیخ اور مربی، وقت کے مقتدر استادِ حدیث، زمانے کے مسلم محدث اور اپنے اندر ہشتِ جہت، خصالِ حمیدہ منوانے والے علم و عمل کے شہسوار حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی زندگی جو حقیقت میں حدیث و محدث کی نشاۃِ ثانیہ زندگی کی ترجمان ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو شباب تعلیم و تربیت میں پاکستان کے دارالعلوم دیوبند کے بانی اور روحِ رواں، زمانے کے شیخ المحدثین اور علم و عمل کے ساتھ آراستہ پیراستہ اخلاقِ جمیلہ سے متصف مرشدِ وقت اور شیخ زمانہ کی صحبت گوہر بار ملی جس نے مولانا کے قلم میں روانی، مضمون میں گھن گرج اور تحریر میں تحقیق و صداقت جیسی دولتِ بیضاء پیدا فرمائی۔

حضرتِ اقدس مولانا عبدالحق صاحبؒ کی صحبت کا شرف اس عاجز و فقیر کو بھی

Marfat.com

حاصل ہوا ہے۔ غالباً ۱۹۷۹ء کے آس پاس آنکھوں کے علاج کے سلسلے میں حضرت جناح ہسپتال میں زیرِ علاج تھے، استاذِ گرامی حضرت مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم اور ان کے بڑے بھائی ہمارے بزرگ حاجی سیف الرحمٰن صاحب مرحوم ومغفور عیادت کے لئے تشریف لائے تھے۔ یہ دونوں حضرات روزانہ صبح جناح ہسپتال حضرت کی خدمت میں جاتے اور شام کو ان کو لینے کے لئے یہ عاجز درماندہ جاتا اور رات یہ دونوں بزرگ احسن العلوم آ کر گزارتے تھے۔ ایک دن حضرت الاستاذ کے حکم پر اس عاجز نے حضرت شیخ الحدیث کے قریب ہو کر احسن العلوم کی تعمیر وتعلیم کی برکات اور سہولت کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ حضرت والا نے کرم بالائے کرم فرماتے ہوئے بہت طویل اور دلوں کو موم کرنے والی اور عرش سے اپنا مقام منوانے والی دُعا فرمائی۔ وہ دن ہوا اور آج کا دن کہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ عربیہ احسن العلوم اور اس کے تمام شئون اور شعبوں میں غیر معمولی آسانی اور خصوصی برکات کا ظہور فرمایا ہے۔

اس عاجز کو طالب علمی کے زمانے میں ایشیا کے مقتدر ادارے جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاون میں غیر معمولی قبض اور عارضۂ شکم کی شکایت رہتی، ایک دن اکوڑہ خٹک حاضری پر حضرت شیخ الحدیثؒ کے کاشانۂ مبارک پر جب ملنے حاضر ہوا تو حضرت والا نے چائے پیش کی اور میری درخواست پر حضرتؒ نے اس پر کلماتِ مبارکہ پڑھ کر دم فرمایا۔ چنانچہ وہ تکلیف ہمیشہ کے لئے رفع ہوگئی۔ مزید یہ کہ جمیع علوم وفنون میں یہاں تک کہ وہ تمام پاک اعمال، وظائف جو دم درود میں اساس کی حیثیت رکھتے ہیں، حضرتِ والاؒ نے ان سب میں اس عاجز کو اجازت مرحمت فرمائی۔ ان دو واقعات کے علاوہ بھی سینکڑوں مشاہدات ہیں جو حضرت کی مبارک زندگی کی یاد دلاتے رہیں گے۔ کسی مست نے صحیح کہا ہے ......

Marfat.com

ہر اِک باغ میں جا کر ہر اِک پھول دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

جب ہم جیسے دور افتادہ اور پسماندہ کو حضرتِ والاؒ کے وجودِ مسعود سے اتنا فیض ہوا ہے تو مولانا عبدالقیوم حقانی جو حضرت کے پیرانہ سالی اور کبرسنی کے مبارک ادوار کے ضبط اور ربط کرنے والوں میں سے سب سے ممتاز اور منفرد مقام رکھتے ہیں، ان کے فیضیات ہونے اور دُعائیں لینے کا کیا کہنا ہے، یوں کہا جائے گا ....

مزے لوٹو کلیم اب بن پڑی ہے
بڑی اونچی جگہ قسمت لڑی ہے

مولانا نے جس سج دھج اور شوکت و ہیبت سے حضرت شیخ الحدیثؒ کی زندگی کے اطراف و اکناف اور بے مثال واقعات اور بیش بہا خزائن جمع فرمائے ہیں وہ کتاب کے ہر ورق سے ثابت اور ظاہر و باہر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ حضرت مولانا کی تحریر و تحقیق کی جولانیوں سے یہ شکوہ برمحل ہوگا کہ انہوں نے حضرت شیخ الحدیثؒ کی تاریخِ ولادت یا سنِ اوائل کے بارے میں رساں پہلو اختیار نہیں فرمایا ہے، کیونکہ حضرتِ اقدس استاذِ محترم مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم جو زعیم ملت حضرت مولانا سمیع الحق و برادرن کے سگے ماموں ہیں اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے زمانہ طالب علمی کے ساتھی ہیں بلکہ بعض کتب میں دارالعلوم دیوبند میں شریکِ اسباق رہے ہیں' ان کا فرمان ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کا سنِ پیدائش ۱۹۱۴ء ہر اعتبار سے غلط اور نامناسب ہے۔ نہ جانے کس تحریر کے نشیب و فراز نے سلطانِ صحافت کے قلم سے یہ شذرہ جو باعثِ تعجب اور تحیر ہے صادر کرایا۔

نیز علاقہ چھچھ کے مشہور عالم حضرت مولانا عبدالغنی صاحب جن کا اپنا سنِ پیدائش ۱۹۰۷ء ہے وہ فرماتے ہیں کہ اکوڑہ والے مولانا عبدالحق صاحبؒ مجھ سے تھوڑے بڑے تھے،

Marfat.com

یہی بات خود مجھے امام التاریخ والادب حضرت مولانا لطف اللہ صاحب جہانگیروی مرحوم و مغفور سے یاد ہے، اور وہ فرماتے تھے کہ مولانا عبدالحق صاحب مجھ سے تھوڑے چھوٹے ہیں جبکہ حضرت الاستاذ حضرت مولانا لطف اللہ صاحب کا سنِ پیدائش ۱۹۰۶ء ہے۔ ان قرائن و ذرائع کے پیش نظر حضرت شیخ الحدیثؒ کا سنِ پیدائش ۱۹۱۴ء بظاہر غلط اور تحقیق سے دور معلوم ہو رہا ہے۔

برادرِ بزرگ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم حضرت الاستاذ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم سے خود ملاقات کر کے اس کو درست فرما سکتے ہیں۔ اس شکوے کا تعلق موجودہ زیرِ تبصرہ کتاب سے نہیں بلکہ اس سے قبل جہاں جہاں حضرت شیخ الحدیثؒ کی ولادت ذکر ہوئی ہے اس سے متعلق ہے۔ موجودہ سوانح اور تذکرہ میں اس کا ذکر اور تحقیق مناسب تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(الاحسن، جمادی الاخریٰ ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

جمالِ یوسف

(تذکرہ وسوانح حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ)

جمالِ یوسف محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا تذکرہ وسوانح ''برادرِ بزرگ، مصنف العصر، اکابر و اسلاف کی صلاحیتوں کے شناور و شناسا، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ'' کی شاہکار کتاب منصۂ شہود پر آ چکی ہے۔ حضرت مولانا کے قلم سے ''محدث العصر استاذِ گرامی قدر حضرتِ اقدس مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم ومغفور'' کا تذکرہ اور سوانح ایک مثالی اور یادگار کارنامہ ہے۔

''حضرتِ اقدس حضرت الاستاذ'' سادات خاندان کے خانوادہ تھے، مگران کے جوہرِ علم امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کی نگاہِ رسا اور صحبتِ بیضاء سے مزید چمکے اور ایسے بیش بہا ہوئے کہ عرب وعجم میں اپنے استاذ امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے علوم وکمالات کے ایسے منفرد ''امین اور محافظ'' ثابت ہوئے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے بڑے تلامذہ جیسے مہتمم دارالعلوم دیوبند ''حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب'' نے آپ کی اس جلیل القدر نسبت اور شیخ کے ساتھ دیدنی وابستگی اور اپنے شیخ کے علوم وکمالات میں فنائیت اور ان کے علوم اور دارالعلوم دیوبند کے تعارف اور دنیائے مصر میں ظہور اور پذیرائی کو آپ کے سر ''سہرہ'' مانا ہے۔ (ملاحظہ ہو ''تاریخ دارالعلوم دیوبند'')

حضرت الاستاذ حضرت بنوریؒ کے بارے میں ''حضرت امام العصر حضرت شاہ

Marfat.com

صاحبؒ کے مشہور شاگرد ''حضرت مولانا عتیق الرحمٰن دہلوی'' نے لکھا ہے کہ : علماء دو قسم کے ہوتے ہیں :

(۱) بعض وہ جن کا تعارف کیا جاتا ہے اور پھر پہچانے جاتے ہیں ......۔

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

(جب تک ایک آدمی باتیں نہ کرے تو اس کا عیب اور ہُنر چھپا رہتا ہے)

(۲) جبکہ دوسرے قسم کے حضرات کے دیکھنے سے ہی علم و جلال دین کی عظمت و کمال اور اسلامی محاسن کا ایک پُر ہجوم نظارہ ان کے وجود سے ہی ہو جاتا ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا بنوری مرحوم و مغفور اس دوسرے قبیل کے علماء میں سے تھے ......۔

ز فرش تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم

کرشمۂ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ نے ''بنوری نسبت علماء اور طبقات'' پر احسانِ عظیم فرمایا کہ انہوں نے ''حضرتِ اقدس استاذ بنوریؒ '' کی جامع اور حسین حیات کو علم کے اوراق میں دفینوں سے نکال کر ''خزینوں اور گنجینوں'' کے گراں قدر بازار میں لے آئے۔

اللہ تعالیٰ نے کچھ حضرات کو یہ توفیقِ رفیق فرمائی ہے کہ وہ اس قسم کے ''بیش بہا رجال'' کی قدر و منزلت منوانے کے لئے اپنے ''جوہرِ تحریر اور شوکت تحقیق'' سے ان کی دل آویز زندگیوں کو ''منور اور معطر'' دکھاتے ہیں۔

اس کتاب میں حضرت بنوریؒ کے بارے میں جملہ احوال اور تراجم ''مقالات اور مسودات'' سے لئے گئے ہیں، اس لئے امام العصرؒ کے عظیم شاگرد جو حضرت بنوریؒ سے ایک سال پہلے حضرت شاہ صاحبؒ سے دورۂ حدیث کر کے اعلیٰ نمبروں سے دارالعلوم دیوبند

Marfat.com

سے فارغ ہوئے تھے اور حضرت بنوریؒ کے ''بناء مدرسہ اور زمانہ تدریس کے یارِ غار اور یارِ غربت حضرت الاستاذ مولانا لطف اللہ صاحبؒ کو سابقہ تحریرات کے پیشِ نظر پشاوری لکھا' ورنہ الحمد للہ علم کی کائنات میں جہانگیرہ پشاور سے کم نہیں۔ کسی دور افتادہ اور دور دراز علاقہ کے مؤرخ کو ایسا لکھنا از روئے عذر جائز ہے، مگر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ تو جہانگیرہ اور اکوڑہ کی مسافت روز ملاحظہ فرماتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ حضرت مولانا لطف اللہ صاحبؒ کے فرزندِ ارجمند حضرت مولانا ہدایت اللہ صاحب مرحوم ومغفور کے مضامین کو ''بیّنات'' میں شائع کرتے وقت لکھا گیا ہے۔ بہرحال پشاوری یا جہانگیروی دونوں سے تعارف ہو چکا ہے۔ ''**تلک حاجة فی نفس یعقوب قضاها**''۔

حضرت مولانا نے ''جمالِ یوسف'' میں حضرت بنوریؒ کے علوم اور شرح حدیث کے بعض گراں قدر اور علمی مقامات بڑی توجہ سے واضح فرمائے ہیں۔ گویا یہ صرف ایک تاریخی دستاویز نہیں بلکہ حدیثی اور تحقیقی اقدام ہے۔ مثلاً ''علومِ انور شاہؒ کے شارح'' کے عنوان سے صفحہ ۲۰۸ حضرت بنوریؒ کی معرکۃ الآراء کتاب ''معارف السنن' شرح ترمذی'' سے جو عبارات نقل فرمائی اور جس حسین پیرائے میں اس کا ترجمہ اور اس کے اہداف متعین کئے وہ ایک علمی اقدام ہے۔ باقی حدیث ''**فیحض نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم**'' صفحہ ۲۱۳ پر ''**نفس توجیه باحسن وجوه**'' نقل فرما کر مسئلہ دعا اہلِ علم کے لئے جون کا توں چھوڑ دیا گیا، کیونکہ ''**لکل مقام مقام**'' زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال حضرت الاستاذ حضرت بنوریؒ پر لکھی جانے والی کتب میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ کی یہ تصنیف ''جمالِ یوسف'' جمالِ کتب ہے۔ حضرت الاستاذ حضرت بنوریؒ اوائل میں ''جمعیت علماءِ اسلام'' صوبہ سرحد کے امیر رہے ہیں۔ غالباً خان عبدالقیوم

Marfat.com

خان کے دور میں سیاسیات کی وجہ سے ہری پور جیل میں نظر بند رہے ہیں۔اس وقت ان کے استاذ''شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ'' نے ان کو تسلی و تشفی کا خط لکھا ہے کہ''یوسف میں ایک کمی تھی یعنی جیل جانا سو وہ بھی پوری ہوگئی''۔

مولانا کی کتاب'' جمالِ یوسف حضرت بنوری کے کمال و جمال اور شانِ جمال کو کیفِ جلالی پر ترجیح کا آئینہ دار ہے۔جو وسعت رحمتی غضبی کے پیش نظر بہت ہی موزون اور دل و دماغ کو مسرور کرنے والی ہے۔حق تعالیٰ یہ قیمتی کتب اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمارے بزرگوں کے لئے بہترین ایصالِ ثواب اور حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے لئے دونوں جہانوں کا سرمایۂ عظیم ثابت فرمائے۔(آمین)

(الاحسن، جمادی الاخریٰ ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

تذکرۃ المصنّفین المعروف بہ تراجم العلماء

تذکرۃ المصنّفین کی ترتیبِ جدید، کمپوزنگ، تصحیح اور طباعت والدی الکریم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ کی سرپرستی میں ہوئی۔ مولانا حقانی نے اس کا عالمانہ فاضلانہ پیش لفظ لکھا۔ پھر القاسم اکیڈمی نے اسے شائع کرایا۔ حضرت الشیخ کا یہ تبصرہ بھی گویا حعزٍ۔ نات و مطبوعات پر تبصرہ ہے اس لئے شریکِ اشاعت ہے ...... (م ق)

تذکرۃ المصنّفین حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم محمد عثمان القاسمی فاضل دیوبند کے لائق فائق صاحبزادے حضرت مولانا محمد امداد اللہ قاسمی مدظلہٗ کے زیرِ اہتمام اور زیرِ نگرانی افادۂ عام و خاص ہو رہی ہے۔ یہ کتاب مشہورِ زمانہ فقیہ اور مفتی مولانا مفتی محمد عمر صاحب کے صاحبزادے مفتی محمد عثمان صاحب فاضل دیوبند نے جمع کی۔ مفتی محمد عثمان صاحب علاقہ چھچھ کے باشندے ہیں اور دیوبندی مکتبۂ فکر کے محقق عالم اور مانے ہوئے استاذ ہیں، لیکن تصنیف جس سج دھج سے کی گئی مولانا کی زندگی میں شائد بہت کم لوگوں کو ان کی غزارتِ علمی اور وسعت اطلاع کی معتدبہ اطلاع ہو۔ کسی نے سچ کہا ہے ......

مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

البتہ مفتی محمد عثمان مرحوم کے والد مفتی محمد عمر صاحب مشہورِ زمانہ منطقی مولانا قطب الدین غُر غشتویؒ کے پائے کے مناظر اور حضرت الشیخ مولانا عبدالغنی صاحب جلالیہ والے کے والد بزرگوار حضرت مولانا سعد الدین صاحبؒ کے پائے کے مناظر اور مدرس جانے جاتے تھے۔ واضح رہے کہ مولانا سعد الدین صاحب محشی بخاری مولانا احمد علی سہارنپوریؒ اور امام الہند مولانا عبدالحئی لکھنویؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے براہِ راست اور لائق شاگردوں میں سے تھے۔ ان کے علمی لطائف وظرائف استاذِ گرامی قدر

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم کو خوب یاد ہیں۔ غالباً مولانا عبدالغنی صاحب کی دوسری شادی جو حضرت مولانا مفتی محمد عمر صاحب کی صاحبزادی اور صاحبِ تالیف حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب کی ہمشیرہ سے طے پارہی تھی، نکاح کا وقت تھا، متعاقدین کے تعارف میں اب کا ذکر ساتھ ہو یا نہ ہو اس موضوع پر حضرت مولانا سعد الدین اور حضرت مفتی محمد عمر کی بالمشافہ گفتگو نے مناظرانہ رنگ اختیار کیا۔ حضرت مولانا سعدالدین صاحب کا مؤقف جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک تعریف کفایت بذکر الاب کا مؤقف تھا جب کہ بعض شاذ اور شروحِ کنز وغیرہ اقوال کے مطابق ذکر جد کی ضرورت پر مولانا مفتی محمد عمر صاحب زور دے رہے تھے، غالباً خود ہی مصلحت مجلس کے پیش نظر قابل تسکین بات پر مطمئن ہوئے، نکاح کی بات میں ایسی باتیں مشہور ہیں جیسے بعض علاقوں میں ایجاب وقبول تین دفعہ کی جاتی ہے، جبکہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحبؒ نے فقہاءِ اُمت کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کرتے ہوئے امداد الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ ایجاب و قبول تین دفعہ کرنا مستحب ہی نہیں ہے۔

بہر حال مفتی محمد عثمان صاحب کی کتاب تذکرۃ المصنفین یا تراجم العلماء ایک عظیم دینی خدمت ہے۔ ان کے صاحبزادے ہمارے مخلص دوست مولانا محمد امداد اللہ نے کرم بالائے کرم کرتے ہوئے کتاب منصۂ شہود پر لاکر کراچی میں کبار علماء کی زیرِنگرانی وزیر اشراف اس کے شکر و سپاس کی مجلس منعقد کی۔ حُسنِ اتفاق سے اس عاجز کو بھی اس مجلس میں شریک ہونا پڑا اور کتاب کے متعلق اظہارِ رائے کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ اس کتاب کو حضرت مؤلف اور ان کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد عمر کے لئے بہترین ذخیرۂ آخرت بنائے۔ جبکہ عزیزم مولانا محمد امداد اللہ قاسمی کے لئے علوم وفنون اور دین ودنیا کی ترقیات کا فتح الباب بنائے۔ (الاحسن، صفر المظفر ۱۴۲۷ھ)

☆☆☆

Marfat.com

حقانی تبصرے

محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ صداقتِ صحافت اور تحقیق علم اور معراجِ تالیف و تصنیف کے شہسوار ہیں۔ مولانا کی سینکڑوں قیمتی تحریرات حضراتِ علم اور اربابِ دانش سے دادِ تحقیق لے چکی ہیں۔

”ماھی باول برتکم یا آل ابی بکر“۔

حال ہی میں انہوں نے ملک اور بیرونِ ملک اکابر کے جواہر تصانیف پر جو تبصرے فرمائے ہیں پڑھنے والے بادہ پیاؤں پر احسان کر کے انہوں نے خود اپنی اکیڈمی کی طرف سے اسے یکجا کر کے ماہنامہ القاسم کی سوغاتِ علم و قلم کے طور پر اپنے قارئین اور قدردانوں کے لئے ”حقانی تبصرے“ کے نام سے شائع فرمایا ہے۔ کتاب کیا ہے ”و خیر جلیس فی الزمان کتاب“ کا مصداق ہے۔ تبصرے کیا ہیں، علم و عمل کی چاشنی اور حلاوت سے بھرپور علمی اور تحقیقی طعام اور غذا ہیں۔ انتخاب کی سیادت و زیادت، خوشنما طباعت، دیدہ زیب ٹائٹل، بروقت پیشکش یعنی ایک ایسا گلدستہ ہے جس کی خوشگوار اور خوشنودی مہک سے مجالس علم اور کائنات تحقیق کشتِ زعفران کی فضاء اور اسماء محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی عمر، علم، عمل، تحقیق اور ترسیل جیسی عنایات میں مزید برکت اور نصرت شاملِ حال فرمائیں اور خلق خدا کو ان سے مستنیر اور مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (الاحسن، رجب المرجب، شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ)

☆☆☆

Marfat.com

شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں

حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب محقق مصنف ادیب مؤرخ اور سیرت نگار ہیں۔ ''شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں'' ان کی شہ کار تصنیف ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے اپنے پیش لفظ کے ساتھ القاسم اکیڈمی سے اسے شائع کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس پر حضرت الشیخ کا تبصرہ بھی شریکِ اشاعت ہے .... (م ق)

حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب دامت برکاتہم ملک کے مشاہیر علماء اور محققین مؤرخین میں سے ایک ہیں۔ مولانا کی کائناتِ قلم سے متعدد قیمتی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ہر کتاب اپنی جگہ ایک وزنی اور بیش بہا حیثیت کی حامل ہے۔ حال ہی میں آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں کے تراجم اور احوال میں ایک بسیط کتاب لکھ ڈالی، جس کا نام ہے ''شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں'' مولانا نے چونکہ دنیائے صحافت میں پہلے سے اپنا ایک مقام منوایا ہے، اس لئے صحافتی قلم رو میں یہ کتاب لانظیر اور کافی حد تک منضبط نظر آتی ہے، باقی جن ابحاث کی شرح کی ضرورت تھی مثلاً آنحضرت ﷺ کی بنات میں سے بعض کا مشرکین سے نکاح کی شرعی وجہ اور ان نکاحوں کا برقرار رہنا اور اس کی علت وغیرہ ابحاث بھی ضروری تھیں۔ نیز لفظِ ''فاطمہ'' کہ آیا دودھ چھوڑنے والی یا ماں فوت ہونے کی وجہ سے ''فاطمہ'' نام پڑ گیا، اور بخاری اور نسائی کی حدیث ''بئست الفاطمة'' وغیرہ کا حل اور جواب، شاہِ کونین ﷺ کی صاحبزادیوں کے ضمن میں بطورِ تطبیق سہی، مگر دیا جا سکتا تھا۔ ہم حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ بعض قیمتی مباحث پر توجہ فرمائیں گے ''تلک حاجة فی نفس یعقوب قضٰها''۔ (الاحسن، ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ)

Marfat.com

جمالِ انورؒ

(تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ)

ملک کے ممتاز دانشور، صاحب قلم، مفکر، منفرد طرز کے مصنف حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم نے روئے زمین کے دریائے علم اور آفتاب و ماہتاب حدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح ''جمالِ انور'' کے نام سے مرتب فرمائی ہے۔

حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی مدظلہٗ کا نام گرامی ہی کسی تحریر یا تحقیق کے لئے ایک دستاویزی حیثیت رکھتا ہے، مولانا اپنی تحقیقی جولانیوں اور حسین صحافت کی بلندیوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ دین و دنیا کے علوم وفنون پر اور ان کے شناوروں پر عقیدت بھرا قلم اُٹھا چکے ہیں اور اکثر موضوعات کو مثالی حد تک پہنچایا ہے۔ ایک ایسے شاہسوارِ تصنیف و تحقیق کی عقیدت بھری ادائیں اور جامع صلاحیتیں جب وقت کے ابوحنیفہؒ اور اپنے زمانے کے بخاریؒ جو بعض توجیہات اور تطبیقات میں اگر محقق علی الاطلاق ابن الھمامؒ سے اور حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانیؒ سے یا شارح بخاری حافظ بدر العینیؒ سے زیادہ نہیں تو کم بھی نظر نہیں آتے ''وھذا لایخفی علی من له ملکة راسخة فی معادن تحقیق امام العصر الشیخ محمد انور شاہ الکشمیری رحمه الله تعالٰی ''۔ البتہ کچھ ضرورتیں اس میدان کی رہتی ہیں، جن کی طرف اگر توجہ کی جاتی تو نورٌ علیٰ نور ہوتا۔ مثلاً حضرتِ اقدس شاہ صاحبؒ کا سادات میں سے ہونا یہ مسئلہ سب سے پہلے خان کابلی نے ''حیاتِ بخاری'' میں اور پھر عبدالرحمٰن کوندو نے ''الانور'' میں اُٹھایا ہے، مگر

Marfat.com

حضرتِ اقدس امام العصر مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کی کائناتِ علم میں سب سے معروف شاگرد استاذِ گرامی قدر حضرت بنوریؒ نے "نفحۃ العنبر" میں یا کسی تصنیف میں بھی حضرت شاہ صاحبؒ کے نام کے ساتھ "سیّد" کا لفظ نہیں لکھا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ حضرت بنوریؒ کا اپنے شیخ شاہ انور شاہؒ سے تعلق ایسا تھا، جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کا بارگاہِ نبوتؐ سے تھا، رہ گئی یہ بات کہ بڑے بڑے اکابر جیسے پاکستان کے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور بعض دیگر حضراتِ علم نے حضرت کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے تو "مجمع البحار" میں علامہ طاہر پٹنیؒ نے بڑے علماء کے ساتھ سیّد النحاۃ اور سیّد المناطقہ، سیّد الفقہاء وغیرہ اوراوصاف والقاب کی اجازت دی ہے۔ نیز حضرت شاہ صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند جانے سے پہلے "تھاکوٹ" ضلع ہزارہ جو ۱۸۰۶ء سے پہلے کشمیر میں شامل تھا' میں حضرت مولانا فضل خالق صاحب سے کسب فیض فرمایا تھا۔ حضرت مولانا فضل خالق صاحب کون تھے؟ ان کا نسب حسب اوائل و اواخر معلوم کرنا حضرت شاہ صاحبؒ کی مناسبت سے حضرت مولانا حقانی صاحب دامت برکاتہم کے لئے آسان تھا تاکہ ہم جیسے بے بہراؤں کو مزید روشنی ملتی .... ۔

کچھ راز بتا ہم کو بھی اے چاکِ گریباں
اے دامنِ تر اشک رواں زُلفِ پریشاں

بقولِ سید سلیمان ندوی مرحوم : حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کی مثال اس سمندر کی تھی جس کی اوپر کی سطح خاموش ہو اور اندر سے قیمتی لعل و جواہرات بھرے ہوئے ہوں۔ (یادِ رفتگان)

اس طرح حضرت کی سوانح نگاروں کے لئے بھی بحرِ بیکراں میں غوطہ زنی کارِ گراں اور کارِ مبارک ہے۔ اللہ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی یہ کوشش قبول فرمائے اور ان کے لئے کونین کی سعادتوں کا عظیم سرمایہ بنائے۔ (آمین) (الاحسن' ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ)

............☆☆☆............

Marfat.com

فتاویٰ حقانیہ

رأس الاتقیاء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے زیرِ نگرانی فتاویٰ کا مجموعہ

جامعہ دارالعلوم حقانیہ پاکستان کا دیوبندِ ثانی اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی مادرِ علمی ہے۔ ''فتاویٰ حقانیہ'' پر تبصرہ پوری حقانی برادری کے لئے عزت و افتخار ہے۔ خیر و برکت کے لئے حضرت الشیخ کا ''فتاویٰ حقانیہ'' پر تبصرہ بھی شریکِ اشاعت ہے .... (م ق)

دارالعلوم حقانیہ کی خیر و برکات ان گنت اور بے شمار ہیں کیونکہ یہ خدائی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے ان کو ایمان و عمل کے جملہ میادین میں مثالی اور لاثانی عزت و وقار نصیب فرمایا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے مسلک کے ترجمان اوارے ہند و پاکستان میں بے شمار ہیں' حق تعالیٰ ان کو روز افزوں رکھے، ان میں بعض مدارس خود دیوبند کا نمونہ اور کامیاب وارثِ مجسم بن کر شجرِ طوبیٰ کی طرح مثمر اور سایہ دار ہیں۔ ان میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد بھی ہے جس کے بانی اور روحِ رواں شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی ؒ کے نقشِ ثانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ؒ تھے۔ موصوف کی جامع علمی اور عملی بلندیوں کی آئینہ دار حیاتِ جاوداں پر قدردانوں کے مجلدات آچکے ہیں۔ دارالعلوم کا ہر دن اور ہر مہینہ بلکہ ہر

Marfat.com

گھڑی اور ہر سانس اور اس کا ذرّہ ذرّہ روح اور ایمان کو حلاوت و لذت عظمت اور حسن پہنچانے کا حامل ہے۔ حال ہی میں دارالعلوم نے نصف صدی سے زیادہ قیمتی اوقات اور گراں قدر لمحات کے زاویوں میں جن محققین فقہاء اور مفتیین نے حضرت شیخ الحدیث کے تحت الاشراف اور حسب الدعوات افتاء کا عظیم منصب نبھایا ہے ان کا گراں قدر فتاویٰ کمالِ تحقیق احسن ترتیب اور دیدہ زیب طباعت سے آراستہ پیراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آچکا ہے۔ چھ ضخیم جلدوں پر اسلامی فقہ کا یہ انسائیکلو پیڈیا اور حنفی فقہ کا برہان مسلم اور مسلکِ دیوبند کے میزانِ حق و رشد کو منوانے والا یہ فتاویٰ تھوڑے ہی عرصے میں جامۂ طباعت سے آراستہ ہو کر اہلِ علم سے شکر و سپاس اور دادِ تحقیق لے چکا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے محسن و مخدوم یادگارِ سلف اور فخر الخلف زعیم ملت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خصوصی توجہات کا یہ حامل دائرۃ المعارف بہت تھوڑے عرصے میں سابقہ فتاویٰ کی طرح صفِ اوّل میں اپنا مقام پیدا کر چکا ہے۔ مولانا موصوف نے کرم بالائے کرم کرتے ہوئے سب سے پہلے جن دوستوں کو اور علماء اور فقہاء کو یہ سوغاتِ علم ارسال فرمائی ہے، اس میں اس عاجز اور فقیر کا نام بھی شامل ہے، ورنہ ”من آنم کہ من دانم“۔

مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ میرے عزیز نونہالِ فقہ اور افتاء مولانا مفتی مختار اللہ حفظہ اللہ نے اس پر جوہر شباب اور بہترین صلاحتیں صَرف کر کے کتاب کی ترتیب، تدوین اور حسنِ طباعت میں معراجِ ترقی تک پہنچانے کی محمود کوششیں فرمائی ہیں۔ حق تعالیٰ اس عظیم اور مقتدر فتاویٰ کو دارالعلوم حقانیہ کے لئے اولاً اور پوری اُمت کے لئے ثانیاً فقہ اسلام اور منہج اسلاف کا ترجمان اور آئینہ دار ذخیرۂ کاملہ ثابت فرمائے۔ فتاویٰ کا طریقہ قدیم فتاویٰ کے طرز پر ہے اور عموماً سوالات جوابات درج ہیں جبکہ زمانۂ حال کے اردو فارسی فتاویٰ میں مفتی اور مستفتی کا نام بھی ہوتا ہے ....

Marfat.com

ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

کتاب میں بعض فتاویٰ مرجوح اور متروک بھی درج ہیں، کہیں کہیں قولِ مختار اور مفتی بہ اقوال کو چھوڑ کر غیر مفتی بہ پر فتویٰ صادر کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ میدانِ علم کے شئون وشان ہے۔ بعض مفتیوں کے شنیع اقوال اور خلافِ اُمت فتاویٰ سے بکمال اجتناب کیا گیا ہے۔ یہ ترتیب اور تدوین کے حضرات کا خصوصی احسان ہے۔ مثلاً دارالعلوم کے ایک بزرگ تین طلاق کے مغلظہ کو ظاہر یہ اور حشو یہ کی طرح بغیر حلالہ شرعیہ کے فقط تجدید نکاح سے جواز کا فتویٰ دیتے تھے۔ جو قرآن وسنت، اجماع اُمت اور ائمہ اربعہ کے متون اور اعمال اور مفتی بہ اقوال سے سراسر انحراف ہے۔ میرا اس سلسلے میں وہاں کے بعض مرتکبین سے تحریراً مکالمہ ہو چکا ہے، جس میں سوائے ضد اور عناد کے کچھ بھی نہیں تھا۔

حضرت الاستاذ، فخر الاقران حضرت مولانا عبدالحنان صاحب دامت برکاتہم کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ نے مرتکب مفتی کو طلب کر کے پوچھا اور جب انہوں نے اپنے ایک استاد کی رائے پر اس قول کا انحصار بتایا تو حضرت والا چونکہ جمہور کے جانشین اور حق کے داعی اور ترجمان تھے، اس لئے فرمایا کہ آپ اپنے اور اپنے استاد کی رائے سے ہٹ کر دارالعلوم کا فتویٰ جمہور علماء اور مؤقف دیوبند کے مطابق صادر کیا کریں۔

مجھے دُکھ کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث کی اس تاکید اور بروقت منہج صحیح اور ارشاد کے باوجود موصوف اپنے زیغ اور فسادِ تحریر پر قائم رہے۔ صوبہ سرحد کے اکابر علماء جیسے جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد اللہ صاحب دامت برکاتہم اور محدث سرحد حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب مدظلہ کو بھی میں نے ان کے اس اقدام اور

Marfat.com

ارتکاب سے آگاہ کیا تھا تا کہ مسلمانانِ سرحد دارالعلوم کے دامن میں اس قسم کے زیغ و ضلال سے محفوظ رہیں۔ خدا کا شکر و کرم ہے کہ جہاں تک میں نے نظر ڈالی اور تحقیق و تجسس کیا تو فتاویٰ حقانیہ اس قسم کی خطیات اور شطحیات سے کافی حد تک محفوظ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلیل القدر خدمت کو قبول فرمائے اور دارالعلوم کے عز و شرف کے لئے معراجِ ترقیات ثابت فرمائے۔ (آمین)

(الاحسن، ختم بخاری نمبر ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

حیاتِ علم کے روح پرور اور اہلِ حق کی آن بان

گرامی قدر محترم مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم' حیاتِ علم کے روح پرور اور علوم ومقامات کے زندہ تابندہ اعجاز اور اہلِ حق کی آن بان ہیں۔ حال ہی میں جامعہ عربیہ احسن العلوم کی طرف سے ماہنامہ الاحسن کا اجراء ہوا ہے، جس کا پہلا شمارہ حضرت کی خدمت میں پہنچتے ہی حضرت نے علم پروری' دوست داری' اصاغر نوازی اور ایسے قیمتی مہمات پر اپنوں کو آمادہ کرنے اور ان کی ہمت افزائی اور دل بستگی کے لئے ایک انمول سبق کی حیثیت سے انقلابی مکتوب جو حضرت کے مسرتِ قلب' فرحتِ دماغ اور بشاشتِ طبع کا شاہکار ہے' لکھا ہے۔ مولانا کا وہ خط اپنے علمی جولانیوں اور وقیع نصائح اور مستجاب دعاؤں کے ساتھ ماہنامہ الاحسن کے قارئین کو شریک اجر وثواب کرنے کے لئے قیمتی سوغات کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ حضرت کے حق میں دُعا اور ان کے احسان کا شکر بجالاتے ہیں۔

ایں چنیں می روئی کہ زیبا می روی (شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان)

مخدوم ومکرم وبرادر معظم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

ماہنامہ الاحسن موصول ہوا۔ نقشِ اوّل اس قدر عمدہ' شاندار' جامع اور ہمہ جہتی خوبیوں کا حامل ہے تو مستقبل تو یقیناً روشن اور عظیم تر ہے' وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ۔

دار التصنیف کا افتتاح اور مسائل کا فقہی حل بالاستیعاب پڑھے، دل سے دعائیں نکلیں، اللہ خیر وبرکت اور علم ومعرفت کے اس بحرِ ناپیدا کنار کو نظر بد سے بچائے، ماہنامہ القاسم میں بھی تبصرہ وتعارف چھپے گا، خدا کرے کہ یہ نوزائیدہ علمی جریدہ، جامعہ عربیہ احسن العلوم کی عظمتِ شان اور رفعتِ مقام کے شایانِ شان چھپتا رہے اور پورے عالم کو

Marfat.com

اپنی علمی ضیاء پاشیوں سے منور کرتا رہے۔ تین کتابیں برائے تبصرہ بھیج رہا ہوں' مکرر ہدیۂ تبریک پیش خدمت ہے۔ مرداں چنیں مے کنند۔

لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

بل الفتیٰ من یقول ھا انا ذا

نوجوان اور بہادر وہ نہیں جو کہے کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں بلکہ جوان اور بہادر وہ ہے جو کہے یہ میں ہوں اور یہ میرا کردار ہے۔

(۱) اسلامی آدابِ زندگی

(۲) حضرت مدنیؒ

(۳) کشکولِ معرفت

عبدالقیوم حقانی

۳ ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ (ماہنامہ الاحسن' ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

اعترافِ عظمتِ مقام
پاکستان کے شیخ زاہد الکوثری

محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
بانی القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد

ملک کی عظیم دینی شخصیت اور تحریر و تحقیق کے میدان کے شہسوار، اکابر علماءِ دیوبند جو کہ حقیقی اہلسنت والجماعت اور طائفہ منصورہ ہیں کی حقانیت اور صداقت کے ترجمان اور مسلک حقہ، مذہب حنفی کے ہراوّل دستے کے سپہ سالار ہیں، اور کیوں نہ ہوں جبکہ آپ اپنے وقت کے شیخ المحدثین، جامع الشریعت والطریقت، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی صحبتِ گوہر بار سے امتیاز کے ساتھ بہرہ ور ہوئے۔ مولانا تحریر و صحافت کے بے مثال اور منفرد مقام کے حامل ہیں، ائمہ احناف اور اکابر علماءِ دیوبند کے سوانح اور مقاماتِ حیات و ممات، بلکہ اطرافِ شعور اور عالمِ ناسوت میں ان کی دینی ضرورت اور دنیاوی سجاوٹ کی تعیین اور تبیین میں اگر پاکستان کے شیخ زاہد الکوثریؒ مانے جائیں تو یہ مولانا کے دینی مقام اور جلیل القدر خدمات اور اپنے اکابر و اسلاف کے ساتھ حسنِ عقیدت بلکہ کامل اتباع اور فرطِ تقدس کا مظہر ہوگا۔ مولانا نے بے شمار کتابیں جو کہ ہر ایک دین و تحقیق کے میدان میں ایک مقام رکھتی ہے تحریر فرمائی ہیں۔ ان کا مزاج ہے کہ وہ اوروں کو بھی عقبہ پر چڑھانے کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔

Marfat.com

چنانچہ کچھ عرصہ قبل مجھ عاجز وفقیر کو تحریر وتصنیف کی طرف ایسی ترغیب اور پُر زور دعوت دی جو بجائے خود احسانِ عظیم کا مرحلہ تھا، مگر میں نے اپنی افتادگی طبع آزماتے ہوئے مولانا کی ترغیب اور تشویق برائے تصنیف کا ایک جواب لکھا' جس کا مولانا نے حد درجہ قدر و احترام کیا، اور مزید پذیرائی اور کرم بالائے کرم کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے مؤقر ماہنامہ القاسم میں شائع کیا۔ اور اس پر اس عاجز وفقیر کے لئے جو القاب واوصاف درج فرمائے، وہ حقیقت میں ان کی صفائی باطن اور اصاغر نوازی کا مظہر اتم[1] تھے۔ گویا جامعہ کے دار التصنیف اور ماہنامہ الاحسن کے اجراء میں بھی حضرت حقانی صاحب کی ترغیب اور بروقت بزرگانہ مشاورت دستِ بیضاء کی طرح نمایاں ہے، عالمِ ناسوت میں جب تک یہ خدمت جلوہ گر رہے گی، مولانا موصوف کا آفتاب و ماہتاب علم وسپاس جگمگاتے رہیں گے۔ حال ہی میں حضرت کی تین کتابیں برائے تبصرہ موصول ہوئی ہیں اور یہ الاحسن کے وجود کے بعد پہلا تبصرہ ہوگا۔ اس میں بھی حضرتِ والا سبّاق الغایات ثابت ہوئے ہیں۔

فلهم الاجر والثواب عند الله الوهاب۔

(ماہنامہ الاحسن ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

---

[1]: حضرت الشیخ مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہ کی یہ تحریر اس کتاب کے صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ فرمادیں۔

Marfat.com

سوانح شیخ الاسلام

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

شیخ الاسلام، شیخ العرب والعجم، صدر المدرسین دار العلوم دیو بند حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اپنے زمانے کے امام اور مقتداء تھے۔ آپؒ کی گونا گوں آیاتِ بینات اور جلیل القدر خوارقِ عادات، علم وعمل کے بزرگ تر مقامات اس قدر کثیر ہیں کہ میری دانست میں اب تک سو سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابیں آپ کی زندگی مبارک پر شرف تالیف حاصل کر چکی ہیں۔ برادر بزرگ حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے بھی فاضلانہ قلم، وسیع تحقیق، متنوع علوم، تاریخ اسماء الرجال سے قابل قدر واقفیت اور اکابر شناسی کے بے مثال جذبے سے انہوں نے حضرت شیخ الاسلام پر یہ منفرد تحقیق اور تصنیف فرمائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب تک لکھی جانے والی اس موضوع کی تمام کتابوں کا عطر اور خلاصہ ہے۔ جیسے کاملین دریائے علم کو کوزۂ ادب میں جمع فرماتے ہیں :

فللّٰہ درّہ جمع البحر فی الکوز۔

(ماہنامہ الاحسن، ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

کشکولِ معرفت

اس کتاب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ کے مایہ ناز شاگرد اوران کے علوم واعمال کے سچے وارث اور حضرت شیخ الاسلام کے نالۂ نیم شب بلکہ لیل ونہار کے جملہ حدائق اور دقائق، آہ و بکاء، سوز جگر، درد دلآویز منجات بدرگاہ قاضی الحاجات کے تذکار مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کی مکتوباتِ مبارکہ جمع فرمائی ہیں جو بجائے خود عوام وخواص کو علمی خزائن بخشنے اور عنداللہ صدقہ جاری کرنے کا عمل خیر ہے۔ حضرت قاضی صاحب اپنے شیخ حضرت شیخ الاسلامؒ کے کامل پرتو اوران کی حیاتِ مبارکہ کا آئینہ دار بلکہ ہر طرح رہبر وترجمان تھے۔ اس لئے حضرت شیخ الاسلام کی سوانح کے ساتھ حضرت قاضی صاحب کے مکتوبات کا جمع خیر الجمع کا منظر پیش کرتا ہے ......

میں نے پوچھا پھول سے اے خوبرو
تو کہاں سے لے اُڑایا رنگ و بو
ہنس کے بولا کچھ نہ سمجھا اب بھی تو
اس کو عکس سمجھو یا سمجھو ہو بہو

(ماہنامہ الاحسن، ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

اسلامی آدابِ زندگی

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی (مرسلہ کتب میں سے) تیسری گراں قدر خدمت محترم محمد منصور الزمان صدیقی کی تحریر کردہ اسلامی آدابِ زندگی پر چھیالیس (۴۶) صفحات پر مشتمل طویل مقدمہ جو کتاب کے لئے تحقیقی دستاویز اور شہادت اور سند کا درجہ رکھتا ہے اور پھر اپنے ادارے القاسم اکیڈمی سے نشر و اشاعت اس پر مستزاد۔ مولانا چونکہ صحافت کے بے تاج بادشاہ ہیں، وہ جس موضوع پر قلم اُٹھاتے ہیں اس کے ظاہر و باطن پر سیر حاصل کلام فرماتے ہیں، جس سے کتاب کے لعل و جواہر جو پہلے درِ منتشرہ کی طرح بکھرے پڑے ہوں ایک خوبصورت لڑی میں پرو کر قارئین کو تحفۂ بیش بہاء اور نگینۂ آبدار کی طرح پیش فرماتے ہیں۔ تینوں کتابیں نور السرور اور نور علیٰ نور کے معدن بیش بہاء ہیں، حق تعالیٰ قبول فرمائے، جن اکابر اور بزرگوں کی حسین یادوں کا یہ مبارک سلسلہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کے درجاتِ عالیہ کا باعث بنائے اور حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ کے لئے بہترین ذخیرۂ عمل شافع اور مشفع اور دونوں جہاں کے لئے نہایت سودمند ثابت فرمائے اور اُمت کے قدردانوں کو اس شربتِ شرین اور ماءِ سلسبیل سے سیراب اور متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ الاحسن ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

..........☆☆☆..........

Marfat.com

زاد الفقیر اردو شرح نحو میر

علم نحو علوم کی جڑ ہے اور عربیت کی جان ہے، اس کی مہارت اور دستگاہی آگے علوم وفنون کے لئے فتح الابواب والخزائن ہے۔ نحو میر دینی درسگاہوں میں مبادئ علوم کے طور پر شایانِ شان طریقوں سے پڑھائی جاتی ہے اور جیسا کہ مشہور ہے کہ اصل علم چھوٹی کتابوں میں ہے۔ اس لئے اس کے پیش نظر اساتذہ صَرف اور نحو کی ابتدائی کوشش میں غیر معمولی محنت اور دلچسپی سے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ نحو میر کی کئی ایک کامیاب شروح لکھی گئی ہیں، جس میں بدر منیر بہت مشہور ہے۔ حال ہی میں حضرت مولانا امین الحق صاحب گستوئی کے فوائد نحو میر ان کے وفادار برخوردار محمد طاہر شاہ حقانی نے زاد الفقیر کے نام سے اکھٹے کئے ہیں۔ کتاب نحو میر کی مناسبت سے ضخیم ہے اور تقریباً ۳۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، اگر ابتداء سے طلباء نحو، استاذ کی نگرانی میں نحو میر کے لئے فارغ اوقات میں اس کا مطالعہ رکھیں تو بہت کارآمد ہوگا ورنہ ....

در نحو محو گشتی نہ شناختی خدا را
در صرف صرف کردی عمر عزیز یارا

کا نقشہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کاوش کو حضرت مولانا امین الحق اور عزیز محمد طاہر شاہ کے ثبات علی الہدایت اور مغفرت کا سبب بنائے۔

(ماہنامہ الاحسن، ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆

Marfat.com

المصنفات فی الحدیث

محترم ومکرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب کلاچوی جو محدث العالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے تحت الاشراف ان کی جامعہ میں مصنفات فی الحدیث پر کام کر چکے ہیں اور حضرت بنوریؒ نے تحریراً وتقریراً اس پر رضامندی ظاہر فرمائی۔

کتاب میں اہم اور مہم مسائل کے علاوہ حدیث اور اُصولِ حدیث اور مصنفات فی الحدیث سے متعلق بیش بہا ابحاث ہیں۔ کتب متداولہ بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ پر بھی غرر نقول اور جواہر الاصول مولانا کے قلم رسا اور ذوقِ سلیم کے آئینہ دار ہیں۔ مولانا محمد زمان صاحب علماء کے عموماً اور محدثین کے خصوصاً اور بنوری المسلک حضرات اخص الخواص شکریہ اور سپاس کے مستحق ہیں، جن کے سیال قلم کے احسان اور امتنان کے نتیجے میں اتنا بڑا علمی ذخیرہ منصۂ شہود پر آیا ہے۔ برادر بزرگ مولانا عبدالقیوم حقانی، جو پاکستان کے کوثری ہیں، بھی تحسین وآفرین کے لائق ہیں، جن کے عمدہ پیش لفظ دیدہ زیب طباعت اور حسین عناوین کے ساتھ علمِ حدیث کا یہ گراں قدر گنجینہ ہم جیسے طلباء کو بہ آسانی نصیب ہوا۔

تاہم کتاب میں بعض ملاحظات بھی ہیں مثلاً:

۱) آغازِ کتاب خداوند تعالیٰ کی حمد وثناء کے بجائے درود شریف سے ہے، جبکہ ترمذی کی صحیح احادیث میں پہلے حمد وثناء پھر درود کا تذکرہ ہے۔ اس لئے ہمارے اکثر علماء اور اُمت محمدیہ کے جماہیر آج تک اس کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں، کچھ عرصے سے بعض تبلیغی اور کچھ کچے رنگ کے علماء دعا وغیرہ درود شریف سے شروع کرتے ہیں جو کہ خلافِ

Marfat.com

سنت اور صحیح حدیث کے خلاف ہے۔

۲) بنوری ٹاؤن میں مولانا نے ہمارے استاذ مولانا ادریس میرٹھیؒ کے تحت الاشراف یہ مقالہ مکمل فرمایا تھا، اور وہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۶۳ء کے اواخر میں تخصص فی علوم الحدیث کے شعبے کی داغ بیل ڈالی گئی یعنی مولانا ادریس میرٹھیؒ کے زمانے میں (المصنفات ص:۳۲) جبکہ تخصص فی الحدیث کی داغ بیل اس سے بہت پہلے حضرت بنوریؒ نے حضرت مولانا لطف اللہ صاحب جہانگیروی کے تحت الاشراف ڈالی تھی اور حضرت بنوریؒ فرماتے ہیں کہ " ان کے جانے کے بعد مجھے اس شان کا عالم نہیں ملا، اس لئے میں نے تخصص فی الحدیث ختم کر دیا"۔ غالباً مولانا محمد زمان صاحب کو ان خزینوں کا ادراک نہ ہوا ہوگا یا انہوں نے اختصار سے کام لیا۔

۳) مصنفات حدیث پر کلام کرتے ہوئے مشہور زمانہ مبتدع ابوالخطاب عمر دحیہ کلبی اندلسی کی کتاب **التنویر فی موید السراج المنیر** پر کلام کرتے ہوئے مولانا نے ان کا ذم بہت اختصار سے کیا۔ (ص:۴۱۶) جبکہ میلاد کی بدعت ایجاد کرنے کی وجہ سے اور بادشاہوں کو برگشتہ کرنے کی وجہ سے یہ شخص محدثین اور مؤرخین کے یہاں حد درجہ مطعون اور لائق ملامت رہا ہے ....

اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

بہر حال مصنفات فی الحدیث اس زمانہ کی یادگار کتاب ہے اور نادر العلوم اور فرید الفوائد کا ایک عظیم خزانہ ہے، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد زمان صاحب مدظلہٗ کی اس کوشش کو کامیاب فرمائیں اور طالبانِ حق اور علمِ حدیث کو مولانا اور ان کی کتاب کی قدردانی کی توفیق نصیب فرمائیں۔

Marfat.com

''المصنّفات فی الحدیث'' والدی الکریم مولانا عبدالقیوم حقانی کے استاذِ خاص ومحسن' حضرت العلامہ مولانا محمد زمان صاحب کی وقیع تالیف ہے اور حضرت والد صاحب نے اپنے استاذ کے علوم ومعارف کی اشاعت وفروغ اور علوم حدیث کی ترویج کے جذبے سے اسے شائع کیا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ المصنّفات کے مزید تعارف کے لئے حضرت حقانی صاحب کے پیش لفظ کا ایک اقتباس بھی شریک ہذا کردیا جائے تاکہ نفع عام اور تام ہو .... (م ق)

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام علی خاتم الرسالة

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیّ ۔ پانی اس جہاں میں ایسی نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زندہ رہنے کے لئے اپنی مخلوقات کو ودیعت کیا ہے۔ اسی سے نباتات، جمادات حیوانات کے نظام چلتے ہیں' لیکن ایک بے نمازی آدمی بمفہوم حدیث جب مرنے لگتا ہے تو اسے سمندر کا پانی کیوں نہ پلا دیا جائے اس کی پیاس نہیں بجھتی۔ گویا انسان کی عارضی بقا پانی سے ہے۔ دائمی بقا دین سے ہے۔ موسم گرما کی تپتی کڑکتی دھوپ میں چھاؤں میں رکھے ہوئے گھڑے کے پانی سے جب اپنی پیاس لوگ بجھاتے ہیں تو گاؤں کے اصحابِ خدمت یعنی پانی بھر بھر کر تقسیم کرنے والوں کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ شہر کلاچی کے اندر اُن دنوں بورنگ نہیں تھا۔

شہر کی غریب بیوہ عورتیں شہر سے باہر میلوں دور سے پانی بھر بھر کر لاتیں اور تقسیم کرتیں۔ غالباً ہفتہ یا ماہواری تنخواہ پر۔ اور اسی سے ان غرباء کی گذر بسر ہوتی' ان میں امّ استاد محمد زمان بھی تھیں (یعنی مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ کی والدہ) اماں جان نے استاد محمد زمان کو نجم المدارس میں داخل کر دیا تھا تاکہ بیٹا بڑا ہو کر عالم بنے اور کلاچی کے لوگوں کی

Marfat.com

دائمی بقا کا سبب بنے۔ نجم المدارس کا یہی شاگرد پھر نجم المدارس میں استاد بنا اور اب تک استاد حدیث بلکہ اب پورے عالم کے خوش نصیبوں کو حیاتِ جاوداں کی طرف گامزن کرنے کے سفر پر ہے۔

استاذی و استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ (فاضل دیوبند) ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۶ء کو سفرِ عمرہ سے واپسی پر پشاور ائیر پورٹ سے جامعہ ابوھریرہ تشریف لائے تو احقر نے استاذ مکرم مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ کی ''المصنفات'' کا کمپوز شدہ مسودہ ان کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا۔ موصوف بہت خوش ہوئے ڈھیروں دعائیں دیں اور ارشاد فرمایا اللہ کو جس سے دین کی خدمت جب لینی ہوتی ہے لے لیتے ہیں۔ دیکھیے آج سے کوئی بیالیس (۴۲) سال قبل کی یہ تحریر بیالیس (۴۲) سال بعد کچھ ترمیم اور اضافہ کے ساتھ اردو قالب میں ڈھل کر منظر عام پر آرہی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ کلاچی میں ایک معزز نجم المدارس میں تحصیل علم کے لئے داخل ہوئے تو محمد زمان ایک غریب وفقیر خادم کے طور پر اس معزز کے ساتھ بطور خدمت کے آیا جایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ کلاس میں ان کی خدمت کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اللہ کریم کا انتخاب دیکھو وہ صاحب تو علم سے محروم رہے اور خادم کو اللہ نے علم کی خدمت واشاعت کو چن لیا وہ فقیر ودرویش خادم آج مدرس معلم اور محقق مصنف بن کر اور المصنفات کا مؤلف ومرتب بن کر پورے عالم پر آشکارا ہو رہا ہے۔

مشہور عالَم چار ہیں۔ عالمِ ارواح۔ عالمِ شہادت۔ عالمِ برزخ۔ عالمِ آخرت۔ عالمِ ارواح میں روح بغیر جسد کے ہے۔ عالمِ شہادت، عالمِ برزخ، عالمِ آخرت میں مع الجسد ہے۔ عالمِ شہادت میں روح اگر اپنے حقیقی اوصاف پر قائم رہ جائے تو عالمِ برزخ میں جنت کی کھڑکی کھلتی ہے۔ اور عالمِ آخرت میں خود جنت میں ہوگی۔ اگر اپنے اوصاف

Marfat.com

پر قائم نہ رہے تو عالمِ برزخ میں دوزخ کی کھڑکی کھلتی ہے اور عالم آخرت میں خود دوزخ میں ہوگی۔

روح کو اپنے اوصاف حقیقی پر قائم رکھنے کے لئے اللہ نے دین دیا ہے۔ روح اگر دین کے اس چشمے سے سیراب ہوتی رہے گی تو اپنے اوصاف پر قائم رہے گی۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ کا مصداق بن جائے گی۔ دین کے یہ چشمے اوپر سے نازل ہوئے جسے جبریل امین لائے۔ اس کا نام قرآن ہے اور جو قلبِ محمد پر براہ راست القا کئے گئے اسے حدیثِ رحمۃ اللعالمینؐ کہا گیا۔ یوں سمجھیے قرآن سورج ہے تو حدیث آنکھ ہے۔ یعنی ہر وہ فعل یا قول جو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے یا کہا ہے وہ حدیثِ رسولِ متبوع ہے۔ ورنہ بصورت دیگر حدیث موضوع ہے۔ احادیثِ رسولِ متبوع کا حصول قرآن کے علم کے حصول کی طرح ضروری ہے۔ یعنی قرآن مع الحدیث روح مع الجسد کی طرح لازم وملزوم ہیں۔

بایں وجہ استاد محمد زمانؔ صاحب نجم المدارس سے دورۂ حدیث کے لئے دار العلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دستارِ فضیلت سے بہرہ ور ہو کر ابھی نجم المدارس واپس گئے ہی تھے کہ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے حدیث میں تخصص (پی۔ایچ۔ڈی) کے لئے بنوری ٹاؤن کے جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں بلوالیا (جس کی تفصیل استاذ محمد زمانؔ کی حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب ''فتنہ انکارِ حدیث'' میں آ گئی ہے) یہاں آپ محدث العصر حضرت بنوریؒ کے ہاں درجہ تخصص فی الحدیث میں داخل ہوئے اور الحمد للہ دو سال کے بعد ''المصنفات فی الحدیث'' کے موضوع پر یہ عظیم علمی اور تاریخی مقالہ تحریر فرمایا، جس کے متعلق حضرت محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ :

''حدیث کی کتابوں کا تفصیلی تعارف تو اپنی جگہ شائقین اتنی ڈھیر ساری حدیث کی کتابوں کے نام بھی پڑھ لیں تو یہ بھی ایک سعادت ہے''۔

Marfat.com

مصنفات فی الحدیث کے موضوع پر یہ عظیم تاریخی و تحقیقی شاہکار ڈیڑھ صد مختلف کتب (عربی فارسی اردو) سے مرتب کیا گیا ہے۔ میری ناقص معلومات کی حد تک ۱۰۰۰ھ تک کی اکثر مصنفات حدیثیہ کا یکجا تذکرہ اس تفصیل وترتیب سے اردو میں اس وقت تک میری نظر سے نہیں گزرا۔

تخصص کے دورانیے کے دوران جو لکھا وہ فتنہ انکار حدیث کے نام سے طبع ہوا جسے شائع کرنے کی سعادت بھی کاتب الحروف اور القاسم اکیڈمی کے حصے میں آئی۔ دیکھنے کی چیز تو یہ ''المصنفات'' ہے جو آپ کے ہاتھوں گردش کناں ہے۔ یہ کتاب انتہائی جامع ہے اس میں ایک ہزار سال کے اکثر علمائے حدیث کی تصنیفات کا تذکرۂ خیر ہے۔

الحمد للہ یہ سعادت میرے استاذ مکرّم، محققِ دوراں، عالمِ کبیر، صوفی باعمل، اہلِ دل وسالارِ دل، سادہ زندگی کے پیکر، علمی زندگی کے خوگر، مدرس دوراں استاذ محمد زمان کے حصے میں آنی تھی۔ میری خوشی دیدنی ہے۔ جو اپنی بیاسی (۸۲) کتب چھاپنے پر اتنی نہیں ہوئی جتنی اس کتاب کو شائع کرنے پر ہوئی ہے۔ اور عجیب ترین بات یہ کہ نجم المدارس کے زمانۂ طالب علمی (چار سال) میں کسی موقع پر استاذِ مکرم میری کسی طالب علمانہ ادا پر اتنے خوش ہوئے تھے کہ اپنے ہاتھوں کا لکھا ہوا ''المصنفات'' کا اصل نسخہ (مسودہ) مجھے بطور انعام عطا فرمایا جو آپ نے اپنی قلم سے لکھا تھا اور بنوری ٹاؤن کے اساتذہ حدیث نے اس کی اصلاح فرمائی تھی۔ یہ ایک تاریخی یادداشت تھی، ایک عظیم تبرک تھا۔ نہ جانے استاذِ مکرم میری کس ادا سے خوش ہوئے کہ مجھے بطور تحفہ وانعام کے یہ عظیم تاریخی تبرک اور اپنی قلم یادداشت عطا فرمائی۔ وہی نسخہ تب سے اب تک میرے پاس محفوظ تھا۔

پھر جامعہ ابوھریرہ کے کتب خانے میں میں نے اپنی تمام ذاتی کتب کی طرح اسے بھی جمع کرادیا اور اب جب حضرت سے '' المصنفات '' کے اردو ترجمہ کے لئے

Marfat.com

درخواست کی تو موصوف سے چونکہ اپنے نسخے کا آخری حصہ (دیمک خوردہ ہونے کی وجہ سے) ضائع ہو چکا تھا کام آیا آج سے کوئی تیس سال قبل جو نسخہ مجھے قدرت کے تکوینی ہاتھوں نے دلوایا تھا، غالباً اس میں بھی مجھ جیسے حقیر و نااہل کے ہاتھوں اس کی حفاظت کرانی مقصود تھی۔

احادیثِ سید الاولین والآخرین کے جامع سیدنا ابوھریرہؓ ہیں۔آپ ۸ ہجری کو ایمان لائے اور حضور ﷺ کے دامن لطف وکرم، جود وسخا کے سائبان تلے جاگزیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے احادیث کے اول و آخر کے ذخیرے سینہء سیدنا ابوھریرہ میں جمع فرمادیے اور یہ سعادت سیدنا ابوھریرہ کے حصے میں آئی۔ پھر ان کے اور دیگر صحابہ کرامؓ کے جمع کردہ ذخیرے چودہ صدیوں میں جن قدسی صفات محدثین نے جمع فرمائے۔

استاذ محمد زمان نے عالم دنیا کے اخیر اور قیامت کے قریب یا عالم شہادت کے اخیر اور عالم آخرت کے قریب ان میں سے اکثر قدسی صفات محدثین، مصنفین کو "المصنفات" میں جمع فرمادیا۔ ان کی مساعی کو مبرہن کردیا۔ ان کے حالاتِ زندگی کو معتبر کردیا الحمدللہ اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت بھی جامعہ ابوھریرہ کے حصے میں آئی۔

روح کو اس کے اوصاف پر قائم رکھنے کا یہ عمل جب تک انسان اس عالم شہادت میں ہے جاری رہے گا۔ ہر سو تشکیک کے سائے منڈلا رہے تھے۔ قرآن کی تشریحات (احادیث) کے چشمہ صافی پر واضعین موضوعات کی ذریتِ معنوی کی طرف سے طنز واستہزاء کے پتھر شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر پھینکے جا رہے تھے۔ چٹائی پر بیٹھنے والے استاد محمد زمان نے ان پتھروں کو اپنا گریباں چاک کرکے اپنے چٹان سینے پر روک کر، ایک طرف ان پتھروں کو ریزہ ریزہ کردیا۔ اور دوسری طرف احادیث کے چشمہ صافی سے روح کو اس کے اوصاف پر قائم رکھنے کا سامان فراہم کردیا۔ تاکہ انسان آخرت کی فوز وفلاح سے ہمکنار

Marfat.com

ہو سکے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں القاسم اکیڈمی کے کارکنان خصوصاً کمپوزر عزیز مکرم مولوی گل رحمٰن سلمہ المنان، جنہوں نے اپنی شبانہ روز کی کاوشوں سے ''المصنفات'' کے کام کو نہایت ہی سلیقہ، حسن ترتیب، عقلمندی اور سرعت سے پایہ تکمیل تک پہنچنے میں مدد کی۔ اللہ پاک ان کی زندگی میں برکت دے ''المصنفات'' کی کمپوزنگ کی طرح جامعہ ابوھریرہ کے اکاؤنٹس، نظامت اور میری ذاتی کاموں کی ترتیب وتشکیل میں ان کا بنیادی کردار ہے۔

دلی دعا ہے کہ باری تعالی ان خدمات کے بدلے انہیں اپنی عظمت شان ہی کے شایانِ شان اجر عظیم سے نوازے۔

القاسم اکیڈمی اپنی زندگی کے ۹ سال پورے کر چکی ہے۔ اب تک مجھ گنہ گار کی بیاسی (۸۲) کتب کا منظر عام پر آنا اسی کے مرہون منت ہے۔ اس کی مطبوعات حرمین شریفین کی لائبریریوں تک جا پہنچیں۔ اپنے ملک کے لوگ تو اس کے نام سے آشنا ہیں۔ پاکستان سے باہر بھی اپنا مقام بنا چکی ہے اس لئے کہ القاسم اکیڈمی خالص علم کی ترویج واشاعت کا دوسرا نام ہے۔ اسی کے زیر اہتمام ماہنامہ القاسم پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے۔ جس کی خصوصی اشاعتوں نے پوری دنیا میں اکابر کے علمی اور سوانحی خاکوں کو متعارف کرایا ہے۔

القاسم اکیڈمی اپنے فنڈز اپنی مطبوعہ کتب کی سرکولیشن سے بناتی ہے۔ اللہ جل شانہ نے برکت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اس کی مطبوعہ کتب کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں میرے اکابر اساتذہ ومشائخ کی طرح میرے عظیم محسن ومربی حضرت مولانا محمد زمان مدظلہ العالی کی شفقت بے مہربانی، عنایت ہے اور مخلصانہ دعائیں ہیں کہ

Marfat.com

آنجناب نے ''المصنفات'' جیسی ضخیم کتاب (کہ جو ایک ہزار سال کے محدثین کی زندگیوں کا مستند ذخیرہ ہے) کو طبع کرنے کا شرف القاسم اکیڈمی کو بخشا' اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس کا احسان ہے کہ اس نے اکیڈمی کو سرخرو کیا یہ اس مالک کا کرم ہے۔

بقول حبیبؔ نقشبندی ....

دیا ہے جس نے نخلِ آرزو کو دہر میں پانی
جہاں کی پرورش اس کی ربوبیت میں مضمر ہے
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيّ.

Marfat.com

دو سال قبل دورانِ اعتکاف یہ چند اشعار

حضرت الشیخ مولانا مفتی محمد زرولی خان

کی مدح میں موزون ہوئے

محمد ہمایوں مغل

کس قدر حیران کن یہ عالم تحریر ہے
نور سے معمور جن کا دورۂ تفسیر ہے

یوں بیاں کرتے ہیں یہ قرآن کی تفسیر پر
جلوہ گر ہوں صاحبِ کشاف و آلوسی، فخر

انکا سرمایہ ہی استادوں کی اک اک بات ہے
نام بنوریؒ کا ان کے لب پہ دن اور رات ہے

اہل باطل کیلئے للکار انور شاہؒ کی ہے
ترجمہ سے شان واضح شیخ لطف اللہؒ کی ہے

حضرتِ محمود مفتیؒ کی یہی پہچان ہے
یہ وہ عالم جسکی رگ رگ میں بسا قرآن ہے

جبہ و دستار و عصاء کی اک انوکھی شان ہے
علمِ دیں کے صاحبِ مسند کی یہ پہچان ہے

فقہ کی تعبیر سے معمور ہے درس و بیاں
شان امام اعظمؒ کی ہوتی ہے ہر آیت پر عیاں

ہیں یہ شمشیر برہنہ شرک و بدعت کیلئے
ہیں تحفظ کا قلعہ قرآن وسنت کیلئے

بے نظیر ان کی فصاحت اور بلاغت بے مثال
ہے بیاں پرسوز ان کا اور عمل ہے باکمال

پیکر حسن و ادب ہے منبع علم و فضل
دینِ روشن کا ہے مظہر یہ تو عالم بے بدل

تیرگی کو دی انہوں نے علمِ دیں کی روشنی
ان کے ہر قول وعمل میں سنتوں کی چاشنی

ہے نرالی شان دیکھو اس خدا کے شیر کی
اس کی ہر مجلس منور اور محفل خیر کی

دورِ حاضر میں تو یہ قدرت کا اک احسان ہے
علم کی ناموس ہے دینِ مبیں کی آن ہے

ہے ولی کامل ذرا دیکھو تو اس جہان میں
گوہر نایاب ہے یہ ہند و پاکستان میں

کیا کہے عاجز حسنؔ اب اور انکی شان میں
تھک چکا ہے اب قلم، طاقت نہیں زبان میں

Marfat.com

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان

کے نامِ نامی کے حروف کے اعتبار سے

محمد ہمایوں مغل

م مردِ مؤمن، مردِ حق گفتار مفتی زرولی
دین کا ایک دیدۂ بیدار مفتی زرولی

ف فضلِ ربّ سے کر رہے ہیں خدمت دینِ مبین
بزمِ دیں کا ہیں اہم کردار مفتی زرولی

ت تیرگی کو دے رہے ہیں علمِ دیں کی روشنی
روشنی علم کے مینار مفتی زرولی

ی یہ مسلسل روز و شب کوشاں فروغِ دیں میں
ہیں جہادِ دیں کا اِک کردار مفتی زرولی

ز زہد و تقویٰ ان کا شیوہ، درسِ قرآں اُنکا شغل
ہر برائی سے بہت بیزار مفتی زرولی

ر رحمت حق سے ہیں فائز مسندِ تدریس پر
ہیں مدرس کتنے خوش گفتار مفتی زرولی

و وقت کی بڑھتی ہوئی اس تیرگی کے عہد میں
مشعلِ دیں کے علمبردار مفتی زرولی

ل لفظ و معنیٰ کی حقیقت کے بڑے عقدہ کشا
شرک و بدعت کیلئے تلوار مفتی زرولی

ی یہ ہزاروں طالب دینِ مبیں کے واسطے
کر رہے ہیں راستے ہموار مفتی زرولی

خ خیر خواہی احسن العلوم کی ہے جن کا فرض
ہیں ایک قافلۂ سالار مفتی زرولی

ا ایک بخاری اور پیدا ہوگئے جیسے یہاں
ایسے علمِ حدیث سے سرشار مفتی زرولی

ن نورِ علم قرآن سے شانِ آلوسی ہے عیاں
ہیں ایک ایسا علم کا معیار مفتی زرولی

Marfat.com

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد زرولی خان مدظلہم
مؤسس جامعہ احسن العلوم کراچی

فرضِ نمازوں کے بعد سنتِ مؤکدہ اوراد و وظائف پر مقدم ہیں

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

دعوات وتسلیمات کے بعد عزیزم مولانا مفتی عبدالصبور کی تحریر پر نقد ونظر پیش خدمت ہے۔ اُمید ہے آپ جودِطبع اور سخاوتِ دیرینہ کے علمی قلم، کے ساتھ اپنی شان اور تسلی تحریر میں شوکتِ دیانت کے پیشِ نظر اولین فرصت میں آپ کے حسین عنوان کے ساتھ القاسم میں یہ شائع ہو سکے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ آپ خود غور فرمائیں کہ ہمارے ملک میں سنتیں پڑھنے کا جو بہترین رواج ہے اگر اس طرح فرضوں کے بعد بیٹھ کر اور سنتوں کو مؤخر کیا جانے لگا تو اس کا اثر کیا ہوگا؟ خدا نہ کرے وہ وقت نہ آئے کہ بلادِ عرب کی طرح کامل ایمان اور راسخ عقیدہ کے باوجود سنن مؤکدات تقریباً متروک اور غیر معمول بھی ہو رہی ہیں۔ عزیزم عبدالصبور کو بھی شفقت بھری تنبیہ کی ضرورت ہے کہ مفتی کے نام سے اس قسم کی خودرائی اور کارآمد عبارات جو اصل نسخۂ اصلاح ہے اس سے کیوں پہلوتہی برتی گئی؟ اگر آنحترم یا اُن کی اپنی کوئی رائے ہو تو رائے کی حیثیت سے اظہار میں کوئی نقصان نہیں لیکن والحق ما قال الجمھور کی دیانت وامانت محفوظ رہنا چاہئے۔ دعواتِ صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں ...... (محمد زرولی خان)(۱۳رشعبان ۱۴۲۹ھ)

احادیثِ وآثار، فقہ وفتاویٰ کی روشنی میں محقق اور بہتر یہی ہے کہ فرض نماز کے بعد جب سنتِ مؤکدہ ہوں جیسے ظہر کے بعد دو یا مغرب کے بعد دو رکعات یا عشاء کے بعد دو رکعات یا نمازِ جمعہ کے بعد پہلے سنت ادا کی جائیں اور تسبیحات یا آیۃ الکرسی اور استغفار وغیرہ اس کے بعد

Marfat.com

کیا جائے۔ اکابر علماء جیسے محقق ابن ہمام، علامہ ابن عابدین شامی، صاحب نورالایضاح اور امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحب اور محدثِ زمانہ شارحِ بخاری و ترمذی حضرت الاستاذ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور دیگر صدہا محققین فقہاء اور محدثین نے یہی لکھا ہے بلکہ علی التحقیق شمس الائمہ حلوانی وغیرہ نے بھی سنتوں کے بعد اوراد پڑھنے کا قول کیا ہے۔ محقق ابن الہمام نے اس پر کلام کرتے ہوئے چند باتیں کہی ہیں کہ سنتیں مؤکدات ہیں اور یہ تسبیحات وغیرہ غیر مؤکد بلکہ مندوب اور نفل کے درجہ میں ہے۔ اس لئے غیر مؤکد فعل سے مؤکد کو مؤخر نہ کیا جائے۔ حدیث میں دبر الصلوٰۃ یا دبر المکتوبات کا یہی مطلب ہے، کیونکہ سنن وغیرہ توابع اور مکملات ہیں سو جو عمل سنتوں کے بعد ہو وہ مکتوبہ اور فرضوں کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ کچھ عرصہ سے بعض نیک لوگ فرضوں کے بعد سنتوں سے پہلے بیٹھے رہتے ہیں اور تسبیحات وغیرہ پڑھتے ہیں جو کہ فقہ اور حدیث کی روشنی میں خلافِ تحقیق، نامناسب اور ناپسندیدہ بات ہے۔ تحقیق سے ثابت شدہ اور نہایت مناسب اور پسندیدہ بات یہ ہے کہ اللھم انت السلام کی دُعا کے مقدار فصل بین المکتوبہ والسنن سنت ہے اور بہت طویل دعائیں مانگنا یا اتا مل پر تسبیحات وغیرہ پورا کرنا یا آیۃ الکرسی اور اوراد وغیرہ کرنا سنتوں سے پہلے نہیں بلکہ سنتِ مؤکدہ کے بعد ہونا چاہئے۔

اس سلسلے میں بزرگوارم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم کے ماہنامہ القاسم میں ان کے جامعہ کے مفتی عبدالصبور مدظلہٗ کی تحریر نظر سے گزری، جس میں نفسِ جزء کا سہارا لے کر اصلِ سنت اور پسندیدہ طریقۂ کار سے اغماض برتا گیا ہے بلکہ اکثر عبارات بغیر فہم و تدبر کے پیش کی گئی ہیں جو اہلِ حق مجلّے کے لئے غیر موزوں اور حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب جیسے قدردانِ تحقیق کے لئے اور ان کے ادارے اور مفتی موصوف کے لئے بہت ہی ناموزون مرحلہ ہے۔ ذیل میں ہم ان کی پیش کردہ عبارات کا تفصیلاً جائزہ پیش کرتے ہیں جس سے صاف ثابت ہوگا کہ ان کا اقدام اور پیش کردہ عبارات ناموزون اور غیر محل میں واقع ہیں۔

موصوف نے درمختار کی عبارت نقل کی ہے اور اس پر علامہ ابن عابدین کا یہ ارشاد

Marfat.com

ترک فرمایا کہ :

واما ما ورد من الاحاديث فی الاذكار عقيب الصلاة فلا دلالة فيه على الاتيان بها قبل السنة بل يحمل على الاتيان بها بعدها لانّ السنة من لواحق الفرضية و توابعها و مكملاتها فلم تكن اجنبيةً عنها فما يفعل بعدها يطلق عليه أنه عقيب الفرضية۔ (ج ص)

جس کا حاصل سنتوں کے بعد اوراد و وظائف ہیں۔ ابن عابدین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اُم المومنین کی حدیث کے پیشِ نظر انہی کلمات یا اس کے مقدار مختصر فصل فرض و سنتوں کے درمیان کافی ہے۔ موصوف نے درّ مختار کی عبارت ''واختاره الكمال '' کو بھی نہیں سمجھا ہے اور یہ بہت ساروں کو مغالطہ ہوا ہے کیونکہ محقق ابن الہمام نے جس کو ترجیح دی ہے اور پسند کیا ہے وہ فرضوں کے بعد وظائف و اوراد سے پہلے سنتوں کے لئے قیام ہے نہ کہ اوراد و وظائف سنتوں سے پہلے پڑھنا ہے۔ چنانچہ ابن عابدین فرماتے ہیں :

''ان الذی اختاره الكمال هو الاوّل ... فكان معناها ان الاولى ألا يقراء قبل السنة''۔

مزید لکھتے ہیں کہ اوراد و وظائف کے بعد جو سنت پڑھی جائے گی وہ خلافِ سنت ہوگی۔

حتّٰی لو صلاها بعد الاوراد تقع سنة مودةً لكن لا فی وقتها المسنونة

ابن عابدین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ادائیگی سنت کے لئے اگر گھر جائے تو یہ فصل مانع نہیں مگر سنتوں سے پہلے اوراد و وظائف سنت طریقے کی خلاف ورزی ہے۔

ای فلا يكره الفصل بمسافة الطريق۔ (ج:۱،ص:۳۵۶)

بعض حضرات کو قال الحلوانیّ لاباس بالفصل بالاوراد۔ درّ مختار، نور الایضاح وغیرہ سے مغالطہ ہوا ہے کیونکہ لاباًس کا مطلب ناپسندیدہ ہی ہے کیونکہ باًس لغت میں شدت کو کہتے ہیں۔ ابن عابدین کہتے ہیں :

Marfat.com

ان المشهور فی هذه العبارة کون خلافه اولٰی فکان معناها ان الاولٰی أن لایقرأ قبل السنة۔

یہی مطلب محقق ابن الہمام نے سب سے پہلے نقل کیا ہے جیسا کہ آگے چل کر ہم عرض کرنے والے ہیں۔ ایک اور مقام پر فقیہ ابن عابدین لکھتے ہیں :

وکذا لوفصل بقرأة الاوراد لان السنة بقدر اللهم انت السلام حتی لو زاد تقع سنةً لا فی محلها المسنون۔ (فتاویٰ شامی ص۵۳۱)

واضح رہے صحیح روایت میں فرضوں کے بعد سنت پڑھنے والے کو حضرت عمرؓ نے جو بٹھایا اس کا حاصل بھی یہی ہے کہ اس نے بمقدار اللھم انت السلام بھی وقفہ نہیں کیا جو کہ غلط تھا اور تنبیہ کے لائق تھا۔ اس روایت سے اور فقہاء اور محدثین کی تنقیحات سے پتہ چلتا ہے کہ سنت مقدار پر بہت زیادہ اضافہ اور طویل وعریض دُعائیں بھی ناپسندیدہ اور خلافِ سنت ہیں بلکہ مختصر وقفہ مختصر دُعا اللھم انت السلام یا اس کے برابر کے الفاظ ہی سنت ہیں زیادہ طوال سے احتراز کیا جائے۔

طرفہ تماشہ :

نور الایضاح وغیرہ پر تکیہ کرکے جو مطلب لیا گیا خود صاحب نور الایضاح نے نورالایضاح کی دونوں شرحوں میں اس کے خلاف لکھا ہے۔ چنانچہ صاحب نورالایضاح لکھتے ہیں :

فالاولٰی تاخیر الاوراد عن السنة۔

نیز صاحب اختیار کا قول اس کی تائید میں نقل کیا ہے۔ (مراقی ص:۵۷)

مزید لکھتے ہیں کہ سنت سے پہلے اوراد کرنے سے سنت خلافِ سنت اور اس کا ثواب کم سے کم ہوجائے گا۔ (صفحہ بالا)

اپنی دوسری شرح میں فرماتے ہیں : و انما قال لاباس لان المشهور من هذه العبارة استعمالها فی ما یکون خلافه اولٰی۔ یعنی کلمہ لاباس غیر پسندیدہ اُمور کے لئے

Marfat.com

آتا ہے۔ **فکان معناها أن الاولٰی ألا یقرأ الاوراد قبل السنۃ۔**

(امداد الفتاح شرح نور الایضاح ص:۳۵۲)

مزید لکھتے ہیں کہ فرض وسنت میں مسنون **فصل اللھم انت السلام** کے قریب قریب مستحب ہے۔اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ جو اوراد و وظائف بعد المکتوبہ یا بعد الصلوٰۃ کے ساتھ ذکر ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ مؤکد سنتوں سے پہلے بیٹھ کر پڑھے بلکہ سنت مؤکدہ کے بعد پڑھے جائیں اور یہ بھی مکتوبہ کے بعد ہی سمجھے جائیں گے۔ملاحظہ ہو :

"لا یقتضی وصل هذه الاذکار بالفرض بل کونها عقب السنۃ من غیر اشتغال بما لیس من توابع الصلوٰۃ فصح کونها دبرها" (ص:۳۵۲)

مزید محقق ابن الہمام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جیسا کہ مساجد میں آیۃ الکرسیؔ تسبیحات وغیرہ کے لئے لوگ بیٹھے رہتے ہیں اس طرح کا عمل سنت سے ثابت نہیں۔ (صفحہ بالا)

تنبیہ ! الاختیار وغیرہ میں سنتوں کو اوراد سے مؤخر کرنے کو حرام لکھا تھا جیسا کہ گزرا ہے اس کا جواب علامہ طحطاوی دیتے ہیں :

ویحمل ما فی الاختیار علی کراهیۃ التحریم ویحمل علی الادعیہ الطویلہ۔ (طحطاوی علی امراقی ص:۱۷۰)

مزید لکھتے ہیں کہ : شمس الائمہ حلوانی نے جو اجازت دی تھی وہ صرف **اللھم انت السلام الخ** کے مقدار دُعا و ذکر کے لئے ہوسکتی ہے۔

وحینئذٍ یکون ما قاله الحلوانیّ محمولاً علی الفصل بنحو اللھم انت السلام الخ (طحطاوی ص:۱۷۰،۱۷۱)

علامہ طحطاوی نے ہی لکھا ہے کہ کلمہ لابأس خلافِ اولیٰ کے لئے ہے، پس اولیٰ سنتوں کے بعد اوراد و وظائف اور تفصیلی دُعائیں کرنی ہیں۔

محقق ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں تفصیلی کلام کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ

Marfat.com

فقہاء کی عبارات القیام إلی السنة متصل بالفرض مسنون وغیرہ کا حاصل اللھم انت السلام الخ یا اس کے مقدار مختصر دُعا اور ذکر کے بعد سنت ہے۔ حضرت عمرؓ نے جس شخص کو ٹوکا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور حضرت عمرؓ کو دُعا دی تھی اس نے اس مسنون فصل کو چھوڑ دیا تھا' اگر کوئی اس سے زیادہ کا قائل ہو سو وہ لا کے پیش کرے۔

(فتح القدیر ج ۱، ص ۴۳۹)

مزید لکھتے ہیں کہ بعد الصلوٰۃ کی دعوات اور اذکار فرضوں سے متصل سننِ مؤکدہ سے پہلے کے متقاضی نہیں اور گھر وغیرہ جانا اور سنت پڑھنا اَمرِ آخر ہے جو فصلِ مانع نہیں۔ (ج ۱ ص ۴۴۰)

مزید لکھتے ہیں کہ آج کل مساجد میں جو طویل وعریض اذکار پڑھ کر پھر سنت پڑھتے ہیں یہ ثابت نہیں۔

"والحاصل أنه لم يثبت عنه صلى الله عليه وسلم الفصل بالاذكار التي يواظب عليها في المساجد في عصرنا من قرأة آية الكرسي والتسبيحات واخواتها ثلاثا وثلاثين وغيرها بل ندب هو اليها۔ "(ج: ۱، ص: ۴۴۰)

محقق ابن الہمام نے مزید لکھا ہے کہ جس عمل پر ہمیشگی رہی وہ سنت ہے اور ان اوراد و وظائف پر ہمیشگی نہیں رہی لہٰذا یہ مندوب اور مستحب ہے۔

کلمہ لا بأس کے متعلق فرماتے ہیں : والمشهور في هذه العبارة كونه لما خلافه اولى فكان معناها ان الاولى ألايقراء الاوراد قبل السنة۔ (ج: ۱، ص: ۴۴۱)

طرفہ تماشا : امام ابوحنیفہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ بعض ائمہ فرض پڑھا کر مصلے پر بیٹھے رہتے بلکہ سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ اُٹھے اور سنت پڑھے۔ البتہ بمقدار اللهم انت السلام الخ فصل اور سنتوں کے لئے جگہ بدلنا مستحب ہے۔ (فتح القدیر ج: ۱، ص: ۴۴۱)

بعض حضرات نے اور خود زیر بحث تحریر میں شاہ ولی اللہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ سو اس بارے میں محدث العصر حضرت مولانا سید یوسف بنوری مرحوم معارف السنن شرح ترمذی میں

Marfat.com

لکھتے ہیں کہ ہمارے استاذ امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب نے شاہ ولی اللہ کی رائے پسند نہیں فرمائی اور محقق ابن الہمام کی رائے اور تحقیق پسند فرماتے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کی عبارت پر شاہ انور شاہ کی ناراضگی اور محقق ابن الہمم کی تحقیق پر اطمینان ظاہر کر کے حضرت بنوری فرماتے ہیں کہ بہتر اور افضل اوراد و وظائف کو سنتوں کے بعد رکھنا ہے۔ حضرت بنوری فرماتے ہیں کہ جو حلوانی سے لا بأس منقول ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اولیٰ افضل سنت پہلے پڑھنا ہے۔ (معارف السنن ج:۳ ص:۱۱۸، ۱۱۹)

لطیفہ تحقیق :

حضرت الاستاذ حضرت بنوری فرماتے ہیں کہ محقق ابن الہمام کی جو تحقیق ہے کہ طویل اذکار و دعوات سننِ مؤکدات کے بعد ہوں' اس دُعا بعد السنن کی گنجائش نکلتی ہے۔

(معارف السنن ج:۳ ص:۱۲۴)

مندرجہ بالا عبارات اور تحقیقات سے پتہ چلا کہ فرض نمازوں کے بعد مختصر دُعا سنت ہے اور سننِ مؤکدہ تسبیحات اور اوراد کے لئے مؤخر نہ کئے جائیں اور یہ کہنا کہ جائز ہے اس کے ساتھ یہ کہنا ضروری ہے کہ خلافِ اولیٰ اور خلافِ سنت ہے کیونکہ سنت طریقہ جن نمازوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں جیسے ظہر، مغرب، عشاء اور جمعہ اس میں طویل دُعائیں' تسبیحات اور اوراد و وظائف سنن کے بعد ہی سنت طریقہ ہے اور سنتیں مؤخر کر کے اوراد و وظائف کے لئے بیٹھے رہنا خلافِ سنت اور ناپسندیدہ ہے۔ البتہ جن نمازوں کے بعد سنتِ مؤکدہ نہیں جیسے فجر اور عصر ان کے بعد طویل دعوات و اذکار میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سو معلوم ہوا کہ عزیزم مفتی عبدالصبور مفتی جامعہ ابوہریرہ کے مندرجات خلافِ تحقیق اور محتاجِ تشریح ہیں۔

والسلام

☆

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی ایک اور عظیم روحانی پیشکش

امامِ لاہوری کے رسائل

صدیقی ٹرسٹ کراچی کے شائع کردہ الامام الکبیر مولانا احمد علی لاہوری کے تبلیغی، اصلاحی، آسان اور نافع رسائل کا مجموعہ

❁ ❁ ❁

رشحاتِ قلم

الامام الکبیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری

مرتب

مولانا عبدالقیوم حقانی

❁ ❁ ❁

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی تازہ ترین مطبوعات

۱۔ حسین احمد مدنیؒ ...... ترتیب وتبویب، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سوانح وافکار، عظمتِ کردار، تصنیفات وافادات، علمی جواہر پارے اور خطبات،
اقبال کا مغالطہ اور معترضین کے جوابات۔ صفحات: ۳۶۸ ...... قیمت : ۲۰۰ روپے

۲۔ اُمہات المؤمنینؓ

اُمہات المؤمنین کے تذکرہ وسوانح پر ایک مختصر مگر اچھوتی اور دلچسپ تالیف، ڈاکٹر اصغر حسن وسیر کے رشحاتِ قلم کا حسین ادبی اور تاریخی شہ پارہ، تحریر میں نرمی اور مٹھاس، خوشگوار لب ولہجہ۔ ربیان کی دلکشی نے کتاب کو چار چاند لگا دیے ہیں ۔صفحات ۱۴۳، قیمت : ۱۲۰ روپے

۳۔ والد کا پیغام اولاد کے نام ...... مولانا عبدالقیوم حقانی کے سحر انگیز قلم سے
ایک دلچسپ، انقلاب آفرین، مؤثر سوانحی، علمی، ادبی اور تاریخی مرقع۔ (زیرِ طبع)

۴۔ بنیاد کا پتھر .... مولانا عبدالقیوم حقانی کے سحر انگیز قلم سے
تنظیموں، جماعتوں، تحریکوں اور اداروں کے اصل روحِ رواں کارکن ہوتے ہیں، جن کی حیثیت "بنیاد کے پتھر" کی ہوتی ہے۔ کارکن کی محنت، لگن، اعلیٰ کارکردگی اور مخلصانہ کردار سے انقلاب واقع ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک مخلص، جفاکش، نظریاتی اور وفادار کارکن کی دلچسپ کارکردگی اور حیرت انگیز کردار پر فکر انگیز تصنیف۔ (زیرِ طبع)

۵۔ اَسفارِ حج وعمرہ اور تاریخ حرمین شریفین

مولانا عبدالقیوم حقانی کے ۱۹۸۵ء سے تاہنوز اَسفارِ حج وعمرہ کی دلچسپ روئیداد، مشاہدات، تأثرات اور حیرت انگیز واقعات، ساتھ ساتھ حرمین شریفین کی مختصر دلچسپ روح پرور تاریخ بھی۔ (زیرِ طبع)

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی تاریخی اور عظیم پیشکش

دفاعِ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

رشحاتِ قلم : مولانا عبدالقیوم حقانی

امام اعظم ابوحنیفہ کی سیرت وسوانح، علمی وتحقیقی کارنامے، تدوینِ فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، نظریہ انقلاب وسیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت وجامعیت اور تقلید واجتہاد کے علاوہ قدیم وجدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے۔ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ اور کمپیوٹرائزڈ ٹائٹل، مضبوط جلد بندی اور شاندار طباعت۔

صفحات : 352 .... قیمت : 220 روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی ایک تاریخی پیشکش

سوانح شیخ الاسلام

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

☆ سلسلۂ نسب' ابتدائی تعلیم' اساتذہ اور دلچسپ واقعات ☆ احترامِ اساتذہ' شیخ الہند سے عشق و محبت اور دورانِ اسارت خدمت و مصاحبت ☆ شیخ الہند کا جانشین ☆ سیرت و کردار' اخلاص وللہیت' جود و سخا' بے نیازی و استغناء اور جامعیت ☆ اندازِ تدریس' درسِ حدیث سے عشق و انہماک' طلبہ پر شفقت و محبت' محدثانہ جلالتِ قدر اور بعض درسی افادات ☆ خوفِ خدا' تقویٰ' ایثار و توکل' اعلیٰ اخلاقی اقدار' خدمت خلق اور مہمان نوازی ☆ انابت و عبادت' نماز سے محبت اور شوقِ تلاوت ☆ حضور اقدس ﷺ سے عشق و محبت' اطاعت' اتباع سنت اور استقامت ☆ سادگی و بے نفسی' صبر و تحمل' عفو و کرم اور تواضع و خاکساری ☆ احسان و تصوف اور سلوک و معرفت میں عظمتِ مقام' مرجعیت' محبوبیت اور فنائیت ☆ وعظ و خطابت' ارشادات و ملفوظات اور ایمان افروز باتیں ☆ رویائے صالحہ اور کرامات ☆ ذوقِ شعر و ادب اور پسندیدہ اشعار ☆ مکتوبات ☆ لطائف و ظرائف ☆ حضرت مدنی کا سفر آخرت ☆ خوانِ یغما ...... اور اس جیسے دیگر دلچسپ واقعات کا حسین مرقع ۔

صفحات : 272 .... قیمت : 180 روپے

القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد' ضلع نوشہرہ صوبہ سرحد پاکستان

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی تازہ، عظیم اور شاہکار علمی پیش کش

شرح شمائل ترمذی

(تین جلد مکمل)

ایک نادر تحفہ | تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی | ایک عظیم خوشخبری

حدیث کی جلیل القدر کتاب شمائل ترمذی کی سہل و دلنشین تشریح، سلجھی ہوئی سلیس تحریر، اکابر علماءِ دیوبند کے طرز پر تفصیلی درسی شرح، لغوی تحقیق اور مستند حوالہ جات، متعلقہ موضوع پر ٹھوس دلائل و تفصیل، رواۃِ حدیث کا مستند تذکرہ، متنازعہ مسائل پر تحقیق اور قولِ فیصل، معرکۃ الآراء مباحث پر جامع کلام، علماءِ دیوبند کے مسلک و مزاج کے عین مطابق، جمالِ محمد ﷺ کا محدثانہ منظر، نہایت تحقیقی تعلیقات اور اضافے، اردو زبان میں پہلی بار منصۂ شہود پر ...... جدید ایڈیشن میں تمام حوالہ جات اور عربی عبارات کا بھی اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

صفحات : 1600

القاسم اکیڈمی ' جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

Marfat.com